روزے کے مسائل
کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

ت العمار کراچی

روزے کے مسائل
کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دارالافتا جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

نام کتاب.............. روزے کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

مؤلف .... مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

تخریج.............. مفتی عبدالحق باجوڑی

سنہ طباعت:.............. طبع ششم :۱۴۳۱ھ۔۲۰۱۰ء

ناشر: بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ مارسٹن روڈ کراچی74400

فون021-2771568، موبائل:03333136872

ملنے کے دیگر پتے

ادارۃ الانور، بنوری ٹاؤن، کراچی فون021-4914596

- مکتبۃ البخاری، صابری پارک، لیاری، کراچی فون 021-2520385
- کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک:۲، کراچی021-4818112
- مکتبہ الرازی دوکان نمبر 2 سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی 0320-5015764
- دارالاشاعت، اردو بازار کراچی 021-2681361
- اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن، کراچی 021-4927159

فہرست عنوانات

تقریظ

حضرت مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری مدظلہ

نائب رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

شریعت اسلامی میں فقہ کو جو منزلت وفضیلت حاصل ہے کسی اور علم کو نہیں، اس علم کی خدا کے نزدیک قدر بھی ہے، اور بندوں کو اس کی ضرورت بھی، فقہ ہی وہ علم ہے جس کی ہر مسلمان کو ہر وقت ضرورت پڑتی ہے، اسلاف نے اس علم میں اپنی زندگیاں کھپا دیں، ان کی کوششوں، کاوشوں، اور عظیم کارناموں کو قریب سے دیکھ کر ان کی حقیقی عظمت کا احساس ہوتا ہے، عقیدت حقیقت میں بدل جاتی ہے، اور یہ یقین پختہ تر ہو جاتا ہے کہ امت نہ ان بزرگان دین کے احسانات سے سبکدوش ہوسکتی ہے اور نہ بے نیاز۔

دیگر علوم کی طرح عربی زبان اس علم کے ذخیروں سے بھی مالا مال ہے، لیکن اردو کا دامن ابھی ان جواہرات سے بھرا نہیں، عرصے سے اسلاف کے علوم کی تلخیص وتسہیل جاری ہے، ابھی کچھ عرصے سے مستند ومعتمد، مروّج ومتداول کتابوں کی مدد سے اردو زبان میں کسی خاص موضوع پر مجموعے تیار کرنے کا ذوق پروان چڑھ رہا ہے، اس سلسلے میں چند مفید اور کامیاب کوششیں بھی ہوئی ہیں،

ہمارے رفیق دارالافتاء مفتی محمد انعام الحق صاحب نے اس سلسلے کو مزید آگے بڑھایا ہے، اور روزے اور رمضان کے مسائل کو حروف تہجی کی ترتیب سے یکجا کر کے ایک مفید کاوش کا اضافہ کیا ہے، جس سے اردو دان طبقہ استاد کی رہنمائی کے بغیر سہولت واطمینان کیساتھ کتاب سے استفادہ کرسکتا ہے، بندہ نے کتاب کے جستہ جستہ مقامات کا مطالعہ کیا، زبان عام فہم، اسلوب سادہ اور آسان، اور انداز بیان جدید ہے، صاف اور منقح شکل میں مسئلہ سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے، تاکہ ضرورت کے وقت آسانی کے ساتھ مسئلہ معلوم کیا جاسکے۔

کتاب اپنی افادیت اور جامعیت میں بے مثال اور لائق اعتماد ہے، البتہ اگر مسائل کے ساتھ ان کے حوالہ جات بھی درج کئے جاتے تو یہ کتاب روزہ کے مسائل میں ماخذ کی حیثیت اختیار کرلیتی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کتاب کو شرف قبولیت سے نوازیں......آمین۔

مفتی محمد عبدالمجید دین پوری
نائب رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی/ ۵
۲۴/ ۵/ ۱۴۲۵ھ۔ ۱۳/ ۷/ ۲۰۰۴ء

سبب تالیف

ایک دینی مسئلہ معلوم کرنے کا ثواب ایک ہزار رکعات نفل پڑھنے سے بھی زیادہ ہے۔ ''کنز العمال'' میں ہے کہ ایک مسئلہ معلوم کرنے کی وجہ سے، معلوم کرنے والے، جواب دینے والے، سننے والے اور ان سے محبت کرنے والے، سب کو اجر ملتا ہے۔ (۱)

اور ایک حدیث شریف میں ہے کہ ضروری دینی علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے (۲) اور بالغ ہوتے ہی جس طرح نماز کے مسائل کا علم حاصل کرنا ضروری ہے اسی طرح روزے کے مسائل معلوم کرنا بھی ضروری ہے۔ لیکن آج کل لوگوں کے پاس وقت کی قلت ہے۔ ضخیم کتابوں کے مطالعہ کی فرصت نہیں ہے، لہذا بندہ نے رمضان اور روزے کے ضروری مسائل کو حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا ہے تاکہ کوئی بھی مسئلہ حروف تہجی کے اعتبار سے تلاش کرنے پر فوراً نکل آئے اور کم وقت میں مقصد حاصل ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اس کتاب کو شرف قبولیت سے نوازیں گے اور آخرت کے لئے نجات کا ذریعہ بنائیں گے۔ (آمین)

محمد انعام الحق قاسمی

استاذ و مفتی جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی/ ۵

(۱) العلم خزائن ومفتاحها السؤال فاسئلوا يرحمكم الله، فانه يؤجر أربعة السائل والمعلم و المستمع والمحب لهم. (كنز العمال ج:۱۰ ص:۵۸ كتاب العلم) ادارة تاليفات اشرفيه ملتان، پاکستان.

(۲) أيضاً: طلب العلم فريضة على كل مسلم (كنز العمال ج:۱۰ ص:۵۸)

(الف)

آب دست

اجابت کے بعد اگر آب دست کرتے وقت صفائی میں اتنا مبالغہ کیا گیا کہ پانی مقعد کے اندر پہنچ گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ اس لئے ایسے موقع پر بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ (۱)

آپریشن

(۱) ایسا آپریشن جو دماغ اور پیٹ کے علاوہ جسم کے دوسرے حصے یا ہاتھ پاؤں وغیرہ کا ہو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ (۲)

(۲) اسی طرح ایسے اعضاء کا آپریشن جن سے دماغ یا پیٹ کی طرف منفذ (قدرتی راستہ) نہیں ہے روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ روزہ کسی ایسی چیز سے فاسد ہوتا ہے جو بدن کو درست کرنے کے لئے قدرتی راستے سے داخل کی جائے یا دماغ اور پیٹ تک پہنچ جائے یا پہنچنے کا امکان غالب ہو۔ (۳)

(۳) مصنوعی اعضاء لگانے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا کیونکہ مصنوعی اعضاء اپنی

---

(۱) ولوبالغ فی الاستنجاء حتی بلغ موضع الحقنة فسد. (درالمختار ج: ۲ ص: ۳۹۷ ایچ ایم سعید کمپنی.

(۲) والمفطر انما هو الداخل من المنافذ (رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۹۵، ایچ ایم سعید کمپنی.

(۳) او اقطر فی اذنه دهنا اوداوی جائفة او آمة فوصل الدواء حقیقة الی جوفه ودماغه
(قوله حقیقة) اشار الی ان ماوقع فی ظاهر الروایة من تقیید الافساد بالدواء الرطب مبنی علی العادة من انه یصل والافالمعتبر حقیقة الوصول، حتی لوعلم وصول الیابس افسد اوعدم وصول الطری لم یفسد. وانما الخلاف اذا لم یعلم یقینا فافسد بالطری حکما بالوصول نظرا الی العادة. (شامی ج: ۲ ص: ۴۰۲، ایچ ایم سعید کمپنی)

جگہ پر لگے رہ جائیں گے۔ ہاں اگر آپریشن کے ساتھ کوئی دوا ڈالی جائے گی جو دماغ یا پیٹ تک پہنچ جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا قضاء لازم ہوگی کفارہ نہیں۔ (۱)

(۴) اگر پیٹ یا دماغ کا آپریشن اس طرح کیا کہ کچھ کاٹ کر نکال دیا کوئی نئی چیز داخل نہیں کی گئی تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ (۲)

(۵) اگر آپریشن کر کے دماغ یا پیٹ کے اندر کوئی دوائی لگائی گئی یا مصنوعی عضو لگایا گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ (۳)

(۶) اگر معدہ کے آپریشن میں کوئی عضو سرجری کے دوران باہر نکالا گیا پھر اپنی جگہ واپس فٹ کر دیا گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ (۴)

(۷) اسی طرح اگر پیٹ کا کوئی عضو باہر لایا گیا پھر دوبارہ اس کو پیٹ کے اندر فٹ کیا گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ (۵)

---

(۱) اواقطرفی اذنه دهنااوداوی جائفة اوآمة فوصل الدواء حقیقة ....قضی فی الصور کلهافقط،تحته فی رد، قلت:ولم یقید والاحتقان والاستعاط والاقطاربالوصول الی الجوف لظهوره فیهاوالافلابد منه حتی لوبقی السعوط فی الانف ولم یصل الی الرأس لایفطرویمکن ان یکون الدواء راجعاالی الکل .(شامی ج:۲ص:۴۰۲)

(۲) ولعدم وجود صورة الفطروهوالابتلاع .(ردالمحتارج:۲ص:۴۱۴.ایچ ایم سعید کمپنی)

(۳) اوادخل عودا ونحوه فی مقعده وطرفه خارج وان غیبه فسد.(شامی :ج:۲ص:۴۰۲)

(۴) ولوطعن برمح اواصابه سهم وبقی فی جوفه فسد .(عالمگیری ج:۱ص:۲۰۴، مکتبہ رشیدیه کوئٹه)

(۵) قوله ومفاده ای مفاد ماذکرمن رشرحا وهوان مادخل فی الجوف ان غاب فیه فسد وهوالمراد بالاستقراروان لم یغب بل بقی طرف منه فی الخارج اوکان متصلابشئ خارج لایفسد لعدم استقرار .(شامی ج:۲ص:۳۹۷)

آنسو

اگر روزہ دار کے منہ میں آنسو داخل ہوں تو اگر تھوڑے ہوں جیسے ایک دو قطرے تو روزہ فاسد نہ ہوگا، اور اگر بہت زیادہ آنسو منہ میں جمع ہو گئے اور ان کو نگل لیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔(۱)

آنکھ

(۱) روزے کی حالت میں دن میں سرمہ لگانا جائز ہے، اس سے روزے پر کوئی اثر نہیں پڑتا، یہاں تک کہ سرمہ لگانے کے بعد اگر تھوک یا ناک کی رطوبت میں سرمے کا اثر دکھائی دے تو بھی روزہ فاسد یا مکروہ نہیں ہوتا۔(۲)

(۲) اگر روزے کے دوران آنکھ میں دوائی ڈالنے یا لگانے کی ضرورت ہے تو دوائی ڈالنا یا لگانا جائز ہے۔ اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔(۳)

اجابت

(۱) اجابت کے سوراخ کو دبر اور مقعد (پاخانہ نکلنے کا سوراخ) بھی کہا جاتا ہے۔

(۲) اگر اجابت کے سوراخ میں دوا ڈال دی گئی اور دوا موضع حقنہ (یعنی جہاں سے پچکاری وغیرہ کے ذریعے دوا پہنچائی جاتی ہے) سے آگے داخل ہوئی تو روزہ

(۱) الدموع اذا دخلت فم الصائم ان كان قليلا كالقطرة والقطرتين اونحوهما لايفسد صومه وان كان كثيرا حتى وجد ملوحته في جميع فمه واجتمع شيئ كثير فابتلعه يفسد (عالمگیری ج۱ ص:۲۰۳، مكتبه رشيديه، كوئٹه. فتاوى شامي ج۲ ص:۴۰۲، ايچ ايم سعيد كمپنى.)

(۲) اواكتحل اواحتجم وان وجد طعمه في حلقه .... لم يفطر (قوله لم يفطر) لان الموجود في حلقه اثر داخل من المسام الذي هو خلل البدن والمفطر انما هو الداخل من المنافذ (درمع الرد ج۲ ص:۳۹۵، ايچ ايم، كمپنى)

(۳) واذا اكتحل او اقطر بشيئ من الدواء في عينه لايفسد الصوم عندنا (فتاوى تاتارخانيه ج۲ ص:۳۶۲)

فاسد ہو گیا۔ قضاء ضروری ہے، کفارہ نہیں۔(۱)

(۳) اگر روزہ دار روزے کی حالت میں اجابت کے سوراخ میں کوئی خشک چیز داخل کرے، اور اس کا سر باہر رہے یا تر چیز داخل کرے اور وہ موضع حقنہ تک نہ پہنچے، تو چونکہ یہ چیزیں اندرونی حصے تک نہیں پہنچیں اس لئے روزہ فاسد نہ ہوگا۔ قضا اور کفارہ بھی لازم نہیں ہوگا۔(۲)

(۴) اور اگر روزہ دار نے خشک چیز مثلاً روئی یا کپڑا وغیرہ اجابت کے سوراخ میں داخل کی اور ساری اندر غائب ہوگئی یا تر چیز داخل کی اور وہ موضع حقنہ تک پہنچ گئی تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ صرف قضا واجب ہوگی کفارہ نہیں۔(۳)

(۵) اگر روزہ دار نے پانی، تیل یا دوائی سے تر انگلی مقعد (پاخانہ کے راستے) میں داخل کی تو اس سے روزہ فاسد ہو گیا، قضا ضروری ہے کفارہ نہیں۔(۴)

(۶) اگر اجابت کے دوران پاخانے کے مقام سے کانچ نکل آئے اور وہ اس کو

---

(۱) اواحتقن اواستعط.....قضى فى الصوركلها فقط وعدم وجوب الكفارة فى ذلك هو الاصح لانهاموجب الافطارصورة ومعنى، وصورة الابتلاع كما فى الكافى وهى منعدمة والنفع المجردعنهايوجب القضاء فقط (درمع الردج: ۲ص: ۴۰۲، ایچ ایم سعید کمپنی).

(۲) اوادخل عودا ونحوه فى مقعدته وطرفه خارج..........اوادخل اصبعه اليابسة فيه أى دبره اوفرجها ولومبتلة فسد (وقوله ولومبتلة فسد) لبقاء شيئ من البلّة فى الداخل وهذا لوادخل الاصبع الى موضع المحقنة كمايعلم ممابعد.(درمع الردج: ۱ص: ۳۹۷ ایچ ایم سعید کمپنی

(۳) ولومبتلة فسد.....وهذا لوادخل الاصبع الى مرضع الحقنة ....ولوادخلت قطنة ان غابت فسد.(درمع الردج: ۲ص: ۳۹۷. ط: سعيد

(۴) ولوادخل اصبعه فى استه اوالمرأة فى فرجهالايفسد وهوالمختارالااذا كانت مبتلة بالماء اوالدهن فحينئذ يفسد لوصول الماء اوالدهن هكذا فى الظهيرية (عالمگيرى ج: ۱ ص: ۲۰۴، مكتبه رشيديه، كوئٹه)

تر کر کے چڑھائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا کیونکہ یہ مقام حقنہ تک پہنچ جاتی ہے۔(۱)

اجر میں اضافہ

رمضان المبارک میں روزہ دار کی عبادت کے اجر کو بڑھا دیا جاتا ہے، اگر نفل کام کرے گا تو فرض کے برابر اجر دیا جائے گا اور اگر ایک فرض پورا کرے گا تو ستر فرضوں کے برابر اس کو اجر ملے گا۔(۲)

احترام رمضان کا سبق آموز واقعہ

''نزھۃ المجالس'' میں ایک واقعہ لکھا ہے (یہ وہ وقت تھا جب مسلمان غالب تھے اور کفار ان کے درمیان رہتے تھے) کہ ایک مرتبہ ایک مجوسی کے بیٹے نے رمضان المبارک کے دنوں میں کھانا کھایا، جب اس نے کھلے عام کھانا کھایا تو اس مجوسی کو بہت غصہ آیا، اس نے اپنے بیٹے کو ڈانٹ ڈپٹ کی کہ تجھے شرم نہیں آتی کہ یہ مسلمانوں کا مقدس مہینہ ہے، وہ دن میں روزہ رکھتے ہیں اور تو دن میں اس طرح کھلے عام کھا رہا ہے۔ خیر بات آئی گئی ہوگئی۔

اس مجوسی کے پڑوس میں ایک بزرگ رہتے تھے جب اس مجوسی کا انتقال ہو گیا تو ان بزرگ نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ مجوسی جنت کی بہاروں میں ہے۔ وہ بڑے حیران ہوئے، اس سے پوچھنے لگے کہ آپ تو مجوسی تھے اور میں آپ کو جنت میں دیکھ رہا ہوں۔ وہ جواب میں کہنے لگا کہ ''ایک مرتبہ میرے بیٹے نے رمضان المبارک میں کھلے

(۱) وفی الفتح خرج سرمہ فغسلہ فان قام قبل ان ینشفہ فسد صومہ (ردالمحتار ج: ۲ ص: ۳۹۷، ایچ ایم سعید کمپنی)

(۲) من تقرب فیہ کان کمن ادی فریضۃ فی ماسواہ ومن ادی فریضۃ فیہ کان کمن ادی سبعین فریضۃ فیماسواہ۔ (رواہ ابن خزیمہ فی صحیحہ۔ (مشکوۃ ج: ۱ ص: ۱۷۳، قدیمی کتب خانہ)

عام کھانا کھایا تھا اور میں نے رمضان المبارک کے ادب کی وجہ سے اس کو ڈانٹا تھا، اللہ تعالیٰ کو میرا یہ عمل اتنا پسند آیا کہ موت کے وقت مجھے کلمہ پڑھنے کی توفیق نصیب فرمادی، اس طرح مجھے اسلام پر موت آئی اور اب میں جنت میں مزے لے رہا ہوں۔" (۱)

صرف ادب کا یہ حال ہے کہ ایک کافر مجوسی کو ایمان کی توفیق نصیب ہوتی ہے تو جو صحیح معنی میں روزہ رکھے گا اس کا کیا عالم ہوگا، اندازہ کریں، اسی طرح جو آدمی رمضان کی بے احترامی کرے گا اس کی سزا کیا ہوگی، اس کا بھی اندازہ کرلیں۔

احتلام

(۱) اگر عورت دن میں سوگئی یا مرد سوگیا اور ایسا خواب دیکھا جس سے غسل کرنا فرض ہوگیا تو روزہ فاسد نہیں ہوا، روزہ بدستور برقرار ہے۔ (۲)

(۲) اگر روزہ دار دن میں سویا اور احتلام ہوگیا تو روزہ فاسد نہیں ہوا بلکہ روزہ صحیح ہے۔ البتہ جتنی جلدی ہو سکے غسل کرلے، بلاوجہ غسل میں تاخیر نہ کرے تاکہ روزے کا وقت زیادہ سے زیادہ پاکی میں گذرے۔ (۳)

(۳) اگر دن کو رمضان میں احتلام ہوجانے سے یہ سمجھا کہ اس سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے، اس کے بعد قصداً کھاپی لیا تو قصداً کھانے سے روزہ فاسد ہوگیا، قضا ضروری ہے، کفارہ نہیں۔ (۴)

(۱) حکاية: رای مجوسی ابنه یاکل فی رمضان بحضرة المسلمین فضربه وقال لم لاحفظت حرمة المسلمین فی رمضان فمات الخ (نزهة المجالس الجزء الاول ص: ۱۹۱، کتاب الصوم باب فضل رمضان)

(۲) قوله او حتلم اوانزل بنظرای لایفطر (البحر الرائق ج: ۲ س: ۲۷۲)

(۳) کذا لایفطر بالاحتلام نهارا (الفقه الاسلامی وادلته ج: ۲ ص: ۶۵۶)

(۴) اواکل اوجامع ناسیا اواحتلم ......فظن أنه أفطر فاکل عمدا لشبهة ... فضی فی الصور کلها (شامی: ۲ ص: ۴۰۱-۴۰۶)

استحاضہ

حیض اور نفاس کے علاوہ اگر خون آتا ہے تو وہ استحاضہ ہے۔ استحاضہ کے دوران نماز روزہ معاف نہیں ہے، لہذا استحاضہ کے دوران نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا لازم ہے۔(۱)

استمنا بالید

مشت زنی کے عنوان کے تحت ملاحظہ کریں۔

استنجاء

استنجاء کرنے میں مبالغہ کرنے سے اگر موضع حقنہ تک پانی پہنچ گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا، قضا لازم ہوگی کفارہ نہیں۔(۲)

استنجے کا پانی خشک کرنا

روزہ دار کو استنجا کرنے کے بعد خاص مقام کو کسی چیز سے اچھی طرح خشک کرنا ضروری نہیں، استنجاء سے روزے پر اثر نہیں پڑتا، البتہ اگر پانی موضع حقنہ تک پہنچ جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، مگر استنجاء میں ایسا نہیں ہوتا، لہذا خاص مقام کو اچھی طرح خشک بھی نہ کرے، روزہ برقرار رہے گا۔(۳)

---

(۱) اشترط الحنفية لصحة الصوم شروطا ثلاثة .هي النية والخلو عماينافي الصوم من حيض ونفاس وعمايفسده (الفقه الاسلامي وادلته ج:۲ ص:۶۱۲)

(۳) اواستنجى فوصل الماء الى داخل دبره (الفقه الاسلامي وادلته ج:۲ ص:۶۵۴)

واذا استنجى وبالغ حتى وصل الماء الى موضع الحقنة يفسد صومه من غير كفارة عليه .(تاتارخانيه ج:۲ ص:۳۶۵،ايچ ايم سعيد)

اعلانیہ کھانا پینا

اگر کوئی شخص رمضان المبارک میں بلا عذر روزہ نہ رکھے اور اعلانیہ طور پر کھائے پیئے تو وہ فاسق اور اسلامی شعائر کی توہین کرنے والا ہے، مسلمان خلیفہ کے حکم سے ایسے آدمی کو قتل کر دیا جائے گا تاکہ کسی اور آدمی کو اعلانیہ کھانے پینے کی جرأت نہ ہو۔(۱)

اغلام بازی

لواطت کے عنوان کے تحت ملاحظہ کیجئے۔

افطار کا وقت

آفتاب غروب ہونے کا یقین ہونے کے بعد افطار کا صحیح وقت ہو جاتا ہے۔اس کے بعد افطار میں دیر کرنا مکروہ اور خلاف سنت ہے۔

ہاں اگر کسی وجہ سے غروب آفتاب میں شبہ ہو تو دو چار منٹ انتظار کر لینا بہتر ہے۔(۲)

افطار کرانے کا ثواب

(۱) روزہ دار کو افطار کرانے سے صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں، جہنم کی آگ سے نجات ملتی ہے، اور اتنا ثواب ملتا ہے جتنا روزہ دار کو روزہ رکھ کر ملتا ہے اور روزہ

---

(۱) ولو اکل عمدا شهرة بلاعذر يقتل .(شامی ج:۲ص:۱۵۱)

(۲) ويسن تعجيل الافطار اذا غربت الشمس محمد روى عن ابى حنيفةؒ انه قال وتعجيل الافطار اذا غربت الشمس احب الينا.(بدائع الصنائع ج:۲ص:۱۰۵ ایچ ایم سعید)

ولو شك فى غروب الشمس لاينبغى له ان يفطر لجواز ان الشمس لم تغرب فكان الافطار افسادا للصوم .(بدائع الصنائع ج:۲ص:[illegible] ایچ ایم سعید)

دار کے ثواب میں بھی کمی نہیں ہوتی۔(۱)

(۲) اگر کوئی آدمی غریب ہے اور وہ یہ ثواب حاصل کرنا چاہتا ہے تو روزہ دار کو افطار کے وقت ایک گھونٹ لسی پلا دے یا ایک کھجور کھلا دے یا ایک گھونٹ پانی پلا دے تو اس کو یہ ثواب ملے گا۔(۲)

(۳) اگر کوئی شخص کسی روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو حوض کوثر سے ایسا پانی پلائے گا کہ جنت میں داخل ہونے تک پھر کبھی اس کو پیاس نہ لگے گی۔(۳)

افطار کی دعا

افطار کے وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ فَاغْفِرْلِىْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ .

دوسرے الفاظ بھی ثابت ہیں، جو بھی کہیں مستحب ادا ہو جائے گا۔(۴)

افطار کرنے میں جلدی کرے

(۱) جب سورج غروب ہونا یقینی طور پر معلوم ہو جائے تو بلا تاخیر افطار کر لینا

(۱-۲) من فطّرفيه صائما كان مغفرة لذنوبه وعتق رقبته من النار وكان له مثل اجره من غيران ينقص من اجره شيئ .قالوا يارسول الله (ﷺ) ليس كلنا يجد ما نفطر الصائم .فقال رسول الله ﷺ : يعطي الله هذا الثواب من فطر صائما على تمرة اوعلى شربة ماء اومذقة لبن .(مشكوة ج:۱ ص:۱۷۳ .ط: قديمي كتب خانه)

(۳) ومن اشبع صائما سقاه الله من حوضي شربة لايظمأ حتى يدخل الجنة .(مشكوة ج:۱ ص:۱۷٤ ..ط: قديمي كتب خانه)

(٤) ومن السنة ان يقول عند الافطار اللهم لك صمت وبك آمنت وعليك توكلت وعلى رزقك افطرت .(عالمگيرى. ج:۱ ص:۲۰۰ ،رشيديه)

عن معاذ بن زهرة قال انّ النبى ﷺ كان اذا افطر قال اللهم لك صمت وعلى رزقك افطرت . رواه ابوداؤد مرسلا.مشكوة كتاب الصوم ج:۱ ص:۱۷۵)

چاہیے۔ یہ سنت ہے اور خیر و برکت کا باعث ہے۔ محض شبہ اور وہم کی بناء پر افطار میں دیر کرنا درست نہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندوں میں زیادہ محبوب بندہ وہ ہے جو افطار میں جلدی کرے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ روزہ افطار کرنے میں جلدی کرنی چاہیے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ جب تک مسلمان روزہ افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے دین کا غلبہ رہے گا۔(۱)

(۲) افطار میں اتنی جلدی نہ کرے کہ غروب سے پہلے افطار ہو جائے، اگر اس گمان سے افطار کرلیا کہ سورج غروب ہو گیا لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ غروب سے پہلے افطار ہوا ہے تو روزہ فاسد ہو جائے گا قضاء ضروری ہوگی کفارہ نہیں۔(۲)

(۳) سورج غروب ہونے کے بعد جلدی افطار کرنے کو غلط سمجھنا صحیح نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "جب رات آجائے اور دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو افطار کا وقت ہو گیا۔" (ترمذی)(۳)

اس سے معلوم ہوا سورج غروب ہونے کا یقین ہو گیا تو بلا تاخیر افطار کرلینا چاہیے۔

(۱) وتعجیل الافطار افضل فیستحب ان یفطر قبل الصلوة .(عالمگیری ج:۱ص:۲۰۰ وعنه (ای عن ابی هریرةؓ) قال قال رسول الله ﷺ قال الله تعالی أحب عبادی الیّ اعجلهم فطرا. (مشکوة ج:۱ص:۱۷۵، قدیمی کتب خانه) عن ابی هریرةؓ قال قال رسول الله ﷺ: لایزال الدین ظاهرا ماعجل الناس الفطر لان الیهود والنصاری یؤخرون.(مشکوة ج:۱ص:۱۷۵)

(۲) اوتسحر اوافطر ویظن الیوم ای الوقت الذی اکل فیه لیلا والحال ان الفجر طالع والشمس لم تغرب ....قضی فی الصور کلها.(فتاوی شامی ج:۲ص:۴۰۵.ایچ ایم سعید) وکذا فی حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح .کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ویوجب القضاء من غیر کفارة .(ج:۲ص:۳۴۲،مکتبه غوثیه)

(۳) عن عمر بن الخطابؓ قال، قال رسول الله ﷺ: اذا اقبل اللیل وادبر النهار وغابت =

افطاری کیا ہونی چاہیے

(۱) کھجور اور چھوہارے سے افطار کرنا سنت ہے، اس کے علاوہ دودھ جیسی چیز سے کرنا بہتر ہے۔(۱)

(۲) تازہ کھجور سے افطار کرنا مستحب ہے، ورنہ خشک کھجور سے اور اگر وہ بھی نہ ہو تو پانی سے۔(۲)

(۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مغرب کی نماز سے پہلے چند تازہ کھجوروں سے افطار فرماتے تھے، اور اگر تازہ کھجور دستیاب نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے افطار فرماتے تھے، اور اگر خشک کھجوریں بھی نہ ہوتیں تو چند چلو پانی پی لیتے۔(۳)

(۴) ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ تین کھجوروں سے یا کسی ایسی چیز سے جو آگ کی پکی ہوئی نہ ہوتی تھی روزہ کھولنا پسند فرماتے تھے۔(۴)

اکراہ کا حکم

اگر کوئی شخص روزہ دار کو روزہ توڑنے پر مجبور کر رہا ہو اور نہ توڑنے کی صورت میں جان سے مار دینے کی دھمکی دے رہا ہو تو روزہ توڑ دینا واجب نہیں جائز ہے، نہ

= الشمس فقد افطرت .جامع الترمذی ج:۱ ص:۱۵۰ .ط:ایچ ایم سعید)

(۱،۲،۳) عن انس بن مالکؓ قال ،کان رسول الله ﷺ : یفطر قبل ان یصلی علی رطبات فان لم تکن رطبات فتمیرات فان لم تکن تمیرات حساحسوات من ماء.(جامع الترمذی ج:۱ ص: ۱۵۰).ط:ایچ ایم سعید)

(٤) وکان النبی ﷺ یفطر بثلاث تمرات اوعلی شیئ لم تمسه النار.(جامع الفوائد ص:۷٦ ،میر محمد کتب خانه)

توڑنا بہتر ہے، روزہ نہ توڑ کر جان دے دی تو ثواب ہے، البتہ روزہ دار مریض یا مسافر ہے تو اکراہ کی صورت میں روزہ توڑنا واجب ہے۔(۱)

امام کو فطرہ دینا

(۱) امام کو تنخواہ اور اجرت کے طور پر فطرہ دینا جائز نہیں ہے۔(۲)

(۲) اگر امام غریب ہے، زکوٰۃ کا مستحق ہے تو بلا شرط دینے کی اجازت ہوگی اور اگر تقرری کے وقت فطرہ دینے کی شرط تھی تو اس صورت میں امام کو فطرہ دینا جائز نہیں ہوگا۔(۳)

امتحان کی وجہ سے روزہ نہ رکھنا

امتحان کی وجہ سے روزہ چھوڑنا یا روزہ توڑنا جائز نہیں ہے، روزہ رکھے اور روزے کے ساتھ امتحان دے، اللہ تعالیٰ کی مدد ہوگی۔(۴)

انجکشن

(۱) روزے میں انجکشن لگوانا جائز ہے، روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

(۲) انجکشن وغیرہ لگوانے سے خواہ کسی مرض کے لئے ہو یا طاقت کے لئے روزہ

---

(۱) ولواکره على اكل وشرب فعليه القضاء دون الكفارة .(مبسوط للسرخسي ج:۳ ص: ۹۸،دارالکتب العلمية)

ایضا : واماالاكراه على افطارصوم شهررمضان بالقتل في حق الصحيح المقيم فمرخص والصوم افضل الخ .(بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۹۶،ایچ ایم سعید)

(۲) ومصرف هذه الصدقة ماهومصرف الزكاة .(عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۹٤ . طرشیدیه)

(۳) باب المصرف........هوفقير.......ومسكين.........وهومصرف ايضالصدقة الفطر و الكفارة والنذروغيرذلك من الصدقات الواجبة .(شامی ج: ۲ ص: ۳۳۹ . ایچ ایم سعید)

(۴) فتاوی رحیمیہ ج:۷ ص:۲۵۶۔ دارالاشاعت۔

فاسد نہ ہوگا، البتہ بلاضرورت روزے کے احساس نہ ہونے کے واسطے اگر طاقت کا انجکشن لگوایا تو اس میں کراہت ہوگی۔

(۳) انجکشن خواہ گوشت میں لگائے یا رگوں میں دونوں صورتوں میں روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

انجکشن لگوانا

انجکشن میں مسامات کے ذریعہ دوا بدن میں پہنچائی جاتی ہے۔ منفذ سے نہیں، اس لئے روزہ فاسد نہیں ہوگا جیسے غسل کا اثر۔ زہریلے جانور کے کاٹنے کا اثر بدن کے اندر سرایت کر جاتا ہے، اور زہر کا اثر اکثر دماغ پر ہی اثر انداز ہوجاتا ہے اور بعض جانوروں کے کاٹنے سے بدن پھول جاتا ہے اور زہر اندر پہنچ جاتا ہے، لیکن بالاتفاق روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ اسی طرح انجکشن سے بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ (۱)

انزال ہونا (منی خارج ہونا)

(۱) اپنی بیوی سے یا کسی اجنبی عورت یا مرد کو شہوت کے ساتھ مس کرنے سے یا بوسہ لینے سے انزال ہوگیا تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔ قضاء ضروری ہے، کفارہ نہیں ہے۔ انزال نہ ہونے کی صورت میں روزہ فاسد تو نہیں ہوگا البتہ مکروہ ہوگا۔ اس لئے روزے کو اس سے پاک رکھنے کی کوشش کرے۔ (۲)

---

(۱) لانه اثر داخل من المسام الذی هو خلل البدن والمفطر انما هو الداخل من المنافذ للاتفاق علی ان من اغتسل فی ماء فوجد برده فی باطنه انه لایفطر وانما کره الامام .(شامی ج:۲ ص:۳۹۵. ایچ ایم سعید) وفی الهندیة :ومایدخل من مسام البدن من الدهن لایفطر ج:۱ ص:۲۰۳، ط:رشیدیه کوئٹه)

(۲) واذا قبل امرأته وانزل فسد صومه من غیر کفارة ......وان مسها فامنی یفسد صومه .(تاتارخانه ج:۲ ص:۳۷۱ .ادارة القرآن والعلوم الاسلامیه)

(۲) اپنی بیوی یا اجنبی عورت کو مس کئے بغیر صرف شہوت کے ساتھ دیکھنے سے اگر انزال ہو گیا تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔(۱)

(۳) اگر کسی روزہ دار کو محض شہوت انگیز چیز دیکھنے یا سوچنے سے انزال ہو جائے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔(۲)

(۴) اگر کسی کو نظر شہوت کی وجہ سے انزال ہو گیا، اس نے اس گمان سے کہ روزہ فاسد ہو گیا اس کے بعد قصداً اگر روزہ فاسد کیا تو قضا ضروری ہے، کفارہ نہیں۔(۳)

(۵) محض دیکھنے سے یا خیال کرنے سے انزال ہو گیا تو روزہ فاسد نہیں ہوا روزہ بدستور باقی ہے، البتہ اس قسم کی نظر اور خیال سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرنی چاہیے۔(۴)

(۶) سونے کی حالت میں منی خارج ہونے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔(۵)

(۷) کسی عورت کے خاص حصے کو دیکھنے سے یا صرف کسی بات کا دل میں خیال کرنے سے منی خارج ہو جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔(۶)

(۸) اگر ماہ رمضان میں دن میں اپنی بیوی کو پیار کرنے کی وجہ سے انزال ہو گیا ہے تو روزہ فاسد ہو گیا ہے۔ قضا واجب ہے، کفارہ واجب نہیں۔ البتہ اس کے بعد رمضان کے احترام میں غروب آفتاب تک کھانے پینے کی اجازت نہیں ہوگی۔(۷)

(۱. ۲. ٤) واذا نظر الی امرأته بشهوة فامنی ....اوتفکر فامنی لایفسد.(تاتارخانیه ج:۲ ص:۳۷۱.ادارة القرآن والعلوم الاسلامیه)

(۳) کما لو أکل أو جامع ناسیا أو احتلم أو انزل بنظر أو ذرعه القیئ ، فظن أنه أفطر ،فأکل عمدا فلا کفارة للشبهة .(شامی ج:۲ ص:٤١١.ایچ ایم سعید)

(۵) اوتفکر فامنی لایفسد.......وکذا ان احتلم (تاتارخانیه ج:۲ ص:۳۷۱)،وفی البحر الرائق :لایفطر من قاء ولا من احتلم .(البحر الرائق ج:۲ ص:۲۷۲. ایچ ایم سعید)

(٦) ولا یفسد بالنظر الی فرج امرأته ان امنی .(تاتارخانیه ج:۲ ص:۳۷۱.ادارة القرآن)

(۸.۷) واللمس.والمباشرة .والمصافحة .والمعانقة کالقبلة ولا کفارة علیه.(البحر الرائق ج:۲ ص:۲۷۲.ایچ ایم سعید) وفی الهندیة:واذا قبل امرأته وانزل فسد صومه .... =

(۹) اگر روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے بغلگیر ہوا، کچھ دیر تک اسی حالت میں رہنے کے بعد انزال ہو گیا تو روزہ فاسد ہو گیا، قضا لازم ہے، کفارہ نہیں۔

(۱۰) اگر کوئی شخص رمضان المبارک میں دن کے وقت اپنی بیوی کے ساتھ بیٹھا اور کمزوری کی وجہ سے انزال ہو گیا تو روزہ فاسد ہو گیا، قضا لازم ہے کفارہ نہیں اور غروب آفتاب تک کھانے پینے کی اجازت نہیں۔(۱)

انہلر

''دمہ'' کے عنوان کے تحت ملاحظہ کیجیے

انیمہ کرانا

روزے کے دوران انیمہ کرانے سے روزہ فاسد ہو جائے گا، قضا لازم ہوگی، کفارہ نہیں۔(۲)

اولاد کی طرف سے صدقۂ فطر

(۱) مالدار مردوں پر جس طرح اپنی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہے، اسی طرح نابالغ لڑکے اور لڑکیوں کی طرف سے بھی صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہے۔(۳)

(۲) اگر نابالغ اولاد مالدار ہے تو باپ پر اپنے مال سے صدقۂ فطر ادا کرنا لازم

= من غير كفارة والمس والمباشرة والمصافحة والمعانقة كالقبلة .(عالمگیری ج:۱ص:۲۰٤. رشیدیه کوئٹه)

(۱) ولومس المرأة وراء ثيابها فامنى فان وجد حرارة جلدها فسد والافلا.(عالمگیری ج:۱ص:۲۰٤.رشیدیه کوئٹه)

(۲) وادخل خشبة في دبره ان كان طرفها خارجا لايفسد صومه وان لم يكن يفسد صومه .وفي الظهيرية اذا ادخل الرجل اصبعه في استه اوالمرأة في فرجها لايفسد صومهما وهو المختار الااذا كانت الاصبع مبتلة بالماء اوالدهن فحينئذ يفسد.(تاتارخانیه ج:۲ص:۳٦٦ . ادارة القرآن)

(۳) وتجب عن نفسه وطفله الفقير.(عالمگیری ج:۱ص:۱۹۲،مکتبه رشیدیه کوئٹه).

نہیں، بلکہ نابالغ اولاد کے مال سے دے سکتا ہے اور اگر مالدار نہیں تو اپنے مال سے دینا واجب ہے۔(۱)

(۳) بالغ اولاد کی طرف سے باپ پر صدقۂ فطر ادا کرنا واجب نہیں ہے، باقی ادا کردیں گے تو ان پر یہ احسان ہوگا۔ ہاں اگر بالغ لڑکا صاحب نصاب نہیں تو اس کی طرف سے بھی صدقۂ فطر ادا کرے۔(۲)

(۴) اگر کوئی بالغ لڑکا یا لڑکی مجنون ہو تو اس کی طرف سے اس کا والد صدقۂ فطر ادا کرے۔(۳)

(۵) اگر باپ مر گیا تو دادا باپ کے حکم میں ہوتا ہے، لہٰذا اگر نابالغ پوتا یا پوتی مالدار نہیں تو دادا اپنے مال سے ان کا صدقۂ فطر ادا کرے۔(۴)

ایام بیض کے روزے

(۱) ہر مہینے کی تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں دن کے روزے کو ایام بیض کے روزے کہتے ہیں۔(۵)

(۲) ہر مہینے میں ۱۳،۱۴،۱۵ تاریخ کے تین روزے رکھنے سے پورا سال روزہ رکھنے کے برابر ثواب ملتا ہے، کیونکہ ہر نیک کام کا اجر دس گنا ہے اور تین کو دس سے

(۱) ثم اذا كان للولد الصغيراوالمجنون مال فان الأب اووصيه اوجدهما اووصيه يخرج صدقة فطر انفسهما ورقيقهما من مالهما.(عالمگیری ج:۱ ص:۱۹۲. رشيديه كوئٹه)

(۲) ولايودی عن زوجته ولاعن اولاده الكباروان كانوا فی عياله ولوادی عنهم اوعن زوجته بغير امرهم اجزأهم استحسانا(عالمگیری ج:۱ ص:۱۹۳. رشيديه كوئٹه)

(۳) وتجب ....عن نفسه وطفله الفقير والكبير المجنون .(شامی ج:۲ ص:۳۶۱.سعيد)

(۴) والجدٰ كالاب عند فقده اوفقره كمااختاره فی الاختيار.(شامی ج:۲ص:۳۶۲.ط: سعيد)

(۵) ويستحب صوم ايام البيض الثالث عشروالرابع عشروالخامس عشر.(عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۱ ط:رشيديه كوئٹه)

ضرب دیں تو تیس ہے۔ (3x10=30) لہذا تین دن روزہ رکھنے سے تیس دن روزہ رکھنے کا ثواب ملے گا۔(۱)

(۳)غنیۃ الطالبین میں ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام جنت سے زمین پر اترے تو تپش کی وجہ سے ان کا بدن سیاہ ہوگیا تھا، اس لئے ان کو ایام بیض یعنی ہر قمری مہینے کی ۱۳،۱۴،۱۵ تاریخ کے روزے رکھنے کا حکم دیا گیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے جب اول روزہ رکھا تو ان کے جسم کا ایک حصہ سفید ہوگیا، جب دوسرا روزہ رکھا تو جسم کے دو حصے سفید ہوگئے اور جب تیسرا روزہ رکھا تو ان کا سارا جسم سفید ہوگیا۔(۲)

(غنیۃ الطالبین، صفحہ ۵۴۶)

ایام تشریق میں روزہ کی نیت کرنا جائز نہیں

عیدالفطر، عیدالاضحیٰ اور ایام تشریق یعنی ذی الحجہ کی گیارہ، بارہ، تیرہ تاریخ میں روزے کی نیت کرنا درست نہیں۔ اگر کوئی شخص ان دنوں میں روزے کی نیت کرے گا تو اس روزے کو پورا کرنا لازم نہیں ہوگا اور فاسد ہونے کی صورت میں اس کی قضا لازم نہیں ہوگی، بلکہ ایسے روزے کو فاسد کرنا لازم ہے۔

---

(۱) من جاء بالحسنة فله عشر امثالها .(سورة الانعام آیت : ۱٦۱)

(۲) غنیة الطالبین (اردو)شیخ عبدالقادرجیلانی ترجمه مولانامحمد صدیق هزاروی سعیدی ص:٥٦٧،٥٦٨،فرید بك سٹال لاهور)

(۳)والمکروه تحریما کالعیدین .قوله کالعیدین ای وایام التشریق .(شامی ج:۲ ص:۳۷٥. ط:ایچ ایم سعید)

ولونذرصوم الایام المنهیة اوالسنة صح وافطرالایام المنهیة وجوباوقضاها.(شامی ج:۲ ص:٤۳۳،٤۳٤ .ط: ایچ ایم سعید)

(ب)

باجا بانسری بجانا

روزے کی حالت میں باجا، بانسری اور طنبورہ وغیرہ بجانا گناہ اور ناجائز ہے، البتہ اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔(۱)

بالغ ہونا

(۱) اگر کوئی نابالغ رمضان کے دن میں بالغ ہوجائے یا کوئی کافر مسلمان ہوجائے تو دن میں کھانا پینا درست نہیں ہے اور اگر کچھ کھالیا تو نومسلم اور بالغ پر اس دن کی قضا لازم نہیں۔(۲)

(۲) اگر کوئی نابالغ زوال سے پہلے بالغ ہوا اور ابھی تک کچھ کھایا پیا نہیں ہے اور روزہ کی نیت کی ہے تو روزہ درست ہوجائے گا۔(۳)

بام

روزہ کی حالت میں ''بام'' لگانا جائز ہے۔

(۱) وفی السراج ودلت المسألة ان الملاهی کلها حرام .(شامی ،کتاب الحظروالاباحة ج:٦ص:٣٤٨. ط:ایچ ایم سعید)

(۲) ولوبلغ صبی اواسلم کافرامسك یومه ولم یقض شیئا .(البحرالرائق ج:۲ص:۲۸۸)

(۳) وانماتجوزالنية قبل الزوال اذا لم یوجد قبل ذلك بعد طلوع الفجرماینافی الصوم . (عالمگیری ج:۱ص:۱۹٦. رشیدیه کوئٹه)

ایضا: صبی بلغ قبل الزوال ونصرانی اسلم ونویاالصوم قبل الزوال لایجوزصومهماعن الفرض غیران الصبی یکون صائما عن التطوع بخلاف الکافرلفقد الاهلیة فی حقه وعن ابی یوسف الصبی یجوزصومه عن الفرض .(البحرالرائق .ج:۲ص:۲۸۹ .ایچ ایم سعید)

بچہ

(۱) جب بچے میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو اس کو روزہ رکھنے کا حکم دیا جائے، جب کہ بچہ کو روزہ رکھنے سے کوئی ضرر نہ ہو اور اگر ضرر ہو تو حکم نہ دیا جائے۔(۱)

(۲) جب بچے کی عمر دس سال کی ہو جائے تو تحمل اور برداشت کے موافق روزہ رکھنے کے لئے تاکید کرنا چاہیے۔ اگر روزہ نہ رکھے تو نماز کی طرح سختی کرنی چاہیے، تاکہ بالغ ہونے کے بعد روزہ رکھنا دشوار نہ ہو۔(۲)

(۳) اگر نابالغ بچہ روزہ رکھ کر توڑ دے تو اس کی قضاء رکھوانا ضروری نہیں۔ اگر نماز توڑ دے تو دوبارہ پڑھوانا چاہیے۔(۳)

(۴) سات برس کی عمر میں نماز اور روزہ کا حکم کیا جائے اور دس سال کی عمر میں مار کر نماز روزہ کا پابند بنایا جائے۔(۴)

(۵) رمضان میں بچوں سے تحصیل علم کی محنت کم لی جائے۔ روزہ، نماز اور تلاوت کی محنت زیادہ لی جائے تاکہ بچہ متقی اور پرہیزگار بنے۔(۵)

(۱-۲) ویومر الصبی اذا طاقه ، ویضرب علیه ابن عشر کالصلاة فی الاصح . الدر المختار ج:۲ ص:۴۰۹) ایچ ایم سعید) قوله " ویضرب " أی بید لابخشبة ولایجاوز الثلاث کما قیل به فی الصلوة .(ردالمحتار ج:۲ ص:۴۰۹)

(۳) الصبی اذا أفسد صومه لایقضی ؛لأنه یلحقه فی ذلك مشقة، بخلاف الصلاة فانه یومر بالاعادة لأنه لایلحقه مشقة (ردالمحتار ج:۲ ص:۴۰۹، مطبوعه ایچ ام سعید)

(٤) قوله " ویومر الصبی " ....وقدر بسبع ، والمشاهد فی صبیان زماننا عدم اطاقتهم الصوم فی هذا السن قلت:یختلف ذلك باختلاف الجسم واختلاف الوقت صیفا وشتاء ، والظاهر انه یؤمر بقدر الاطاقة اذا لم یطق جمیع الشهر.(ردالمحتار ج:۲ ص:۴۰۹) .سعید)

(۵)(۱) فتاوی دار العلوم دیوبند ج:۱ ص:۴۹۱. ط: دار الاشاعت ،کراچی)

بچہ مالک نصاب اور بالغ ہے

اگر بچہ مالک نصاب ہے، اور اس کا ولی اس کی طرف سے صدقۂ فطر ادا نہ کرے تو اس بچہ پر بالغ ہونے کے بعد اپنا صدقۂ فطر ادا کرنا لازم ہوگا۔(۱)

بچے کو چبا کر کھلانا

(۱) روزہ دار عورت کے لئے بلا ضرورت اپنے منہ سے کوئی چیز چبا کر چھوٹے بچے کو کھلانا مکروہ ہے۔ البتہ اگر اس کی ضرورت اور مجبوری ہو تو مکروہ نہیں ہے۔(۲)

(۲) اگر کسی نے لقمہ دوسرے کو کھلانے کے لئے چبایا پھر اس کو نگل گیا تو کفارہ لازم نہیں ہوگا صرف قضا واجب ہوگی۔(۳)

بدنصیب

(۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ رمضان کے قریب فرمایا کہ رمضان کا مہینہ آ گیا ہے جو بڑی برکت والا ہے، حق تعالیٰ شانہ اس میں تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اپنی رحمت خاصہ نازل فرماتے ہیں، خطاؤں کو معاف فرماتے ہیں اور دعا کو قبول کرتے ہیں، تمہارے تنافس (عبادت میں ایک دوسرے کو آگے بڑھنے) کو دیکھتے ہیں اور ملائکہ سے فخر کرتے ہیں، پس اللہ کو اپنی نیکی دکھلاؤ، بدنصیب ہے وہ شخص جو اس مہینے میں بھی اللہ کی رحمت سے محروم رہ

(۱) فیجب علی الولی او الوصی اخراجهامن مال الصبی والمجنون حتی لولم یخرجها وجب الاداء بعد البلوغ .(البحر الرائق ج:۲ ص:۲۵۲ . ط: سعید)

(۲) ولاباس للمرأة ان تمضغ لصبیها الطعام اذا لم یکن لهابد منه.(تاتارخانیه ج:۲ ص:۳۸۰. ادارة القرآن)

(۳) ولاکفارة فی الظاهرفی ابتلاع اللقمة الممضوغة لغیره کذا فی الوجیزللکردری عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۳. رشیدیه)

جائے۔(طبرانی)۔(۱)

(۲) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے ایک لمبی روایت ہے، اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت جبرئیلؑ میرے سامنے آئے تھے اور جب منبر کے پہلے درجہ پر قدم رکھا تو کہا ہلاک ہو جائے وہ شخص جس نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا، پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی، میں نے اس بددعا پر آمین کہا۔(۲)

اس حدیث میں اللہ کے سب سے زیادہ مقرب اور معصوم فرشتہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بددعا کی اور امام الانبیاء ﷺ نے اس پر آمین کہی، تو قبولیت میں کوئی شک نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے بچائے کہ رمضان المبارک جیسا خیر و برکت کا مہینہ بھی غفلت اور گناہوں میں گزر جائے اور مغفرت نہ ہو۔

برکات رمضان

(۱) امام ربانی مجدد الف ثانیؒ نے فرمایا کہ رمضان المبارک کے مہینے میں اتنی برکات کا نزول ہوتا ہے کہ بقیہ پورے سال کی برکتوں کو رمضان المبارک کی برکتوں کے ساتھ وہ نسبت بھی نہیں جو قطرے کو سمندر کے ساتھ ہوتی ہے۔ اسی لئے اللہ جل شانہ نے اپنا قرآن اسی مہینے میں نازل فرمایا بلکہ جتنی بھی آسمانی کتابیں نازل ہوئیں سب کی سب رمضان المبارک میں نازل کی گئیں۔

---

(۱) عن عبادة بن الصامتؓ ان رسول الله ﷺ قال يوما وحضر رمضان اتاكم رمضان شهر بركة يغشاكم الله فيه فينزل الرحمة ويحط الخطايا، ويستجيب فيه الدعاء ينظر الله تعالى الى تنافسكم فيه ، ويباهي بكم ملائكته فأروا الله من انفسكم خيرا فان الشقي من حرم فيه رحمة الله عزوجل رواه الطبراني ورواته ثقات (الترغيب والترهيب ج: ۲ ص: ۲۲۲ . مصر)

(۲) وعن كعب بن عجرة رضي الله عنه .....قال ان جبريل عليه السلام عرض لي فقال بعد من ادرك رمضان فلم يغفرله قلت آمين (الترغيب والترهيب ج: ۲ ص: ۲۱۵) شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي واولاده بمصر)

(۲) رمضان المبارک اتنا بابرکت مہینہ ہے کہ اس کے ایک ایک لمحہ کی برکت پانے والے ابدال اور ولی بنتے ہیں۔

بڑھاپے کی وجہ سے روزے پر قادر نہیں

اگر کوئی مرد یا عورت بڑھاپے یا دائم المریض ہونے کی وجہ سے رمضان کا روزہ رکھنے پر قادر نہیں اور مستقبل میں بھی قادر ہونے کی کوئی امید نہیں، اور صحت کی امید بھی نہیں تو ہر روزے کے بدلہ میں تقریباً دو کلو گندم یا اس کی قیمت فدیہ میں دے سکتا ہے، لیکن اس کے بعد اگر صحت یاب ہو گیا تو دوبارہ قضا کرنا ضروری ہے۔(۱)

بغل کے بال

(۱) روزے کے دوران بغل کے بال لینا جائز ہے، اس سے روزے پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔(۲)

(۲) بغل کے بال مونڈنا اور اکھاڑنا دونوں درست ہیں۔ البتہ اکھاڑنا افضل ہے۔ اس میں تین فائدے ہیں: (۳)

(الف) بال دیر سے نکلیں گے، اس لئے جلد جلد صفائی کی حاجت پیش نہیں آئے گی۔

---

(۱) (ومنها کبرالسن)فالشیخ الفانی الذی لایقدرعلی الصیام یفطرویطعم لکل یوم مسکینا کمایطعم فی الکفارۃ کذا فی الھدایۃ والعجوزمثلہ کذا فی السراج الوھاج وھوالذی کل یوم فی نقص الی ان یموت کذا فی البحرالرائق........ولوقدرعلی الصیام بعد مافدی بطل حکم الفداء الذی فداہ حتی یجب علیہ الصوم ھکذا فی النھایۃ .(عالمگیری ج:۱ص:۲۰۷. رشیدیہ کوئٹہ)

(۲) کیونکہ یہ منافی صوم نہیں۔الصوم فی الشرع الامساك عن المفطرات الثلاث حقیقۃ او حکما فی وقت مخصوص من شخص مخصوص مع النیۃ (البحرالرائق ج:۲ص:۲۵۹. سعید)

(۳) (۱) قولہ " وتنظیف بدنہ " بنحوازالۃ الشعرمن ابطہ ،ویجوزفیہ الحلق والنتف اولی . (فتاوی شامی ج:۶ص:۴۰۶. ایچ ایم سعید)

(ب) بغل میں بو کم سے کم پیدا ہو گی۔

(ج) جب دوبارہ بال نکلیں گے تو چبھیں گے نہیں۔

البتہ اکھاڑنے کی عادت نہ ہو تو مونڈھ لیا کرے۔

(۳) دائیں بغل سے ابتداء کرنا مستحب ہے۔

(۴) نورہ، بال صاف کرنے والے صابون سے بھی بغل کے بال لینا جائز ہے۔ مغنی ج:۱ص:۸۷۔

بلغم

روزے کے دوران عمداً بلغم کو اندر سے باہر نکال کر تھوک دینے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ ہاں اگر بلغم پیٹ سے منہ میں آ کر رک جائے اور مقدار بھی زیادہ ہے اور اس کو قصداً نگل لیا جائے تو امام ابو یوسفؒ کے نزدیک روزہ فاسد ہو جائے گا۔ اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک روزہ فاسد نہیں ہوگا، اس لئے احتیاط ضروری ہے۔ (۱)

بواسیر

(۱) اگر کوئی شخص خونی بواسیر کے مرض میں مبتلا ہے، روزہ رکھنے کی صورت میں خون آنے لگتا ہے اور بواسیر کے مسّے بھی پھول جاتے ہیں اور بڑی تکلیف ہوتی ہے

---

(۱) سئل ابراهيم عمن ابتلع بلغما ، قال ان كان أقل من ملء فيه لاينقض اجماعا، وان كان ملء فيه ينقض صومه عند ابى يوسف وعندابى حنيفة لاينقض.(فتاوى شامى ج:۲ ص: ۴۰۰، ۴۱۵. ايچ ايم سعيد)

وقوله هذا أحسن من قولهما هكذا فى فتح القدير .(عالمگيرى ج:۱ ص: ۲۰۴. رشيديه)

قوله " فان كان بلغا" اى صاعدا من الجوف ، اماذا كان نازلامن الرأس ، فلاخلاف فى عدم افساده الصوم فتاوى ،(فتاوى شامى ج:۲ ص: ۴۱۵. ايچ ايم سعيد)

اور روزہ نہ رکھنے سے صحیح رہتا ہے تو ایسے مریض کو رمضان شریف میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ جب تندرست ہونے کے بعد روزہ رکھنے کے قابل ہو جائے تو اس وقت فوت شدہ روزوں کی قضا کرے، فدیہ دینا اس کو کافی نہیں ہے۔(۱)

البتہ ایسے مریض کو جس کا مرض دائمی ہو اور صحت سے نا امید ہو تو فدیہ دینا جائز ہوگا، ہاں اگر فدیہ دینے کے بعد تندرست ہو گیا اور روزہ رکھنے کے قابل ہو گیا تو فدیہ باطل ہو جائے گا اور فوت شدہ روزوں کی قضا کرنا لازم ہوگا۔

(۲) روزے کی حالت میں مقعد کے اندر بواسیر کے مسّوں کے زخم پر مرہم یا تیل لگانا منع ہے۔ اگر دوا یا تیل اس حد تک پہنچ جائے جہاں سے معدہ اس کو جذب کر لیتا ہے یا وہ خود معدے میں پہنچ جاتا ہے تو روزہ فاسد ہو جائے گا اور اگر اس حد تک نہ پہنچے تو پہنچنے کا احتمال ہے، احتمال کی وجہ سے مکروہ ہوگا، لہٰذا احتیاط ضروری ہے۔(۲)

(۳) اگر پاخانہ کے وقت بواسیر کے مسّے باہر آ جاتے ہیں تو استنجاء کرنے کے بعد اندر کرنے سے پہلے خشک کرنا ضروری ہے، ورنہ وہ پانی اندر جانے کی صورت میں روزہ فاسد ہو جائے گا۔(۳)

---

(۱) وان خاف زيادة العلة وامتداده فكذلك عندنا وعليه القضاء اذا اقطر(تاتارخانيه ج:۲ ص:۳۸۳. ادارة القرآن) وفى البحرالرائق :وللشيخ الفانى وهو(يفدى فقط)اى له الفطر و عليه الفدية وليست على غيره من المريض.(البحرالرائق ج:۲ص:۲۸۶) وفى الهندية ولو قدرعلى الصيام بعد مافدى بطل حكم الفداء الذى فداه حتى يجب عليه الصوم. (عالمگيرى ج:۱ ص:۲۰۷. رشيديه كوئٹه)

(۲،۳) واذا خرج دبره وهوصائم ينبغى ان لايقوم من مقامه حتى ينشف ذلك الموضع بخرقة كيلايدخل الماء جوفه فيفسد صومه ....والصائم اذا استقصى فى الاستنجاء حتى بلغ الماء مبلغ الحقنة يفسد صومه .(عالمگيرى ج:۱ ص:۲۰۴. رشيديه كوئٹه)

بوس وکنار

روزے کی حالت میں بیوی سے بوس وکنار جائز ہے۔ روزہ فاسد نہیں ہوگا، البتہ جوان آدمی کے لئے روزے کے دوران بوس وکنار سے پرہیز کرنا چاہیے تاکہ ہمبستری کی طرف رغبت نہ ہو یا انزال نہ ہو۔ اگر انزال ہوجائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔ قضا لازم ہوگی اور اگر ہمبستری کرلی تو روزہ فاسد ہوجائے گا، قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے اور کفارہ مسلسل ساٹھ روزے ہیں، اگر درمیان میں ایک روزہ بھی چھوڑ دیا تو پھر دوبارہ نئے سرے سے شروع کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

بوسہ لینا

اگر روزے کے دوران بیوی کا بوسہ لینے میں انزال کا خوف نہ ہو یا نفس کے بے اختیار ہوکر جماع کرنے کا خطرہ نہ ہو تو اس صورت میں بیوی کا بوسہ لینا مکروہ نہیں ہوگا۔

اور اگر بوسہ لینے میں انزال کا خوف ہے یا جماع کا اندیشہ ہے تو اس حالت میں روزے کے دوران بیوی کا بوسہ لینا مکروہ ہوگا۔ (۲)

---

(۱) ولاباس بالقبلة اذا امن على نفسه من الجماع والانزال ويكره ان لم يأمن والمس فى جميع ذلك كالقبلة (عالمگيرى ج:۱ ص:۲۷۶) واذا قبل امرأته وانزل فسد صومه من غير كفارة كذا فى المحيط .(عالمگيرى ج:۱ ص:۲۰٤. رشيديه كوئٹه)
من جامع عمدا فى احد السبيلين فعليه القضاء والكفارة ولايشترط الانزال فى محلين كذا فى الهداية (عالمگيرى ج:۱ ص:۲۰۵). رشيديه كوئٹه)
ومن جامع ....قضى وكفر ككفارة الظهار (البحر الرائق ج:۲ ص:۲۷٦. ايچ ايم سعيد)
وفى سورة المجادلة :فصيام شهرين متتابعين (آيت : ٤)
(۲) حوالہ مذکورہ (عالمگیری ج:۱ص:۲۷٦. رشيديه كوئٹه)

بہتر فطرہ

سب سے بہتر فطرہ کشمش، کھجور، جو اور گندم کی بجائے اس کی قیمت دینا ہے تاکہ غریب مستحق آدمی اپنی ضروریات کے مطابق چیز خرید سکے۔(۱)

بھوک کی وجہ سے روزہ توڑ دینا

(۱) اگر روزہ دار کو بھوک کا اس قدر غلبہ ہو کہ اگر کچھ نہیں کھائے گا تو مر جائے گا یا عقل میں فتور آ جائے گا تو اس صورت میں روزہ توڑنے کا اختیار ہوگا، صرف قضا لازم ہوگی، کفارہ نہیں۔(۲)

(۲) اور بھوک اگر اس قدر زیادہ نہیں تو اس صورت میں روزہ توڑنے کی صورت میں قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔(۳)

بھول سے کھانا

(۱) اگر روزہ دار بھول کر کھا پی لے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا، بدستور باقی رہتا ہے چاہے پیٹ بھر کر کھا پی لے یا متعدد مرتبہ کھا پی لے، تب بھی یہی حکم ہے۔(۴)

(۲) اگر روزہ دار بھول کر کھا پی رہا تھا اس دوران یاد آ گیا کہ وہ روزہ دار ہے تو

---

(۱) وما يتادى به هذه الصدقة ....ثلاثة اشياء الحنطة والشعيروالتمر .....وكان الشيخ ابوجعفر يقول اداء القيمة فى ديارنا افضل وفى الظهيرية وعليه الفتوى (تاتارخانيه ج:۲ص:۴۱۹).

(۲) ومنهاالعطش والجوع كذلك اذا خيف منهما الهلاك أونقصان العقل كالامة اذا ضعفت عن العمل وخشيت الهلاك بالصوم (عالمگیری ج:۱ص:۲۰۷ . رشيديه)

(۳) فالصائم اذا اكل الخبزاوالاطعمة ....عليه القضاء والكفارة عندنا هكذا فى فتاوى قاضى خان (عالمگیری ج:۱ص:۲۰۵.. رشيديه كوئٹه)

(۴) (۱) اذا اكل الصائم اوشرب اوجامع ناسيالم يفطرولافرق بين الفرض والنفل كذا فى الهداية (عالمگیری ج:۱ص:۲۰۲).. رشيديه كوئٹه)

فوراً منہ کے اندر جو کچھ ہے باہر پھینک دے، اندر نگلے نہیں، ورنہ روزہ فاسد ہو جائے گا اور قضا لازم ہوگی۔(۱)

(۳) بھول کر کھانے پینے کے بعد یہ گمان کیا کہ روزہ فاسد ہو گیا، پھر قصداً کھایا تو روزہ فاسد ہو گیا، قضا ضروری ہے۔(۲)

(۴) اگر کسی آدمی نے کسی روزہ دار کو بھول کر کھاتے پیتے ہوئے دیکھا تو روزہ یاد دلانا چاہیے یا نہیں، اس بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر روزہ دار اس قدر طاقتور ہے کہ روزے سے زیادہ تکلیف نہیں ہوتی تو روزہ یاد دلانا واجب ہے، اور اگر اس آدمی میں روزہ رکھنے کی قوت و طاقت کم ہے، روزے سے تکلیف ہوتی ہے تو اس کو یاد نہ دلائے کھانے دے۔(۳)

بے نمازی کا روزہ

جو شخص رمضان شریف میں روزہ رکھتا ہے اور نماز نہیں پڑھتا تو اس کا روزہ درست ہو جائے گا اور نماز نہ پڑھنے کا گناہ ہوگا، فوت شدہ نماز کی قضا لازم ہے۔ واضح رہے کہ نماز اور روزہ دونوں الگ الگ فرض ہیں۔ ایک دوسرے پر موقوف نہیں ہے۔ روزہ رکھنے کی صورت میں روزہ کی گرفت سے بچ جائے گا اور نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے

---

(۱) واذا اکل اوشرب ناسیافتذکر اوکان طلع الفجروھویاکل ویشرب فقطع الشرب اوالقی اللقمة فصومه تام (تاتارخانیه ج:۲ ص:۳۷۲. ادارة القرآن والعلوم الاسلامیه)

(۲) لواکل اوشرب اوجامع ناسیا وظن ان ذلك فطره فاکل متعمدا لاکفارة علیه. (عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۶. رشیدیه کوئٹه)

(۳) ویذکره لوقویا والالا (قوله ویذکر) ای لزوماکما فی الولوالجیة فیکره ترکه تحریما بحر (شامی ج:۲ ص:۳۹۵. ایچ ایم سعید)

گرفت ہوگی اور عذاب ہوگا۔(۱)

بیوی کا صدقۂ فطر

(۱) اگر بیوی مالدار صاحب نصاب ہے تو فطرہ ادا کرنا اس پر واجب ہے، شوہر پر نہیں۔ اگر شوہر بیوی کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کردے گا تو صدقۂ فطر ادا ہو جائے گا اور بیوی پر احسان ہوگا۔(۲)

(۲) ہمارے یہاں چونکہ بیویاں کماتی نہیں اس لئے عام طور پر صدقۂ فطر شوہر ادا کرتا ہے۔ اگر شوہر ادا نہیں کرے گا تو بیوی کے لئے اپنا صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہوگا۔(۳)

بے ہوش ہو جانا

(۱) اگر کوئی شخص رمضان کے مہینہ میں کسی دن بے ہوش ہوگیا تو جتنے دن بے ہوش رہا اتنے دنوں کے روزے قضا رکھے، البتہ جس دن بے ہوش ہوا اس ایک دن کی قضا واجب نہیں ہے، کیونکہ اس دن کا روزہ نیت کی وجہ سے درست ہوگیا۔

ہاں اگر اس دن روزہ ہی نہیں رکھا تھا یا اس دن حلق میں کوئی دوائی ڈالی گئی اور

---

(۱) كمافي الشامية :وفيهاقرأ القرآن ولم يعمل بموجبه يثاب على قرأته كمن يصلي ويعصي :تحته في ردقوله يثاب على قرأته وان كان يأثم بترك العمل فالثواب من جهة والاثم من جهة اخرى (شامي ج:٦ ص:٣٩٧، كتاب الحظروالاباحة ،فصل في البيع،فتاوى دارالعلوم ديوبند ج:٦ ص:٤٩٩ ، دارالاشاعت.)

(۲،۳) ولايؤدى عن زوجته ولاعن اولاده الكباروان كانوا في عياله ولوادى عنهم اوعن زوجته بغيرامرهم اجزأهم استحسانا(عالمگيرى ج:١ ص:١٩٣ . رشيديه كوئٹه)

حلق سے اتر گئی تو اس دن کی قضا واجب ہے۔(۱)

(۲) اگر کوئی شخص رات کو روزہ رکھنے کی نیت کرنے کے بعد بے ہوش ہوا تو اس ایک دن کی قضا واجب نہیں ہے، باقی اور جتنے دن بے ہوش رہے سب کی قضا واجب ہے۔ ہاں اگر اس رات کو صبح کا روزہ رکھنے کی نیت نہیں تھی یا صبح کو کوئی دوائی حلق میں ڈالی گئی تو اس دن کے روزہ کی قضا کرے۔(۲)

(۳) اگر کوئی شخص پورے رمضان بے ہوش رہے تو ہوش میں آنے کے بعد تمام روزوں کی قضا رکھنا لازم ہے۔ بے ہوشی کے ایام کے روزے معاف نہیں ہوں گے۔(۳)

(۴) بے ہوش ہو جانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، البتہ دوائی اور علاج کی غرض سے روزہ توڑنا جائز ہے۔(۴)

(پ)

پاک ہونا

(۱) اگر عورت رمضان شریف میں دن میں پاک ہوئی تو پاک ہونے کے بعد سورج غروب ہونے تک کچھ کھانا پینا جائز نہیں، سورج غروب ہونے تک روزہ داروں

(۱،۲،۴) ویقضی باغماء سوی یوم حدث فی لیلته لانه نوع مرض یضعف القوی ولایزیل الحجافیصیرعذرا فی التاخیرلافی الاسقاط .وانمالایقضی الیوم الاول لوجودالصوم فیه وهوالامساك المقرون بالنیة اذ الظاهروجودها منه ویقضی مابعده لانعدام النیة ولافرق بین ان یحدث الاغماء فی اللیل اوفی النهارفی انه لایقضی الیوم الاول وانماذکرالمصنف حدوثه فی لیلته لیعلم حکم ماذا حدث فی الیوم بالاولی لوجود الامساك وهولیس بمغمی علیه .(البحرالرائق ج:۲ص:۲۹۰ .ایچ ایم سعید)

(۳) ولواغمی علیه رمضان کله قضاه وهذا بالاجماع کذا فی معراج الدرایة . (عالمگیری ج :۱ ص:۲۰۸. رشیدیه کوئٹه)

کی طرح رہنا واجب ہے، لیکن یہ دن روزہ میں شمار نہ ہوگا بلکہ اس کی قضا لازم ہوگی۔(۱)

(۲) اگر عورت رمضان المبارک میں رات کو حیض سے پاک ہوئی اور پورے دس دن اور دس رات حیض آیا، تو اگر پاک ہونے کے بعد رات کا کچھ حصہ بھی باقی تھا تو صبح کا روزہ رکھنا لازم ہوگا۔(۲)

(۳) اور اگر حیض دس دن سے کم آیا اور عورت پاک ہوگئی اور پاک ہونے کے بعد رات کا اتنا حصہ باقی تھا کہ عورت جلدی سے غسل کر سکتی ہے تو صبح کا روزہ رکھنا لازم ہوگا۔ چاہے غسل کرے یا نہ کرے، روزے کی نیت کرنا لازم ہوگا۔ اگر اس وقت غسل نہیں کیا تو روزے کی نیت کر لے اور صبح کو غسل کر لے۔(۳)

(۴) اور اگر پاک ہونے کے بعد رات کا اتنا حصہ باقی نہ تھا کہ جلدی سے غسل کر سکے تو صبح کا روزہ رکھنا جائز نہیں ہوگا، البتہ دن کو کچھ کھانا پینا جائز نہیں ہوگا بلکہ پورا دن روزہ داروں کی طرح رہنا ضروری ہوگا اور بعد میں اس دن کی قضا بھی لازم ہوگی۔(۴)

(۵) اگر صبح ہونے کے بعد پاک ہوئی تو اب پاک ہونے کے بعد اس دن روزہ کی

(۱) اوطهرت حائض.......امسك يومه وقضى ولم يكفر......لماقدمنا ان كل من صار اهلا للزوم ولم يكن كذلك في اول اليوم فانه يجب عليه الامساك لانه وجب عليه القضاء لحق الوقت لانه وقت معظم وانماوجب القضاء على المسافروالحائض لماتقدم ان اصل الوجوب عليهما وانماالمتاخروجوب الاداء .(البحرالرائق ج:٢ص:٢٩١. ايچ ايم سعيد)

(٢) ولوطهرتاقبل طلوع الفجرفانه تنظران كان الحيض عشرة ايام والنفاس اربعون يوما فعليهما قضاء صلوة العشاء ويجزيهما صومهما من الغد عن رمضان.(تاتارخانيه ج:٢ص:٣٩٦.ادارة القرآن)

(٣،٤) وان كان الحيض دون العشرة والنفاس دون اربعين فانه ينظران وجدتامن الليل مقدار مايسع فيه الاغتسال وساعة قبل طلوع الفجرفكذلك الجواب والافلايلزمهاقضاء العشاء ولايجزيهماصومهما من الغد وعليهما قضاء ذلك اليوم (تاتارخانيه ج:٢ص:٣٩٨) ادارة القرآن)

نیت کرنا درست نہیں، لیکن سورج غروب ہونے تک کچھ کھانا پینا بھی درست نہیں۔(۱)

پاگل کا حکم

(۱) اگر کوئی شخص ماہ رمضان کے شروع سے آخر تک پاگل رہا تو وہ مکلّف نہیں، اس پر رمضان کے روزوں کی قضا واجب نہیں۔(۲)

(۲) اگر کوئی شخص پاگل تھا، رمضان کے کسی دن افاقہ ہوگیا تو اس روزے کی قضا واجب ہے۔(۳)

(۳) اگر کوئی شخص صبح صادق سے غروب آفتاب تک پاگل رہا تو اس دن کا روزہ رکھنا واجب نہیں۔(۴)

پان

(۱) اگر روزہ دار سحری کے بعد صبح صادق سے پہلے منہ میں پان رکھ کر سو گیا اور صبح صادق کے بعد بیدار ہوا تو اس صورت میں منہ میں پان ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں روزہ فاسد ہو جائے گا، قضا لازم ہوگی۔ اس لئے سحری میں پان کھانے کی صورت

---

(۱) واماالحائض والنفسآء ان طهرتابعد طلوع الفجرفلايجزيهما صوم ذلك اليوم (تاتارخانيه ج:۲ص:۳۹۸) ولاياكل بقية يومه .(تاتارخانيه ج:۲ص:۳۹۷. ادارة القرآن)

(۱) قال محمد :اذا جن رمضان كله ليس عليه قضاء ه (تاتارخانيه ج:۲ص:۳۹۶. ادارة)

(۲) وفي الجنون اذا استوعب الشهركذلك فان افاق في شيئ من رمضان يلزمه الصوم (خلاصة الفتاوی ج:۱ص:۲۵۱. مكتبه رشيديه كوئٹه)

وبجنون غير ممتد اى يقضيه اذا فاته بجنون غير ممتد وهوان لايستوعب الشهر(البحرالرائق ج:۲ص:۲۹۰. ايچ ايم سعيد)

(۳) اغمي عليه اوجن بعد ماغربت الشمس وبقى كذلك ايامالم يقض يوم تلك الليلة لانه ان كان يعلم انه نوى الصوم فظاهر وان لم يعلم فظاهرحاله النية والعمل بظاهرالحال واجب (عالمگيری ج:۱ص:۲۰۸. مكتبه رشيديه كوئٹه)

میں صبح صادق سے پہلے پہلے کلی وغیرہ کر کے منہ کو اچھی طرح صاف کر لے ورنہ روزہ فاسد ہو جائے گا، کیونکہ پان صحیح سالم باقی رہنے کی صورت میں اس کا عرق حلق میں جانے کا احتمال غالب ہے، اس غالب احتمال کی وجہ سے بھی روزہ فاسد ہو جائے گا۔ (امداد الفتاوی ج:ا ص:۱۷۲۔(۱)

(۲) اگر روزہ دار نے سونے سے پہلے پان تھوک دیا، لیکن کلی یا غرغرہ نہیں کیا اور سو گیا تو اس صورت میں اگر منہ میں چنے کے برابر یا اس سے زیادہ پان رہ گیا تھا تو روزہ فاسد ہو جائے گا، قضا لازم ہوگی اور اگر اس سے کم تھا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، قضا لازم نہیں ہوگی۔ (۲)

پانی

(۱) اگر کوئی روزہ دار روزے کے دوران قصداً پانی پی لے تو روزہ فاسد ہو جائے گا، قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوگا۔ (۳)

(۲) اگر بھول سے پانی پی لیا، روزہ یاد نہیں تھا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ (۴)

(۳) اگر کوئی روزہ دار سوتے ہوئے پانی پی لے تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا،

---

(۱) وان افطر خطاء کان تمضمض فسبقه الماء أوشرب نائما........قضی فی الصور کلها فقط درالمختار شامی ج:۲ ص:۴۰۱ . ایچ ایم سعید)

(۲) وان اکل مابین اسنانه لم یفسد ان کان قلیلا وان کان کثیرا یفسد والحمصة ومافوقها کثیر ومادونها قلیل (عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۲. مکتبه رشیدیه کوئٹه)

(۳) اواکل اوشرب عمدا غذاء اودواء قضی وکفر ککفارة الظهار. البحرالرائق ج:۲ ص:۲۷۶، ایچ ایم سعید)

(٤) اذا اکل الصائم اوشرب اوجامع ناسیالم یفطر ولافرق بین الفرض والنفل (عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۲. مکتبه رشیدیه کوئٹه)

قضا واجب ہوگی، کفارہ نہیں۔(۱)

(۴) پانی میں ریح خارج کرنے اور غوطہ لگانے سے بھی کچھ نہیں ہوگا اور اگر ریح خارج ہوتے وقت مقعد سے پانی اندر تک پہنچ جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا، قضا لازم ہوگی کفارہ نہیں۔(۲)

پائیریا کی پیپ کا منہ میں جانا

پائیریا ایک مستقل بیماری ہے، پیپ منہ میں پیدا ہوتی ہے اس سے احتراز ممکن نہیں، پیپ کی مقدار بھی کم اور تھوک سے مغلوب ہوتی ہے اس لئے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔(۳)

پان کی سرخی نگلنا

(۱) اگر سحری کے وقت پان کھایا لیکن صبح صادق سے پہلے پہلے کلی وغیرہ کر کے منہ کو صاف نہیں کیا اور اس کے اجزاء منہ میں رہ گئے اور صبح صادق کے بعد پان کی سرخی

---

(۱) النائم اذا شرب فسد صومه وليس هو كالناسي لان النائم اوذاهب العقل اذا ذبح لم تو كل ذبيحته وتو كل ذبيحة من نسي كذا في فتاوى قاضي خان .(عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۲ ، مکتبه رشیدیه کوئٹه) فتاوی شامی ج:۲ ص:۴۰۱ . ایچ ایم سعید)

(۲) ولوفسأ اوضرط في الماء لايفسد الصوم ،ويكره له ذلك (عالمگیری ج:۱ ص:۱۹۹ رشیده) واذا خرج دبره وهوصائم ينبغي ان لايقوم من مقامه حتى ينشف ذلك الموضع بخرقة كي لايدخل الماء جوفه ليفسد صومه، ولهذا قالوا لايتنفس في الاستنجاء اذا كان صائما (عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۴. مکتبه رشیدیه کوئٹه)

(۳) الدم اذا خرج من الاسنان ودخل حلقه ان كانت الغلبة للبزاق لايضره وان كانت الغلبة للدم يفسد صومه وان كان سواء افسد ايضا استحسانا..........ومالیس بمقصود بالأكل ولايمكن الاحترازعنه كالذباب اذا وصل الى جوف الصائم لم يفطر كذا في ايضاح الكرماني (عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۳. مکتبه رشیدیه کوئٹه)

تھوک میں موجود تھی اور ایسے تھوک کو نگل لیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا، قضا لازم ہوگی۔(۱)

(۲) اور اگر پان کھانے کے بعد صبح صادق سے پہلے اچھی طرح کلی کر کے منہ صاف کر لیا تھا، اس کے اجزاء منہ میں نہ رہے، لیکن اس کے باوجود تھوک میں سرخی کا اثر باقی رہا اور اس کو نگل لیا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا تاہم ایسے لوگوں کو منہ کی صفائی میں زیادہ سے زیادہ احتیاط کرنا چاہیے۔(۲)

پسینہ

اگر چہرے کا پسینہ روزہ دار کے منہ میں داخل ہو تو اگر معمولی ہو جیسے ایک دو قطرے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور اگر بہت زیادہ پسینہ جمع ہو جائے پھر اس کو نگل جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا، قضا لازم ہوگی۔(۳)

---

(۱) الدم اذا خرج من الاسنان الخ (عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۳. مکتبه رشیدیه کوئٹه)
ایضا: صائم عمل عمل الابریسم فادخل الابریسم فی فیه وخرجت منه خضرة الصبغ او صفرته اوحمرته واختلف بالریق فصارالریق اخضراواصفراواحمرفابتلعه وهوذاکرصومه فسد صومه .(عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۳. مکتبه رشیدیه کوئٹه)
(۲) الدم اذا خرج من الاسنان ودخل حلقه ان کانت الغلبة للبزاق لایضره .(عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۳،) وفی الشامیة :أو بقی بلل فی فیه بعد المضمضة وابتلعه مع الریق کطعم أدویة ومص اهلیلج..........لم یفطرج:۲ ص:۳۹۶،ایچ ایم سعید) قلت:یفهم منه حکم مابقی من حمرة التنبول فی فم الصائم لم یفطر (بہشتی زیور تیسرا حصہ ص:۱۱ کتب خانہ صدیقیہ ملتان)۔
(۳) وفی واقعات الصدرالشهید :الدمع اذا دخل فم الصائم اذا کان قلیلا کالقطرة و القطرتین لایفسد صومه وفی الخلاصة وان وجد ملوحته وان کان کثیرا حتی وجد ملوحته فی جمیع فمه وابتلعه یفسد صومه وکذا الجواب فی عرق الوجه .(تاتارخانیه ج:۲ ص:۳۶۹ . ادارة القرآن والعلوم الاسلامیه)

پھول سونگھنا

روزہ کی حالت میں پھول سونگھنا جائز ہے، اس سے روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔(۱)

پیاس کی وجہ سے روزہ توڑ دینا

(۱) اگر روزہ دار کو پیاس کی شدت کی وجہ سے ہلاکت اور موت کا خوف ہو گیا یا عقل میں فتور آنے کا خطرہ ہو گیا تو اس صورت میں پانی پی کر جان بچانے کی اجازت ہو گی۔ صرف قضا لازم ہو گی کفارہ نہیں۔(۲)

(۲) اگر پیاس کی شدت کی وجہ سے ہلاکت یا مرض کا اندیشہ ہو تو مجبوراً روزہ توڑنے کی اجازت ہو گی صرف قضا لازم ہو گی کفارہ نہیں۔(۳)

(۳) اگر پیاس کی شدت کے بغیر پانی پی لیا تو قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔(۴)

(۴) مثلاً آتش زدگی کی وجہ سے شدید پیاسا ہو گیا اور جان کا خطرہ ہو گیا تو اس صورت میں جان بچانے کی غرض سے پانی پینے کی صورت میں صرف قضا لازم ہو گی کفارہ نہیں۔(۵)

پیاس سے بے تاب ہو جانا

کسی کام کی وجہ سے بے حد پیاس لگ گئی اور اتنی بے تابی ہو گئی کہ اب جان جانے کا خوف ہے تو روزہ کھول ڈالنا درست ہے، لیکن اگر خود اس نے قصداً اتنا کام کیا

---

(۱) لایکرہ للصائم شم رائحة المسك والورد ونحوہ (شامی ج:۲ص:٤١٧. ط:سعید)

(۲،۳،۵) الباب الخامس فی الاعذارالتی تبیح الافطار: ومنها العطش والجوع کذلك اذا خیف منهما الهلاك اونقصان العقل ....وخشیت الهلاك بالصوم (عالمگیری ج:۱ص:۲۰۷. مکتبه رشیدیه کوئٹه)

(٤) اکل اوشرب عمدا غذاء اودواء قضی و کفر (البحرالرائق ج:۲ص:۲۷٦. ط:سعید)

جس سے ایسی حالت ہوگئی تو گناہگار ہوگا۔(۱)

پیر اور جمعرات کا روزہ

نبی کریم ﷺ ہر پیر اور جمعرات کو بھی روزہ رکھا کرتے تھے۔لہٰذا اگر آسانی سے ممکن ہے تو ہمت کر کے یہ روزے بھی رکھ لے تاکہ یہ ثواب بھی مل جائے۔آخرت میں ایک ایک نیکی کی بڑی ضرورت ہوگی۔(۲)

پیشاب بند ہو جانا

اگر روزہ کے دوران پیشاب بند ہونے کی صورت میں ڈاکٹر مثانے میں نلکی ڈال کر پیشاب کراتے ہیں تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، اس لئے کہ مثانے اور عضو تناسل کا تعلق پیٹ سے نہیں ہوتا۔(۳)

(ت)

تر کپڑا پہننا

روزے میں تر کپڑا پہننا جائز ہے، اس سے روزے میں کچھ فرق نہیں آتا۔(۴)

(۱) قوله فان اجهد الحر الخ .قال في الوهبانية: ۔ فان اجهد الانسان بالشغل نفسه = فافطر في التكفير قولين سطروا. قال الشرنبلالي: صورته صائم اتعب نفسه في عمل حتى اجهد ه العطش فافطر لزمته الكفارة وقيل لاوبه افتى .(شامي ج: ۲ ص: ٤۲۰ .ایچ ایم سعید)

(۲) عن عائشةؓ قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم يوم الاثنين والخميس. (مشكوة ج: ۱ ص: ۱۷۹ . قديمي كتب خانه)

(۳) اواقطرفي احليله ماء اودهنا وان وصل الى المثانة على المذهب لم يفطر(شامي ج: ۲ ص: ۳۹۹ . ایچ ایم سعید)

(٤) ولاباس للصائم ان يستنقع في الماء ويصب الماء على ....رأسه ويلتف بالثوب البلول ،هوالمختار(تاتارخانيه ج: ۲ ص: ۳۸۱. ادارة القرآن)

تمباکو

تمباکو استعمال کرنے سے روزہ فاسد ہو جائے گا، قضا لازم ہوگی کفارہ نہیں۔(۱)

تمباکو کا پتہ جلا کر دانت صاف کرنا

روزے کے دوران تمباکو کا پتہ جلا کر ''گل'' بنا کر دانت صاف کرنا مکروہ ہے۔ اگر اس میں سے کچھ حلق میں اتر جائے گا تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ قضا لازم ہوگی، کفارہ نہیں۔ اور اگر حلق میں نہیں جائے گا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، البتہ حلق میں جانے کا احتمال ہونے کی وجہ سے مکروہ ہوگا۔ اس لئے صبح صادق سے پہلے دانت صاف کرلیا کرے۔(۲)

تھوک

(۱) اگر کوئی روزہ دار دوسرے کا تھوک نگل گیا تو روزہ فاسد ہو گیا، قضا لازم ہے، کفارہ لازم نہیں ہے۔(۳)

(۲) اگر اپنا تھوک ہاتھ میں لگا کر پھر نگل جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا، قضا لازم ہوگی کفارہ نہیں۔(۴)

(۳) اگر محبوب یا محبوبہ کا تھوک نگل گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔(۵)

---

(۱) لوادخل حلقه الدخان افطراي بایّ صورة كان الادخال .(شامي ج:۲ ص:۳۹۵ .سعد)

(۲) وكره ذوق شيئ ومضغه بلاعذر .(شامي ج:۲ ص:٤١٦، عالمگیری ج:۱ ص:۱۹۹. مكتبه رشيديه كوئٹه)

(۵،۳) ولوابتلع بزاق غيره فسد صومه بغير كفارة الااذا كان بزاق صديقه فحينئذ تلزمه الكفارة (عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۳)

(٤) وان ابتلع بزاق نفسه من يده فسد صومه ولاتلزمه الكفارة (عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۳)

(۴) اگر کوئی روزہ دار رمضان کے روزے میں کسی بزرگ کا تھوک تبرکاً چاٹ لے گا تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

تھوک نگل جانا

روزے کی حالت میں منہ میں تھوک جمع ہو جائے اور اس کو نگل لے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، چاہے قصداً کیوں نہ ہو۔ البتہ روزہ دار کے لئے تھوک جمع کر کے نگلنا مکروہ ہے۔(۱)

تیل لگانا

روزے کی حالت میں دن میں پورے جسم پر تیل لگانا جائز ہے۔ اس سے روزے میں کچھ نقصان نہیں آتا۔(۲)

(ٹ)

ٹوتھ پاؤڈر

ٹوتھ پیسٹ کے عنوان کے تحت ملاحظہ کریں۔

ٹوتھ پیسٹ

روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنا حلق میں اثرات جانے کے شک کی وجہ سے مکروہ ہے۔ اگر حلق میں ٹوتھ پیسٹ جائے گا تو روزہ فاسد ہو جائے گا، اس لئے روزے کے دوران ٹوتھ پیسٹ استعمال نہ کرے، بلکہ صبح صادق سے پہلے پہلے

---

(۱) ویکرہ للصائم ان یجمع ریقه فی فمه ثم یبتلعه .(عالمگیری ج:۱ ص:۱۹۹ مکتبه رشیدیه کوئٹه)

ولوجمع الریق قصدا، ثم ابتلعه فانه لایفسد صومه .(طحطاوی شرح المراقی ج:۲ ص:۳۲۵ المکتبة الغوثیة)

(۲) او ادهن او اکتحل ....لم یفطر.(شامی ج:۲ ص:۳۹۵. ایچ ایم سعید)

کر لے۔ٹوتھ پاؤڈر کا بھی یہی حکم ہے۔(۱)

ٹی بی

اگر ٹی بی کے مریض کو روزہ رکھنے کی وجہ سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو اور ماہر ڈاکٹر یا حکیم منع کرے تو روزہ نہ رکھے، جب تندرست ہو جائے اور روزہ رکھنے کے قابل ہو جائے تو فوت شدہ روزوں کی قضا کرے اور اگر موت تک صحت کی توقع نہیں ہے تو فدیہ دے دے اور ایک روزے کا فدیہ ایک صدقۂ فطر کے برابر ہے اور اگر فدیہ دینے کے بعد تندرست ہو جائے تو فدیہ باطل ہو جائے گا اور فوت شدہ روزوں کی قضا لازم ہوگی۔(۲)

ٹیکہ لگوانا

روزے کی حالت میں جسم کے کسی بھی حصے میں ٹیکہ لگوانا جائز ہے، اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔(۳)

---

(۱) وكره ذوق شيئ ومضغه بلاعذر (شامي ج:۲ ص:۲۱٦، ايچ ايم سعيد)
قوله " ومص اهليلج " اى بان مضغها فدخل البصاق حلقه ولايدخل من عينهافى جوفه لايفسد صومه (فتاوى شاميه ج:۲ ص:۳۹٦). ايچ ايم سعيد)
(۲) المريض اذا خاف على نفسه التلف ....يفطربالاجماع وان خاف زيادة العلة وامتداده فكذلك عندنا وعليه القضاء اذا افطر.....ثم معرفة ذلك باجتهاد المريض ....اوباخبارطبيب مسلم غيرظاهرالفسق (عالمگيرى ج:۱ ص:۲۰۷.رشيديه كوئٹه)
ولوقدر على الصيام بعد مافدى بطل حكم الفداء الذى فداه حتى يجب عليه الصوم . (عالمگيرى ج:۱ ص:۲۰۷. مكتبه رشيديه كوئٹه)
(۳) لانه اثرداخل من المسام الذى هوخلل البدن والمفطرانماهوالداخل من المنافذ للاتفاق على ان من اغتسل فى ماء فوجد برده فى باطنه انه لايفطر.(شامى ج:۲ ص:۳۹۵ ط: ايچ ايم سعيد كراچى)

(ج)

جان کے خطرے کی حالت میں روزہ توڑنا

اگر روزہ دار کی مرض یا بھوک یا پیاس کی شدت کی وجہ سے جان خطرے میں ہوتو روزہ توڑنا واجب ہے۔ بعد میں قضا کرے۔ اگر روزہ نہ توڑا اور مر گیا تو گناہگار ہوگا۔(۱)

جان نکلنے کی حالت میں روزہ دار کو شربت وغیرہ پلانا

اگر کوئی روزہ دار جان کنی کے عالم میں ہے تو اس کو روزہ افطار کرا دینا اور شربت اور دوا وغیرہ دینا درست ہے، بلکہ افطار کرا ہی دینا چاہیے۔(۲)

جبرئیل علیہ السلام کی بددعا

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آ کر نبی کریم ﷺ کے سامنے بددعا کی کہ ''اے اللہ کے نبی! وہ شخص ہلاک ہوجائے جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اپنی مغفرت نہ کروائی۔'' نبی پاک ﷺ نے اس پر آمین کی مہر لگا دی۔ اول تو ایک مقرب فرشتے کی بددعا ہی کافی تھی، لیکن ہمارے آقا ﷺ نے آمین کی مہر لگا کر اس کی تاکید میں اضافہ کر دیا کہ جو آدمی رمضان کا مہینہ پائے اور مغفرت نہ کروائے تو اس کے

---

(۱) لمن خاف زيادة المرض الفطرتحته في البحرواشاربااللام الى انه مخيربين الصوم والفطرلكن الفطررخصة والصوم عزيمة فكان افضل الااذا خاف الهلاك فالافطارواجب كذا في البداائع .(البحر الرائق ج:۲ ص:۲۸۲. ايچ ايم سعيد)

(۲) قوله لمن خاف زيادة المرض الفطر........اشاربالام الى انه مخيربين الصوم و الفطر لكن الفطررخصة والصوم عزيمة فكان افضل الااذا خاف الهلاك فالافطار واجب. (البحر الرائق ج:۲ ص:۲۸۱، ۲۸۲. ايچ ايم سعيد)

ہلاک ہونے میں کوئی شک نہیں ہوسکتا۔(۱)

جلق

مشت زنی کے عنوان کے تحت ملاحظہ کریں۔

جمائی

اگر کسی روزہ دار کو جمائی آئی اور اس نے جمائی لی، اس دوران اس کے حلق میں پانی کا قطرہ کسی جگہ سے ٹپک کر گرا تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا، قضا لازم ہوگی، کفارہ نہیں۔ اسی طرح اگر جمائی کی حالت میں بارش کا پانی یا برف کسی کے منہ میں داخل ہوگئی تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا، قضا لازم ہوگی، کفارہ نہیں۔(۲)

جماعت میں تاخیر

افطاری کی وجہ سے مغرب کی نماز کی جماعت میں کچھ دیر کرنا جائز ہے۔ اس میں کچھ حرج نہیں، اطمینان سے روزہ افطار کر کے جماعت شروع کر سکتے ہیں اور تاخیر کی مقدار اذان کے بعد پانچ سات منٹ ہے، اس سے زیادہ نہ کرے۔(۳)

---

(۱) عن کعب بن عجرةؓ ......قال ان جبریل علیه السلام عرض لی ، فقال بعد من ادرك رمضان فلم یغفرله قلت آمین .(الترغیب والترهیب ج:۲ ص:۲۱۵)

(۲) ولوتثاء ب فرفع رأسه فوقع فی حلقه قطرة ماء انصب من میزاب فسد صومه........ و المطروالثلج اذا دخل حلقه یفسد صومه وهو الصحیح.(عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۳ رشیدیه)

(۳) ویستحب تعجیل الافطارقبل طلوع النجم ....ویعجل الافطارولایصلی المغرب قبل الافطارلانه سنة (فتاوی جامع الفوائد ص:۷۶، میرمحمد کتب خانه ،فتاوی رحیمیه ج:٦ ص:٢٤٤ ط: دارالاشاعت)

ایضا فکان تاخیرها مکروها الافی یوم غیم والامن عذرسفراومرض وحضورمائدة والتاخیر قلیلا لایکره .(مراقی الفلاح ص:۷۳،کتاب الصلوة . مکتبه غوثیه)

جنت کی آرائش

حدیث پاک میں آتا ہے کہ رمضان المبارک کے آنے سے پہلے جنت کو خوشبوؤں سے دھونی دی جاتی ہے، جنت کو ایمان والوں کے لئے سجایا جاتا ہے اور جب پہلی رمضان کا دن ہوتا ہے تو اللہ رب العزت جنت کے دروازوں کو کھول دیتے ہیں، فرشتوں کو فرماتے ہیں کہ آج کے دن جنت کے دروازے ایمان والوں کے لئے کھول دیئے جائیں۔

جنت کی سیل (SALE)

اللہ تعالیٰ رمضان المبارک میں جنت کی سیل لگاتے ہیں۔ لہذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ جنت کو حاصل کرنے کی کوشش کرے، ورنہ جو رمضان المبارک میں محروم رہ گیا وہ کامیاب نہیں ہوسکتا۔

جنتری کا استعمال

(۱) افطاری کا مدار غروب آفتاب پر ہے، جنتری پر نہیں۔ جنتری غروب کے تابع ہے یہ غلط بھی ہوسکتی ہے، باقی افطاری میں اس سے مدد لی جاسکتی ہے۔

لہٰذا جو جنتری طلوع اور غروب کا وقت بتانے میں صحیح ہو اور اس کا تجربہ بھی ہو چکا

---

(۱) عن ابن عباس ان رسول الله ﷺ قال ان الجنة لتزين من الحول الى الحول لشهر رمضان ، وان الحور لتزين من الحول الى الحول لصوام رمضان فاذا دخل رمضان قالت الجنة: اللهم اجعل لى فى هذا الشهر ازواجاالخ .(شعب الايمان ج:۳ص:۳۱۲ ط.مكتبه دارالباز مكة المكرمة)

(۲) عن ابى هريرة ؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتاكم رمضان شهر مبارك فرض الله عليكم صيامه تفتح فيه ابواب السماء وتغلق فيه ابواب الجحيم وتغل فيه مردة الشياطين لله فيه ليلة خير من الف شهر من حرم خيرها فقد حرم .(مشكوة شريف ج:۱ ص:۱۷۳، كتاب الصوم الفصل الثالث .ط: قديمي كتب خانه)

ہو تو صحیح گھڑی سے اس کے مطابق افطار کرنا جائز ہے۔(۱)

(۲) سحری کا بھی یہی حکم ہے۔

جنگ

اگر رمضان میں جنگ ہو رہی ہے تو اگر روزہ رکھنے کی صورت میں جنگ کے دوران کمزوری کا ڈر ہے تو روزہ نہ رکھے بعد میں قضا کرے۔(۲)

جنون

(۱) جنون کی حالت میں روزہ رکھنا معاف ہے، قضا لازم نہیں۔(۳)

(۲) اگر کوئی شخص مجنون ہو گیا اور پورے رمضان پاگل رہا تو اس رمضان کے کسی بھی روزے کی قضا واجب نہیں۔(۴)

(۳) اگر رمضان کے مہینے میں مجنون کا جنون جاتا رہا اور وہ تندرست ہو گیا اور عقل ٹھکانے آ گئی تو اس وقت سے روزہ رکھنا شروع کرے۔(۵)

(۴) اگر کسی کو ایسا جنون ہو کہ رات کو کسی وقت افاقہ نہ ہوتا ہو تو اس زمانہ کے روزوں کی قضا لازم نہیں ہوگی اور اگر کسی وقت افاقہ ہو جاتا ہے، خواہ رات کو افاقہ ہوتا

(۱) فتاوی دارالعلوم دیوبند مدلل ومکمل ج:٦ ص:٣٠٨ ، دارالاشاعت

(٢) الغازی اذا علم انه یقاتل العدوفی رمضان وھویخاف الضعف فله ان یفطر.(ھندیه ج:١ ص:٢٠٨ قبیل الباب السادس فی النذر. مکتبه رشیدیه کوئٹه)

(٣) شرط وجوبه الاسلام والعقل والبلوغ .عالمگیری ج:١ ص:١٩٥ ......وعلی ھذا اذا افاق فی لیلة فی وسط الشھرثم اصبح مجنونا لاقضاء علیه عالمگیری ج:١ ص:١٩٤ رشیدیه)

(٤) وان استوعب جنونه کل شھرلم یقضه .(عالمگیری ج:١ ص:٢٠٨) وفی البحرالرائق وھومسقط للحرج ج:٢ ص:٢٩٠). ایچ ایم سعید)

(٥) المجنون اذا افاق فی نهاررمضان قبل الزوال ولم یکن اکل شیئا ونوی الصوم جازعن الفرض لان الجنون اذا لم یستوعب کان بمنزلة المرض والمرض لاینافی وجوب الصوم . (البحر الرائق ج:٢ ص:٢٨٩. ایچ ایم سعید)

ہو یا دن کو پھر اس دن کی قضا لازم ہوگی۔(۱)

(۵) جنون کی وجہ سے جو روزے فوت ہو گئے ہیں ان میں نہ قضا کی ضرورت ہے نہ فدیہ کی، ہاں اگر کسی وقت افاقہ ہو جاتا ہے تو پھر اسی دن کی قضا ضروری ہے۔(۲)

جھوٹ

جھوٹ بولنا، جھوٹی شہادت دینا اور جھوٹی قسم کھانا بہت بڑا گناہ ہے۔ اس سے بچنا تمام مسلمانوں پر لازم ہے ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا۔ البتہ اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، لیکن مکروہ ضرور ہوتا ہے۔(۳)

(چ)

چاول

اگر رمضان کے مہینے میں کسی روزہ دار نے جان بوجھ کر کچے چاول کھا لیے تو روزہ فاسد ہو جائے گا، اور امام محمد کے نزدیک قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔(۴)

(۱) علم الفقه ج:۳ ص:۴۱۷ دارالاشاعت، کراچی، فتاوی شامی ج:۲ص:۳۷۲،۳۷۳ ایچ ایم سعید کراچی

(۲) قال محمد اذا جن رمضان کله لیس علیه قضاء ہ وان افاق شیئا منه لزمه قضاء مامضی (تاتارخانیه ج:۲ص:۳۹۶. ادارة القرآن والعلوم الاسلامیه)

(۳) واختلف العلماء فی ان الغیبة والنمیمیة والکذب ، هل یفطرالصائم فذهب الجمهورمن الأئمة الی أنه لایفسد بذلك، وانما التنزه عن ذلك من تمام الصوم .معارف السنن ج:۵ ص:۳۶۶ ، شامی ج:۲ص:۴۱۲. ایچ ایم سعید)

(۴) ولواکل الارزوالجاروس لاتجب فیه الکفارة ، (فتاوی عالمگیری ج:۱ص:۲۰۲، رشیدیه) وفی الدقیق والارزوالعجین لاتجب الکفارة الاعند محمد (تبیین الحقائق ج:۲ ص:۱۷۶) عمداً کچا گوشت یا چاول کھانے سے قضا و کفارہ لازم ہے۔فتاوی دارالعلوم دیوبند ج:۶ ص:۲۷۷، نظام الفتاوی ج:۲ص:۱۷۲، مکتبہ رحمانیہ)

وفی نوادرابن هشام :اذا ابتلع سمسمة کانت بین اسناه ، لایفسد صومه ، وان تناولها من الخارج وابتلعها فسد صومه ،وتکلم فی وجوب الکفارة ،والمختارهوالوجوب ، قاضی خان علی هامش الهندیه ج:۱ص:۲۰۸. رشدیه کوئٹه)

چکھنا

(۱) اگر زبان سے کوئی چیز چکھ کر تھوک دی تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، لیکن ضرورت کے بغیر ایسا کرنا مکروہ ہے۔(۱)

(۲) اگر کسی کا شوہر بڑا بدمزاج ہے اور یہ ڈر ہے کہ اگر سالن میں نمک درست نہ ہوا تو پریشان کر دے گا تو اس کو نمک چکھنا درست ہے اور مکروہ نہیں ہے۔(۲)

(ح)

حائضہ کا رمضان میں کھانا پینا

حائضہ کو رمضان میں کھانا پینا جائز ہے۔ البتہ دوسروں کے سامنے نہ کھائے تو زیادہ بہتر ہے۔(۳)

حاملہ

(۱) اگر حاملہ کو اپنی یا اپنے بچے کی مضرت کا گمان غالب ہو، خواہ وہ گمان اس کا واقع کے مطابق نکلے یا نہیں، دونوں صورتوں میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہوگی اور بعد میں قضا کرے گی۔(۴)

(۱) ویکرہ للصائم ان یذوق شیئا بلسانه ......انما یکرہ اذا کان له منه بد اما اذا لم یکن له منه بد بان احتاج الی شراء شیئ ماکول وخاف انه ان لم یذق یغبن فیه اولا یوافقه لایکرہ (تاتارخانیه ج:۲ ص:۳۸۰، فتاوی شامی ج:۲ ص:۴۱۶. ایچ ایم سعید)

(۲) وفی فتاوی النسفی ان کان زوجها سیئ الخلق بذی اللسان یضایقها فی ملوحة الطعام فلابأس به .(تاتارخانیه ج:۲ ص:۳۸۰، فتاوی شامی ج:۲ ص:۴۱۶. ایچ ایم سعید)

(۳) واجمعوا علی انه لایجب التشبه علی الحائض والنفساء (خلاصة الفتاوی ج:۱ ص:۲۶۳. رشیدیه) ومن لم یکن علی تلك الصفة لم یجب الامساك کمافی حالة الحیض والنفاس ثم قیل الحائض تاکل سرا لاجهرا وقیل تاکل سرا وجهرا (البحر الرائق ج:۲ ص:۲۸۹. سعید)

(۴) وقال فی الاصل :اذا خافت الحامل اوالمرضع علی انفسهما اوعلی ولدهما جاز الفطر=

اور اگر اپنی یا اپنے بچے کی مضرت کا گمان غالب نہ ہو تو روزہ رکھنا لازم ہوگا۔

(۲) حاملہ کو ایسی بات پیش آ گئی جس سے اپنی جان یا بچے کی جان کا اندیشہ ہے تو روزہ توڑ ڈالنا درست ہے۔ روزہ توڑنے کی صورت میں صرف قضا لازم ہوگی۔(۱)

حقہ

(۱) روزے میں حقہ پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، صرف قضا لازم آتی ہے، کفارہ نہیں۔ ہاں اگر روزہ دار نے حقہ کو نفع بخش سمجھ کر پیا تو قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔(۲)

(۲) جو لوگ حقہ پینے کے عادی ہیں اگر وہ رمضان کے روزے کی حالت میں قصداً حقہ پئیں گے تو ان پر قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوں گے۔(۳)

(۳) اگر کوئی شخص حقے کا عادی نہیں ہے، لیکن کسی فائدے کے پیش نظر رمضان کے روزے میں قصداً حقہ پیا ہے تو روزہ فاسد ہوگیا۔ قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔(۴)

حمل چیک کرانا

حمل کے ابتدائی ایام میں لیڈی ڈاکٹر بعض مرتبہ دستانہ پہن کر اور بعض مرتبہ دستانے کے بغیر حاملہ کی شرمگاہ میں انگلی ڈال کر معائنہ کرتی ہے، آیا اس سے روزہ فاسد ہوتا ہے یا نہیں۔

= و عليهما القضاء .(تاتارخانيه ج:۲ ص:۳۸٤. ادارة القرآن والعلوم الاسلاميه)

(۱)(الحامل والمرضع اذا خافتا على انفسهما اوولدهما افطرتاوقضتاولاكفارة عليهما (عالمگيری ج:۱ ص:۲۰۷ .مكتبه رشيديه كوئٹه)

(۲،۳،٤) وبه علم حكم شرب الدخان ونظمه الشرنبلالي في شرحه على الوهبانية بقوله ويمنع من بيع الدخان وشربه .وشاربه في الصوم لاشك يفطر.ويلزمه التكفيرلوظن نافعا كذا دافعا شهوات بطن فقرروا (شامی ج:۲ ص:۳۹۵). ايچ ايم سعيد)

اس بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر لیڈی ڈاکٹر خشک دستانہ پہن کر یا خشک انگلی داخل کر کے معائنہ کرتی ہے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا اور اگر گیلا دستانہ یا گیلی انگلی شرمگاہ میں داخل کرتی ہے یا ایک مرتبہ خشک دستانہ یا خشک انگلی داخل کرنے کے بعد جب اسے رطوبت لگ جائے نکال کر دوبارہ داخل کر دیا تو روزہ فاسد ہو گیا، قضا لازم ہوگی، کفارہ نہیں۔(۱)

حیض

(۱) عورت کے لئے حیض کے دوران روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔(۲)

(۲) پاک ہونے کے بعد روزہ رکھنا شروع کرے، اگر رمضان باقی ہے، اور جو روزے رہ گئے بعد میں قضا کی نیت سے رکھ لے باقی نماز معاف ہے اس کی قضا کی ضرورت نہیں۔(۳)

(۳) اگر عورت حیض میں تھی، رمضان کے دن پاک ہوگئی تو سورج غروب ہونے تک کھانے پینے کی اجازت نہیں ہوگی بلکہ روزہ داروں کے مانند رہنا لازم ہوگا اور اس دن کا روزہ بھی بعد میں قضا کی نیت سے رکھنا لازم ہوگا اور فوت شدہ روزہ بھی رکھنا لازم ہوگا۔(۴)

(۴) اگر عورت رمضان میں پاک تھی اور روزہ دار تھی، دن میں خون آنا شروع

---

(۱) (أو أدخل اصبعه اليابسة فيه) أى دبره أو فرجها ولو مبتلة فسد.
(قوله ولو مبتلة فسد) لبقاء شيئ من البلة فى الداخل وهذا لوادخل الاصبع الى موضع المحقنة كما يعلم مما بعده. (شامى: ۲ص: ۲۹۷. ايچ ايم سعيد)

(۲) يمنع (اى الحيض) صلاة مطلقا ولو سجدة شكر وصوما اى يحرمه ويمنع صحته لاوجوبه. (فتاوى شامى ج: ۱ ص: ۲۹۰. ايچ ايم سعيد)

(۳) الحائض والنفساء لاتصومان وتقضيان. (تاتارخانيه ج: ۲ ص: ۳۸۷. ادارة القرآن)

(۴) اوطهرت حائض ......امسك يومه وقضى ولم يكفر. (البحرالرائق ج: ۲ ص: ۲۹۱. ايچ ايم سعيد)

ہو گیا تو روزہ فاسد ہو گیا، اس کے بعد کھانے پینے کی اجازت ہوگی، ایام حیض کے فوت شدہ روزوں کے ساتھ جس دن خون آنا شروع ہوا اس دن کا روزہ بھی بعد میں رکھنا لازم ہوگا۔(۱)

(۵) حیض اس خون کو کہا جاتا ہے جو تندرست بالغ عورت کے رحم سے کم سے کم پندرہ دن کے وقفے سے آتا ہو، اس کی مدت کم سے کم تین دن تین رات اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس رات ہے۔ اور اگر اس سے زائد ہے تو وہ حیض کے حکم میں نہیں بلکہ استحاضہ ہوگا، استحاضہ کے دوران روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا لازم ہے۔(۲)

(۶) حیض کے دوران ہمبستری کرنا، قرآن مجید کو ہاتھ لگانا، قرآن مجید کی تلاوت کرنا، مسجد میں جانا، نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، بیت اللہ کا طواف کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ لہذا ان چیزوں سے احتراز کیا جائے۔(۳)

(۷) البتہ حیض کے زمانے کی نماز بالکل معاف ہو جاتی ہے۔ پاک ہونے کے بعد اس کی قضا واجب نہیں ہوتی لیکن روزہ معاف نہیں ہوتا، پاک ہونے کے بعد قضا رکھنا لازم ہوتا ہے۔(۴)

(۸) اگر فرض نماز کے دوران حیض آ گیا تو وہ نماز معاف ہو جائے گی۔ پاک

(۱) اذا حاضت المرأة اونفست افطرت وقضت بخلاف الصلوة .(فتاوی تاتارخانیه ج:۲ ص:۲۷۲. ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیه)

(۲) وهودم ينفضه رحم امرأة سليمة عن داء وصغرواقله ثلاثة ايام واكثره عشرة فما نقص من ذلك اوزاد استحاضة .(البحرالرائق ج:۱ ص:۱۹۰ .ط: ایچ ایم سعید)

(۳) واماحکم الحيض ....فمنع جوازالصلوة والصوم وقراة القرآن ومس المصحف الابغلاف ودخول المسجد والطواف بالبيت (بدائع الصنائع ج:۱ ص:٤٤ ط:ایچ ایم سعید)

(٤) (ومنها) ان يسقط عن الحائض والنفساء الصلوة فلاتقضى ....(ومنها) ان يحرم عليهما الصوم فتقضيانه .(عالمگیری ج:۱ ص:۳۸ .مکتبه رشیدیه کوئٹه)

ہونے کے بعد اس کی قضا لازم نہیں ہوگی۔(۱)

(۹) اگر نفل یا سنت نماز پڑھنے کے دوران حیض آ گیا تو پاک ہونے کے بعد اس کی قضا لازم ہوگی۔(۲)

(۱۰) اگر آدھے روزے کے بعد حیض آ گیا تو وہ روزہ فاسد ہوگیا۔ پاک ہونے کے بعد اس کی قضا لازم ہوگی۔(۳)

(۱۱) اگر نفل روزہ میں حیض آ جائے تو اس کی قضا لازم ہوگی۔(۴)

(۱۲) اگر کفارے کے روزوں کے درمیان حیض کی وجہ سے ناغہ ہوجائے اور تسلسل برقرار نہ رہے تو یہ شرعاً مضر نہیں۔ ماہواری ختم ہوتے ہی فوراً روزہ شروع کردے۔ اسی طرح ساٹھ روزے پے در پے پورے کرے، اگر ماہواری ختم ہونے کے بعد ایک دن کا بھی ناغہ کرے گی تو پھر نئے سرے سے ساٹھ روزے رکھنے ہوں گے۔(۵)

(۱۳) رمضان کے روزے میں جس وقت بھی عورت کو حیض آ جائے چاہے دن کا تھوڑا سا حصہ باقی ہو وہ روزہ فاسد ہوگیا۔ بعد میں اس کی قضا لازم ہوگی۔(۶)

(نوٹ) نفل روزے کا بھی یہی حکم ہے۔

اب ذیل میں حیض کے بعض مسائل ''مسائل روزہ'' نامی کتاب سے نقل کئے

(۱،۲) لوافتتحت الصلوة فی آخرالوقت ثم حاضت لایلزمها قضاء هذه الصلوة بخلاف التطوع .(عالمگیری ج:۱ ص:۳۸) وفی الشامیة :قوله (قضتهما) للزومهمابالشروع ج:۱ ص:۲۹۱)

(۳) لوتوضأت ووضعت الکرسف ثم احست بنزول الدم الیه قبل الغروب ثم رفعته بعده تقضی الصوم .(البحرالرائق ج:۱ ص:۱۹۱ .ط: سعید)

(٤) واذا شرعت فی صوم النفل ثم حاضت یلزمها القضاء .(عالمگیری ج:۱ ص:۳۸. رشیدیه)

(٥) ولایقطع التتابع فی صوم کفارة القتل والفطر.(البحرالرائق کتاب الطهارة باب الحیض ج:۱ ص: ۱۹٤ .ط: ایچ ایم سعید)

(٦) لوتوضأت ووضعت الکرسف ثم احست بنزول الدم الیه قبل الغروب ثم رفعته بعده تقضی الصوم .(البحرالرائق ج:۱ ص:۱۹۱. ط: ایچ ایم سعید)

جا رہے ہیں۔

مسئلہ(۱۴) اگر تین دن تو ہو گئے لیکن تین راتیں نہیں ہوئیں جیسے جمعہ کی صبح سے خون آیا اور اتوار کی شام کے وقت بعد مغرب بند ہو گیا تب بھی یہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ اگر تین دن رات سے ذرا بھی کم ہوا تو وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔(۱)

مسئلہ(۱۵) حیض کی مدت کے اندر سرخ، زرد، سبز، خاکی مٹیالہ سیاہ جو رنگ آئے وہ سب حیض ہے، جب تک پیڈ یا گدی (جو کپڑا رکھتی ہیں) بالکل سفید نہ دکھلائی دے اور جب بالکل سفید رہے جیسی کے رکھی گئی تھی تو اب حیض سے پاک ہو گئی۔(۲)

مسئلہ(۱۶) نو برس سے پہلے اور پچپن سال کے بعد کسی کو حیض نہیں آتا۔ اس لئے نو برس سے چھوٹی لڑکی کو جو خون آئے گا وہ حیض نہیں ہے بلکہ استحاضہ ہے۔ یعنی نو سال سے پہلے تو بالکل حیض نہیں آتا ہے اس لئے جو خون نو سال سے پہلے آئے گا وہ کسی صورت میں حیض نہیں ہو سکتا اور پچپن سال کے بعد عام طور پر جو عادت ہے وہ یہی ہے کہ حیض نہیں آتا لیکن آنا ممکن ہے اس لئے کہ اگر پچپن برس بعد خون آجائے تو ان خاص عورتوں میں جن کا ذکر کیا گیا ہے اس کو حیض کہا جائے گا، البتہ اگر اس عورت کو اس عمر سے پہلے بھی زرد یا سبز یا خاکی رنگ آتا ہو تو پچپن برس بعد بھی یہ رنگ حیض سمجھے جائیں گے، اور اگر عادت کے خلاف ایسا ہوا تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔(۳)

---

(۱) واقله ثلاثة ايام واكثره عشرة فمانقص من ذلك اوزاد استحاضة.....حتى لورأت عند طلوع الفجريوم السبت ،وانقطع عند غروب الشمس يوم الاثنين لايكون حيضا(البحر الرائق ج:۱ ص:۱۹۱.ط: سعيد)

(۲) ان الوان الدماء ستة السواد والحمرة والصفرة والكدرة والخضرة والتربية .... و كل هذه الالوان حيض فى ايام الحيض الى ان ترى البياض .(البحرالرائق ج:۱ ص:۱۹۲)

(۳) وهومن تسع سنين الى الاياس........الاياس مقدربخمس وخمسين سنة وهو المختار ......وعليه الفتوى......فمارأت بعدها لايكون حيضا.(عالمگيرى ج:۱ ص:۳۶.رشيديه)

مسئلہ (۱۷) کسی کو ہمیشہ تین دن یا چار دن خون آتا ہے، پھر کسی مہینے میں زیادہ آ گیا لیکن دس دن سے زیادہ نہیں آیا وہ سب حیض ہے اور اگر دس دن سے بھی زیادہ بڑھ گیا تو جتنے دن پہلے سے عادت کے ہیں اتنا تو حیض باقی سب استحاضہ ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کسی کو ہمیشہ تین دن حیض آنے کی عادت ہے، لیکن کسی مہینے میں نو دن یا دس دن رات آیا تو یہ سب حیض ہے اور اگر دس دن سے ایک لحظہ بھی زیادہ خون آئے تو وہی تین دن حیض کے ہیں اور باقی دنوں کا سب استحاضہ ہے، ان دنوں کی نمازیں قضا پڑھنا واجب ہے۔ (۱)

مسئلہ (۱۸) ایک عورت ہے جس کی کوئی عادت مقرر نہیں ہے، کبھی چار دن خون آتا ہے اور کبھی سات دن، اسی طرح بدلتا رہتا ہے۔ کبھی دس دن بھی آ جاتا ہے تو یہ سب حیض ہے۔ ایسی عورت کو اگر کبھی دس دن رات سے زیادہ خون آئے تو دیکھو اس سے پہلے مہینے میں کتنے دن حیض آیا تھا، بس اتنے ہی دن حیض کے اور باقی سب استحاضہ ہے۔ (۲)

مسئلہ (۱۹) کسی کو ہمیشہ چار دن آتا ہے اور پھر ایک مہینہ میں پانچ دن خون آیا اور اس کے بعد دوسرے مہینہ میں پندرہ دن خون آیا تو اس پندرہ دن میں سے پانچ دن حیض کے ہیں اور دس دن استحاضہ اور پہلی عادت کا اعتبار نہیں کریں گے اور یہ سمجھیں گے کہ عادت بدل گئی اور پانچ دن کی عادت ہوگی۔ (۳)

مسئلہ (۲۰) کسی کو دس دن سے زیادہ خون آیا اور اس کو اپنی پہلی عادت بالکل یاد نہیں کہ پہلے مہینے میں کتنے دن خون آیا تھا تو اس کے مسئلے بہت باریک ہیں، جن کا

(۱) لوزادت ولم تجاوز العشرة كان الكل حيضا بالاتفاق. (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۰۲ سعيد) وان جاوز العشرة ففي ......المعتادة معروفتها في الحيض حيض والطهر طهر. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۳۷. ط: رشيديه)

(۲) ایضاً (۳) ایضاً

سمجھنا بہت مشکل ہے اور ایسا اتفاق بھی کم پڑتا ہے، اس لئے ہم اس کا حکم بیان نہیں کرتے، اگر کبھی ضرورت پڑے تو کسی مقتدر عالم سے پوچھنا چاہیے۔(۱)

مسئلہ (۲۱) کسی لڑکی نے پہلے پہل خون دیکھا تو اگر دس دن یا اس سے کم آئے سب حیض ہے اور جو دس دن سے زیادہ آئے تو پورے دس دن حیض ہے اور جتنا زیادہ ہو وہ سب استحاضہ ہے۔(۲)

مسئلہ (۲۲) کسی نے پہلے پہل خون دیکھا اور وہ کسی طرح بند نہیں ہوا، کئی مہینے تک برابر آتا رہا تو جس دن خون آیا ہے اس دن سے لے کر دس دن رات حیض ہے، اس کے بعد بیس دن استحاضہ ہے۔ اسی طرح برابر دس دن حیض اور بیس دن استحاضہ سمجھا جائے گا۔(۳)

مسئلہ (۲۳) دو حیض کے درمیان میں پاک رہنے کی مدت کم سے کم پندرہ دن ہیں اور زیادہ کی کوئی حد نہیں، سو اگر کسی وجہ سے کسی کو حیض آنا بند ہو جائے تو جتنے مہینے تک خون نہ آئے گا پاک رہے گی۔(۴)

مسئلہ (۲۴) اگر کسی کو تین دن رات خون آیا پھر پندرہ دن پاک رہی، پھر تین دن رات خون آیا تو تین دن پہلے کے اور تین دن جو پندرہ دن کے بعد ہیں حیض کے

(۱)

(۲) فان لم یجاوز العشرة فالطهر والدم کلاهما حیض سواء کانت مبتدأة اومعتادة وان جاوز العشرة ففی المبتدأة حیضها عشرة ایام .(عالمگیری ج:۱ ص:۳۷. ط: رشیدیه)

(۳) اذا بلغت مستمرة الدم فیقدر حیضها بعشرة ایام من کل شهر وباقیه طهر.(عالمگیری ج:۱ ص:۳۷) . ط: رشیدیه)

ان المبتدأة اذا استمر دمها فحیضها فی کل شهر عشرة وطهرها عشرون.(فتاوی شامی ج:۱ ص:۲۸٦ . ط: سعید)

(٤) واقل الطهر خمسة عشر یوما ولا غایة لاکثره .(عالمگیری ج:۱ ص:۳۷. ط: رشیدیه)

ہیں اور بیچ میں پندرہ دن پاکی کا زمانہ ہے۔(۱)

مسئلہ(۲۵) اگر ایک دن یا دو دن خون آیا، پھر پندرہ دن پاک رہی، پھر ایک یا دو دن خون آیا تو بیچ میں پندرہ دن تو پاکی کا زمانہ ہی ہے ادھر ادھر ایک یا دو دن جو خون آیا ہے وہ بھی حیض نہیں ہے بلکہ استحاضہ ہے۔(۲)

مسئلہ(۲۶) اگر ایک دن یا کئی دن خون آیا، پھر پندرہ دن سے کم پاک رہی، اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے بلکہ یوں سمجھیں گے کہ گویا اول سے آخر تک برابر خون جاری رہا، پس جتنے دن حیض آنے کی عادت ہو اتنے دن تو حیض کے ہی ہیں، باقی سب استحاضہ ہے، مثال اس کی یہ ہے کہ کسی کو ہر مہینے کی پہلی اور دوسری اور تیسری تاریخ کو حیض آنے کا معمول ہے، پھر کسی مہینہ میں ایسا ہوا کہ پہلی تاریخ کو خون آیا پھر چودہ دن پاک رہی، پھر ایک دن خون آیا تو ایسا سمجھیں گے کہ سولہ دن برابر خون آیا، پس اس میں سے تین دن اول کے تو حیض کے ہیں اور تیرہ دن استحاضہ ہے اور اگر چوتھی یا پانچویں، چھٹی تاریخ حیض کی عادت تھی تو یہی تاریخیں حیض کی ہیں اور تین دن اول کے اور دس دن بعد کے استحاضہ کے ہیں اور اگر اس کی کچھ عادت نہ ہو بلکہ پہلے پہل خون آیا ہو تو دس دن حیض ہے اور چھ دن استحاضہ ہے۔(۳)

---

(۱) اذا كان الطهر خمسة عشر يوما او اكثر يعتبر فاصلا فيجعل كل واحد من الدمين او احدهما بانفراده حيضا.(عالمگیری ج:۱ ص:۳۷. رشيديه)

(۲) قوله فما نقص من ذلك اوزاد استحاضة اى ما نقص من الاقل اوزاد على الاكثر فهو استحاضة. (البحر الرائق ج:۱ ص:۱۹۲) واقل الطهر خمسة عشر يوما باجماع الصحابة رضى الله عنهم البحر الرائق ج:۱ ص:۲۰۸.سعيد)

(۳) فلو رأت مبتدأة يوما دما واربعة عشر طهرا ويوما دما كانت العشرة الاولى حيضا يحكم ببلوغها ولو رأت المعتادة قبل عادتها يوما دما وعشرة طهرا ويوما دما فالعشرة التى لم ترفيها الدم حيض ان كانت عادتها العشرة فان كانت اقل ردت الى ايام عادتها .(البحر الرائق ج:۱ ص:۲۰۶، كتاب الطهارة باب الحيض . ط: سعيد كمپنى)

مسئلہ (۲۷) حمل کے زمانے میں جو خون آئے وہ بھی حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے، چاہے جتنا آئے۔(۱)

مسئلہ (۲۸) بچہ پیدا ہونے کے وقت بچہ نکلنے سے پہلے جو خون آئے وہ بھی استحاضہ ہے بلکہ جب تک بچہ آدھے سے زیادہ نہ نکل آئے تب تک جو خون آئے گا اس کو استحاضہ ہی کہیں گے۔ (مسائل روزہ صفحہ ۱۰۵، صفحہ ۱۰۸)۔(۲)

(خ)

خالی مکان

اگر کسی آدمی کی ملکیت میں دو مکان ہیں ایک میں خود رہتا ہے اور ایک خالی پڑا ہے یا کرایہ پر دے رکھا ہے تو دوسرا مکان ضرورت سے زائد ہے اس مکان کی وجہ سے صدقۂ فطر ادا کرنا اور قربانی کرنا لازم ہوگا۔

خلال کرنا

(۱) سحری کے بعد خلال کر لینا چاہیے تاکہ دانتوں میں اگر گوشت کا ریشہ وغیرہ اٹکا ہوا ہے، یا کوئی اور چیز پھنسی ہوئی ہے تو وہ نکل جائے۔

(۲) اگر روزے کے دوران خلال کیا اور دانتوں کے درمیان سے گوشت کا

(۱) واماشرطه ....فراغ الرحم عن الحبل الذى تنفس بوضعه لان الحامل لاتحيض (البحرالرائق ج:۱ص:۱۹۱.ط: سعيد).

ايضا : وكذا (استحاضة ماتراه الحامل ابتداء اوحال ولادتهاقبل خروج الولد،(عالمگيرى ج:۱ص:۳۸. رشيديه)

(۲) وماتراه حامل ولوقبل خروج اكثرالولد استحاضة .(شامى ج:۱س:۲۸۵. ط:سعيد)

(۳) وهى واجبة على الحرالمسلم المالك لمقدارالنصاب فاضلا عن حوائجه الاصلية (عالمگيرى ج:۱ص:۱۹. ط:رشيديه).

ریشہ وغیرہ نکلا تو اس کو تھوک دے اندر نہ نگلے۔

(۳) اگر خلال کے دوران دانتوں سے گوشت کا ٹکڑا وغیرہ نکلا اور اس کو منہ سے باہر نکالنے سے پہلے کھالیا، اگر وہ چنے کی مقدار سے کم ہے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا اور اگر اس کی مقدار چنے کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ اس دن کے روزے کو بھی رکھنا ہے اور اس کی جگہ پر رمضان کے بعد ایک روزہ اور بھی رکھنا ہے۔(۱)

(۴) اگر خلال کے دوران دانتوں سے گوشت کا ریشہ وغیرہ نکلا اور اس کو منہ سے باہر نکالنے کے بعد واپس نگل لیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا، خواہ اس کی مقدار چنے کے برابر ہو یا اس سے کم دونوں صورتوں میں روزہ فاسد ہو جائے گا۔ اس کے بدلے ایک روزہ قضا کرنا لازم ہوگا۔(۲)

خوشبو سونگھنا

روزے کی حالت میں خوشبو سونگھنا درست ہے اور اس سے روزے میں کچھ نقصان نہیں آتا۔(۳)

خون

(۱) روزے کے دوران جسم کے کسی حصے سے بھی خون نکلے گا تو روزہ فاسد نہیں

---

(۱) اکل مابین اسنانه لم یفسد ان کان قلیلا وان کان کثیرا یفسد والحمصة ومافوقها کثیر ومادونها قلیل .(عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۲،فتاوی شامی ج:۲ص:۴۱۵. سعید)

(۲) واخرجه واخذه بیده ثم اکل ینبغی ان یفسد ....قال الفقیہؒ والاصح انه لاتجب الکفارة کذا فی الخلاصة .(عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۲). رشیدیه)

وفی الدرالمختار:الااذا أخرجه من فمه فأکله ولاکفارة ؛لان النفس تعافه .(فتاوی شامی ج:۲ص:۴۱۵. ط: سعید)

(۳) لایکره للصائم شم رائحة المسك والورد ونحوه .(ردالمحتارج:۲ص:۲۹۵.سعید)

ہوگا۔البتہ وضو فاسد ہوجائے گا۔اس لئے روزے کے دوران جسم کے کسی حصے سے بھی خون نکل جائے، پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔مثلاً ایکسیڈنٹ ہوگیا اور خون نکلا یا جسم کٹ گیا،خون نکلا یا نکسیر جاری ہوگئی یا بواسیر سے خون خارج ہوا وغیرہ تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔(۱)

(۲)اگر کوئی روزہ دار دن میں سویا یا نیند سے اٹھا تو اس کے دانت میں خون تھا یہ یقین نہیں کہ سونے کے دوران خون حلق میں گیا یا نہیں تو روزہ فاسد نہیں ہوگا اور اگر یقین ہے کہ خون حلق میں گیا ہے اور خون کی مقدار تھوک سے زیادہ ہے تو اس صورت میں روزہ فاسد ہوجائے گا۔قضا لازم ہوگی ورنہ نہیں۔(۲)

(۳)اگر منہ سے خون نکلتا ہے، اس کو تھوک کے ساتھ نگل لیا ہے اور خون کی مقدار تھوک سے زیادہ ہے تو روزہ فاسد ہوجائے گا،ایک دن قضا کرنا لازم ہوگا۔(۳)

اور اگر خون کی مقدار تھوک سے کم ہے تو اس صورت میں روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

(۴) روزے کے دوران اگر کسی مریض کو خون دینے کی ضرورت ہے تو خون دینا جائز ہے۔اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، البتہ اتنا خون دینا جس سے کمزوری آجائے مکروہ ہے۔لیکن روزے پر کسی قسم کا اثر نہیں ہوگا۔(۴)

(۵)اگر روزے کے دوران خون چڑھانے کی ضرورت ہے تو خون چڑھا سکتے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔(۵)

---

(۱)قال النبی ﷺ الفطر ممایدخل والوضوء ممایخرج.(بدائع الصنائع ج:۲ص:۹۲ ایچ ایم سعید)

(۲،۳) الیقین لایزول بالشك .(الاشباه والنظائر ص: ٦٠ .قدیمی کتب خانه)

ایضا :الدم اذا خرج من الاسنان ودخل حلقه ان کانت الغلبة للبزاق لایضره وان کانت الغلبة للدم یفسد صومه .(عالمگیری ج:۱ص:۲۰۳ . رشیدیه)

(٤) ولاباس بالحجامة ان امن علی نفسه الضعف اما اذا خاف فانه یکره .(عالمگیری ج:۱ص: ۲۰۰ .ط:رشیدیه)

(٥) الداخل من المسام لامن المسالك فلاینافیه کمالو اغتسل بالماء البارد ووجد برده فی کبده .(البحر الرائق ج:۲ص: ٤٧٦ ، بدائع الصنائع ج:۲ص:۹۳. ط: سعید کمپنی)

(د)

دائم المریض ہونے کی وجہ سے روزے پر قادر نہیں

بڑھاپے کے عنوان کے تحت دیکھ لیا جائے۔(۱)

داڑھ

روزے میں شدید ضرورت کے تحت داڑھ نکلوانا جائز ہے۔ بلا ضرورت داڑھ نکلوانا مکروہ ہے۔ اگر خون یا دوا پیٹ کے اندر چلی جائے اور تھوک پر غالب یا اس کے برابر ہو تو روزہ فاسد ہو جائے گا، قضا لازم ہوگی، کفارہ نہیں۔(۲)

داڑھی

(۱) روزے کی حالت میں داڑھی میں تیل لگانا اور کنگھی کرنا جائز ہے۔(۳)

(۲) مسلمان مرد کے لئے ایک مشت داڑھی رکھنا واجب ہے، ایک مٹھی ہونے سے پہلے کاٹنا حرام ہے۔ ایسا آدمی کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو کر فاسق ہے، ایک مشت سے کم کرنا مکروہ تحریمی ہے، اس پر امام اعظم ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا اجماع اور اتفاق ہے۔(۴)

(۳) داڑھی مونڈنے والے یا ایک مشت سے کم کرنے والے نائی کی کمائی حرام

(۱) الذی لایقدر علی الصیام یفطرویطعم لکل یوم مسکینا کما یطعم فی الکفارة کذا فی الهدایة.........ولو قدر علی الصیام بعد مافدی بطل حکم الفداء الذی فداه حتی یجب علیه الصوم.(عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۷. ط: رشیدیه کوئٹه)

(۲) من قلع ضرسه فی رمضان ودخل الدم الی جوفه فی النهارولونائما فیجب علیه القضاء الاان یفرق بعدم امکاان التحرزعنه فیکون کالقیئ الذی عاد بنفسه فلیراجع .(شامی ج:۲ ص: ۳۹۶)

(۳) اوادهن ....ای لایفطرلان الادهان غیرمناف للصوم .(البحرالرائق ج:۲ ص:۲۷۳)

(٤) ویحرم علی الرجل قطع لحیته ....ولابأس باخذ اطراف اللحیة، والسنة فیها القبضة . (شامی ج:٦ ص:٤٠٧. ط:سعید)

ہے۔(۱)

(۴) روزے کی حالت میں خضاب لگانا بھی جائز ہے۔(۲)

(۵) کالا خضاب لگانا حرام ہے، اس کے علاوہ باقی رنگ کا خضاب لگانا جائز ہے۔(۳)

دانت

(۱) اگر روزہ دار دانت صاف کئے بغیر سو گیا اور دانتوں میں اٹکا ہوا کھانا چنے کی مقدار یا اس سے زیادہ حلق میں اتر گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا، قضا واجب ہوگی کفارہ نہیں۔ اور اگر چنے کی مقدار سے کم ہے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔(۴)

(۲) دانت کے درمیان اگر کوئی چیز چنے سے بڑی لگی ہوئی تھی اور اسے نگل گیا تو روزہ فاسد ہو گیا، اگر چنے سے چھوٹی ہے تو روزہ فاسد نہ ہوگا، لیکن مکروہ ہے۔ البتہ اگر منہ سے باہر نکال لیا تھا پھر اس کے بعد نگل لیا تو ہر حال میں روزہ ٹوٹ جائے گا، چاہے چنے کے برابر ہو یا اس سے بھی کم ہو، دونوں صورتوں میں روزہ فاسد ہو جائے گا۔(۵)

(۳) اگر دانت سے خون نکلا اور تھوک کے ساتھ مل کر حلق کے اندر چلا گیا تو دیکھا جائے گا کہ خون زیادہ ہے یا تھوک، اگر خون زیادہ ہے تو روزہ فاسد ہے، قضا

---

(۱) وکل مادی الی مالایجوزلایجوز.(شامی ج:٦ ص: ٣٦٠ کتاب الحظروالاباحة .سعید)

(۲) کیونکہ یہ صوم کے منافی نہیں .الصوم فی الشرع الامساك عن المفطرات الثلاث حقیقة اوحکما فی وقت مخصوص من شخص مخصوص مع النیة (البحرالرائق ج:۲ ص:۲۵۹)

(۳) عن جابرؓ قال اتی بابی قحافة یوم فتح مکة ورأسه ولحیته کالثغامة بیاضا فقال النبی ﷺ غیروا هذا بشیئ واجتنبوا السواد .....(مشکوة ص: ۳۸۰ ۳، قدیمی کتب خانه)

(٤،٥) واکل مابین اسنانه لم یفسد ان کان قلیلا وان کان کثیرا یفسد والحمصة ومافوقها کثیرومادونها قلیل وان اخرجه واخذه بیده ثم اکل ینبغی ان یفسد وفی الکفارة اقاویل قال الفقیهؒ والاصح انه لاتجب الکفارة .(عالمگیری ج:۱ :۲۰۲. ط: رشیدیه کوئٹه)

ضروری ہے، کفارہ نہیں۔ اگر تھوک زیادہ ہے تو روزہ فاسد نہیں ہوا۔(۱)

(۴) مصنوعی دانت منہ میں لگے رہنے سے روزے پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ روزہ بدستور صحیح رہے گا، کیونکہ مصنوعی دانت لگانے کے بعد اصل دانت کے حکم میں ہوجاتا ہے۔(۲)

(۵) اگر روزے کے دوران دانت نکالنے کی شدید ضرورت ہے تو دانت نکالنا جائز ہوگا، البتہ خون حلق سے نہ اترے، اس کا خیال رکھنا ضروری ہوگا۔ اس لئے روزے کے دوران نہ نکالنا بہتر ہے۔

اگر خون یا دوا پیٹ کے اندر چلا جائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا، قضا لازم ہوگی، کفارہ نہیں۔(۳)

(۶) روزے کے دوران دانت میں درد ہونے کی صورت میں دوائی لگانا منع ہے، کیونکہ اگر دوائی اندر جائے گی تو روزہ فاسد ہوگا، قضا لازم ہوگی اور اگر دوائی اندر نہیں جائے گی تو اندر جانے کا احتمال ہے۔ لہٰذا اس احتمال کی وجہ سے روزہ مکروہ ہوگا۔(۴)

(۷) اگر روزے کی حالت میں دانت سے خون نکل کر حلق میں چلا گیا تو روزہ

---

(۱) الدم اذا خرج من الاسنان ودخل حلقه ان كانت الغلبة للبزاق لايضره وان كانت الغلبة للدم يفسد صومه .(عالمگيرى ج:١ص:٢٠٣ط: رشيديه كوئٹه)

(۲) امدادالفتاوى ج:٢ص:١٤٢ . مكتبه دارالعلوم كراچى) ولواكل دما فى ظاهر الرواية عليه القضاء دون الكفارة لأنه يستقذره الطبع (عالمگيرى ج:١ص:٢٠٣. رشيديه كوئٹه)

(۳) من قلع ضرسه فى رمضان ودخل الدم الى جوفه فى النهارولونائما فيجب عليه القضاء الاان يفرق بعدم امكان التحرزعنه فيكون كالقئ الذى عاد بنفسه فليراجع.(شامى ج:٢ ص:٣٩٦)

(٤) نظيره:ولومص الهليلج فدخل البزاق حلقه لم يفسد مالم يدخل عينه.(فتاوى عالمگيرى ج:١ ص:٢٠٣.رشيديه)وفى درالمختار:ومفاده انه لوادخل حلقه الدخان افطراى دخان =

فاسد ہوگا یا نہیں، اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر خون کی مقدار کم اور تھوک کی مقدار زیادہ ہے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

اور اگر خون کی مقدار زیادہ یا برابر ہے تو اس صورت میں روزہ فاسد ہو جائے گا۔(۱)

(۸) دانت کے درمیان پھنسی ہوئی چیز جس کو تھوکا یا نگلا جاسکے اور وہ چنے کے برابر ہوا گر اس کو کھالیا ہے تو روزہ فاسد ہو جائے گا، قضا لازم ہوگی، کفارہ نہیں۔(۲)

دردزہ سے روزہ توڑ دینا

اگر کسی حاملہ کو حمل کی وجہ سے کافی تکلیف ہے اور روزہ برقرار رکھنے سے حاملہ یا بچے کو کوئی نقصان پہنچنے کا ظن غالب ہو تو روزہ توڑ دینا جائز ہوگا۔ صرف قضا واجب ہوگی کفارہ نہیں۔ اس قسم کے خطرے کے بغیر روزہ توڑنا گناہ ہوگا اور کفارہ واجب ہوگا۔ البتہ اگر اسی دن غروب آفتاب سے پہلے بچہ پیدا ہو گیا تو کفارہ ساقط ہو جائے گا۔(۳)

= كان ولو عودا او عنبرا لو ذاكرا لامكان التحرز عنه .(ج:۲ ص:۳۹۵ . سعيد)

(۱) الدم اذا خرج من الاسنان ودخل حلقه ان كانت الغلبة للبزاق لايضره وان كانت الغلبة للدم يفسد صومه .(عالمگيرى ج:۱ ص:۲۰۳، رشيديه)

(۲)أوأكل مابين أسنانه أى لايفطر لأنه قليل لايمكن الاحترازعنه..........ولم يقيده المصنف بالقلة مع ان الكثير مفسد موجب للقضاء دون الكفارة عند ابى يوسف خلافالزفر، لماأن الكثيرلايبقى بين الأسنان وهومقدارالحمصة رأى الصدرالشهيدأومايمكن أن يبتلعه من غيرريق على مااختاره الدبوسى واستحسنه ابن الهمام (البحر الرائق ج:۲ ص:۲۷۳ ايچ ايم سعيد) وفى كتاب الفقه على المذاهب الاربعة مايفسد الصوم ومالايفسده ج:۱ ص:۴۴۲ مطبعة دارالكتب العلمية)

(۳) وللحامل والمرضع ان خافتاعلى الولد اوالنفس اى لهما الفطر.(تبيين الحقائق ج:۲ ص:۱۹۷ . ايچ ايم سعيد)

ايضا : ونحن نقول ان زيادة المرض وامتداده قد يفضى الى الهلاك فيجب الاحترازعنه وطريق معرفته الاجتهاد فاذا غلب على ظنه افطروكذا اذا اخبره طبيب مسلم حاذق.(تبيين الحقائق ج:۲ ص:۱۸۹ . ط:سعيد)

دعا قبول ہوتی ہے

(۱) افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے، اس لئے افطار کر کے یا افطار سے پہلے یا بالکل فارغ ہوکر دعا کرنا مستحب ہے۔(۱)

(۲) روزہ دار کو ہر افطار کے وقت ایک ایسی دعا کی اجازت ہوتی ہے جس کے قبول کرنے کا خاص وعدہ ہے۔(۲)

دمہ

دمہ کے مریض کے لئے روزے کے دوران انہلر یا وینٹولین لینے سے روزہ فاسد ہو جائے گا، کیونکہ اس میں لیکویڈ دوائی ہوتی ہے جو پمپ کرنے کی صورت میں اندر جاتی ہے اور دوائی اندر جانے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے اور قضا لازم ہوگی۔اس لئے ایسے افراد جب تک وینٹولین کے استعمال کے بغیر روزہ نہیں رکھ سکتے وہ روزہ نہ رکھیں، جب اس کے بغیر روزہ رکھنا ممکن ہو تو روزہ رکھیں اور فوت شدہ روزوں کی قضا کریں۔(۳)

دن بڑا ہونے کی وجہ سے روزے کا فدیہ دینا

(۱) موسم گرما میں دن بڑا ہونے کی صورت میں بھی روزہ رکھنا لازم ہے۔دن

---

(۱) عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ ثلاثة لاترد دعوتهم الصائم حين يفطروالامام العادل ودعوة المظلوم يرفعهاالله فوق الغمام وتفتح لهاابواب السماء ويقول الرب وعزتی وجلالی لانصرنك ولوبعد حين .(الترغيب والترهيب ج:۲:ص۲۱۲)

(۲) عن عبدالله بن ابی مليكة عن عبدالله يعنی ابن عمروبن العاصؓ قال قال رسول الله ﷺ ان لصائم عندفطره لدعوة ماترد .(الترغيب والترهيب ج:۲ص:۲۱۲)

(۳) ومفاده انه لوادخل حلقه الدخان افطرای دخان كان ولوعودا اوعنبرا لوذاكرالامكان التحرزعنه فليتنبه له كمابسطه الشرنبلالی.(الدرالمختارج:۲ص:۳۹۵ ط:سعيد)

بڑا ہونے کی وجہ سے روزے کے بدلے میں فدیہ دینا جائز نہیں ہوگا۔(۱)

ہاں اگر بڑھاپے یا بیماری کی وجہ سے روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں اور آئندہ روزے رکھنے کے قابل ہونے کی امید بھی نہیں تو اس صورت میں فدیہ دینا جائز ہوگا، البتہ فدیہ دینے کے بعد اگر روزہ رکھنے کی استطاعت ہوگئی تو فدیہ باطل ہوجائے گا اور فوت شدہ روزوں کی قضا کرنا لازم ہوگا۔(۲)

دن میں روزہ مقرر ہونے کی وجہ

(۱) اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل عمل وہ ہے جس کو انجام دینے میں زیادہ مشقت ہو، رات میں لوگ گھر میں رہتے ہیں، آرام کرتے ہیں اور بیشتر حصہ نیند میں گذر جاتا ہے، لہذا اگر رات میں روزہ رکھنا فرض ہوتا تو روزے میں وہ مشقت نہ ہوتی جو دن میں روزہ رکھنے میں ہوتی ہے۔ حالانکہ اس مشقت کی وجہ سے اجر عظیم اور دائمی مغفرت نصیب ہوتی ہے۔ خاص طور پر گرمی کے موسم میں روزہ رکھنے کی صورت میں زیادہ سے زیادہ مشقت ہونے کی وجہ سے زیادہ سے زیادہ اجر ملے گا۔(۳)

(۲) حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا:

چونکہ رات کا وقت بالطبع ترک شہوات ولذات کا ہے، لہذا اگر رات کا وقت

---

(۱) کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم .(سورة البقرة آیت:۱۸۳)

(۲) فالشیخ الفانی الذی لایقدرعلی الصیام یفطرویطعم لکل یوم مسکیناکمایطعم فی الکفارة والعجوزمثله کذا فی البحرالرائق ولوقدر علی الصیام بعد مافدی بطل حکم الفداء الذی فداه حتی یجب علیه الصوم .(عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۷ . رشیدیه)

(۳) فکان محل الصوم هواليوم لا الليل ولان الحكمة التی لها شرع الصوم وهوماذكرنا من التقوی وتعريف قدرالنعم الحامل علی شكرها لايحصل بالصوم فی الليل ؛ لان ذلك لايحصل الابفعل شاق علی البدن مخالف للعادة وهوی النفس ولايتحقق ذلك بالامساك فی حالة النوم فلايكون الليل محلا للصوم.(بدائع الصنائع ج:۲ ص:۷۷ ط:ایچ ایم سعید)

روزے کے لئے قرار دیا جاتا تو عبادت کو عادت سے اور حکم شرع کو مقتضائے طبع سے امتیاز نہ ہوتا، اسی واسطے نماز تہجد اور وقت تلاوت اور مناجات شب کو قرار دیا گیا۔(۱)

دوا

(۱) جو دوا پیٹ یا دماغ کے زخم میں لگانے کی وجہ سے پیٹ یا دماغ کے اندر پہنچ گئی تو اس سے روزہ فاسد ہو گیا، قضا لازم ہے، کفارہ نہیں۔(۲)

(۲) اگر دوا پیٹ یا دماغ کے زخم میں لگانے کی وجہ سے پیٹ یا دماغ کے اندر نہیں پہنچی تو روزہ درست ہے۔(۳)

(۳) اگر دوا پیٹ یا دماغ کے علاوہ بدن کے باقی حصے کے کسی زخم میں لگائی گئی اور وہ پیٹ یا دماغ تک نہیں پہنچی تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔(۴)

(۴) اگر کوئی دوا شیشی میں بھر کر ناک سے لگا کر سونگھی جاتی ہے تا کہ اس کے اثرات اور تیزی دماغ تک پہنچ جائے تو ایسی دوا سونگھنے سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔(۵)

---

(۱) احکام اسلام عقل کی نظر میں ص:۱۰۱، دارالاشاعت

(۲) اوداوی جائفة اوآمة فوصل الدواء حقيقة .قضى فى الصور كلها فقط ، (شامى ج:۲ ص:۴۰۲-۴۰۶ . سعيد)

(۳) قوله فوصل الدواء حقيقة اشارالى ان ماوقع فى ظاهرالرواية من تقييد الافساد بالدواء الرطب مبنى على العادة من انه يصل والافالمعتبرحقيقة الوصول حتى لوعلم وصول اليابس افسد اوعدم وصول الطرى لم يفسد (شامى ج:۲ ص:۴۰۲ . سعيد)

(۴) واطلق الدواء فشمل الرطب واليابس لان العبرة للوصول لالكونه رطبا اويابسا. (البحر الرائق ج:۲ ص:۲۷۹ . سعيد)

(۵) قوله انه لوادخل حلقه الدخان اى باى صورة كان الادخال حتى لوتبخرببخورفاواه الى نفسه واشتمه ذاكرا لصومه افطر لامكان التحرزعنه وهذا ممايغفل عنه كثيرمن الناس . (شامى ج:۲ ص:۳۹۵). سعيد)

دوا سے روزہ افطار کرنا

بیمار آدمی کیلئے دوا سے روزہ افطار کرنا جائز ہے، شرعاً اس میں کوئی حرج نہیں۔(۱)

دوخوشیاں

(۱) نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

روزہ دار آدمی کے لئے دو خوشیاں ہیں، جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اس وقت بھی اس کو خوشی ملتی ہے (اللہ کے حکم پر عمل ہوا) اور قیامت کے دن وہ جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس وقت بھی خوشی عطا کریں گے۔(اور یہ سب سے بڑی نعمت ہے)۔(۲)

(۲) روزہ کھولنے کے وقت حقیقی روزہ دار کو کیوں خوشی ہوتی ہے؟ اس کا سبب یہ ہے کہ انسانی جسم کی ترکیب مختلف عناصر سے ہے، غلبات شوق میں طالب کی یہ حالت ہوتی ہے کہ نفس مطمئنہ کے گھوڑے پر سوار ہوکر بے آب ودانہ جاتا ہے، نہ خود کھاتا ہے نہ نفس مطمئنہ کے گھوڑے کو کھانے دیتا ہے، کیونکہ اللہ کے دیدار کی طلب ہے اور اس طلب میں بھوکا رہنا شرط ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے ”صوموا لرؤیته“ (اللہ کے دیدار کے لئے روزہ رکھو) جانے کی منزل دور ہے ”وان الی ربك المنتهی“ (منزل کی انتہا تیرے پروردگار تک ہے) سواری نے جب ایک منزل طے کی، دن مکمل ہوا، مغرب کی نماز کا وقت آ گیا، بھوکا پیاسا چلتے چلتے گھوڑا تھک گیا، روزہ دار نے افطار کیا، گویا اس کو بھی دانہ پانی ملا، سوار اور سواری دونوں کی جان میں

(۱) فتاوی دارالعلوم دیوبند ج:٦ ص:٤٩٥ ، البحرالرائق ج:٢ ص:٢٨٢. سعید)

(۲) للصائم فرحتان فرحة عند فطوره وفرحة عند لقاء ربه (جمع الفوائد ج:١ ص:٤٠٥) (الترغیب والترهیب ج:٢ ص:٢٠٣)

جان آ گئی، طاقت وقوت کے سامان سے سوار کے دل میں ایسی مسرت اور خوشی پیدا ہوئی کہ اس کے مقابلہ میں تمام خوشیاں رنج وغم کے برابر ہیں، کیونکہ یہ طاقت وقوت بہترین مقصد اور مبارک راستے میں خرچ ہوگی۔

رہی دوسری خوشی اس کے بارے میں ہمارا خیال تو یہ ہے کہ شاید ہی اس کو کوئی بیان کر سکے، کیونکہ یہ خوشی ذوقی ہے ''من لم یذق لم یعرف'' (جس نے نہیں چکھا نہیں جانا) اس کی شان ہے دیکھو ستر ہزار پردوں کے بعد آفتاب دیدار ہے، اس پر پردے دو قسم کے ہیں، نور اور ظلمت کے، ان میں سے ایک پردہ بھی اگر ہٹتا ہے تو برق جمال دیکھنے والے کی بصارت کو جلا دیتی ہے۔(۱)

دودھ پلانے والی کی رعایت

(۱) اگر کسی بچے کو دودھ پلانا کسی عورت کی ذمہ داری ہے، روزہ رکھنے کی صورت میں بچے کا نقصان ہونا گمان غالب ہے تو اس صورت میں روزہ نہ رکھنے کی گنجائش ہے، بعد میں قضا کرے۔

اور اگر دودھ پلانے کا متبادل انتظام موجود ہے تو اس صورت میں روزہ رکھنا لازم ہوگا۔(۲)

دودھ پلانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا

روزے کے دوران بچوں کو دودھ پلانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، کیونکہ دودھ

---

(۱) مکتوبات صدی اردو، ج:۱ص:۲۳۹،مکتوب نمبر:۳۳مطبوعہ ایچ ایم سعید کراچی)

(۲) فصل فی العوارض المبیحۃ لعدم الصوم ....اومرضع أما کانت اوظئرا علی الظاھر خافت بغلبۃ الظن علی نفسھا اوولدھا وقیدہ البھنسی تبعا لابن الکمال بمااذا تعینت للارضاع درمختار.(شامی ج:۲ص:۴۲۲)

پلانے سے کوئی چیز اندر نہیں گئی بلکہ باہر آئی ہے، باہر آنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔(۱)

دھمکی

''زبردستی'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

دھواں

(۱) اگر روزے کی حالت میں بلا اختیار حلق کے اندر دھواں چلا گیا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ اس سے بچنا قطعاً ناممکن ہے۔ اس لئے کہ اگر منہ بھی بند کرلے تب بھی ناک کے ذریعہ سے دھواں چلا جائے گا۔(۲)

البتہ اگر قصداً ایسا کرے تو روزہ فاسد ہو جائے گا قضا لازم ہوگی، کفارہ نہیں، جیسا کہ اگر بتی جلا کر دھواں خود اپنے اختیار سے اندر لے گیا یا سگریٹ پی تو روزہ فاسد ہو جائے گا، قضا لازم ہوگی، کیونکہ روزہ دار کیلئے اس دھویں سے بچنا ممکن تھا۔

(۲) روزے کی حالت میں مردے کو دھونی دینے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ یہاں مردے کو دھونی دینا ہے، دھونی کا لینا نہیں۔(۳)

---

(۱) لقوله عليه السلام الفطرممادخل وليس مماخرج .رواه ابويعلى الموصلى فى مسنده .(البحرالرائق ج:۲ص:۲۷۸ ط: سعيد)

ايضا: قال شمس الدين سرخسى :ولواكره على اكل وشرب فعليه القضاء دون الكفارة . (مبسوط سرخسى ج:۳ص:۹۸. دارالكتب العلميه)

(۴،۳) اودخل حلقه غباراوذباب اودخان ولوذاكرا استحسانا لعدم امكان التحرزعنه ..... قوله لعدم امكان التحرزعنه فاشبه الغباروالدخان لدخولهما من الانف اذا طبق الفم .(شامى ج:۲ص:۳۹۵. سعيد كمپنى)

قوله انه لوادخل حلقه الدخان اى باى صورة كان الادخال حتى لوتبخرببخورفاواه الى نفسه واشتمه ذاكرا لصومه افطرلامكان التحرزعنه وهذا ممايغفل عنه كثيرمن الناس .(شامى ج:۲ص:۳۹۵. سعيد)

ڈکار کے بعد منہ میں پانی آنا

اگر روزہ دار کو صبح صادق کے بعد ڈکاریں آتی ہیں اور ان کے ساتھ پانی آتا ہے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، روزہ بدستور برقرار رہے گا۔(۱)

(ذ)

ذیابیطس

اگر کوئی شخص ذیابیطس کی بیماری کی وجہ سے کمزور اور ضعیف ہوگیا ہے، روزہ رکھنا مشکل ہے تو بیماری کی وجہ سے رمضان کا روزہ نہ رکھنا جائز ہوگا، لیکن جب تک صحت کی توقع ہو فدیہ دینا کافی نہیں ہوگا، صحت کے بعد قضا لازم ہوگی اور اگر صحت کی امید نہیں اور بیماری بھی ختم نہیں ہو رہی اور موت تک شفا ہونے کی امید نہیں تو اس صورت میں فدیہ دینا درست ہوگا اور ایک روزے کا فدیہ ایک صدقۂ فطر کے برابر ہے۔ اگر فدیہ دینے کے بعد شفا ہوگئی تو فدیہ باطل ہو جائے گا اور قضا لازم ہوگی۔(۲)

(ر)

رال نگل جانا

اگر روزے کی حالت میں منہ میں رال جمع ہو جائے تو اس کو نگلنے سے روزہ فاسد

---

(۱) فتاوی رشیدیہ کامل ص: ۳۷۱

(۲) الذی لایقدر علی الصیام یفطر ویطعم لکل یوم مسکینا کما یطعم فی الکفارة ...... ولو قدر علی الصیام بعد مافدی بطل حکم الفداء الذی فداہ حتی یجب علیہ الصوم.(عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۷. رشیدیہ)

نہیں ہوتا۔(۱)

رحم

(۱) روزے کی حالت میں رحم میں ربڑ کا چھلا چڑھانے سے روزہ فاسد ہو جائے گا، قضا لازم ہوگی، کفارہ نہیں۔(۲)

(۲) اگر رات کو صبح صادق سے پہلے پہلے رحم پر ربڑ کا چھلا چڑھایا گیا اور دن میں روزے کی حالت میں بدن کے اندر موجود رہا تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔(۳)

رزق حلال سے سحری اور افطار

(۱) افطار کے وقت حلال چیزوں سے افطاری کرے اور حرام بلکہ شبہ والی چیز سے بھی افطار نہ کرے۔ ورنہ نتیجہ یہ نکلے گا کہ صبح صادق سے سورج غروب ہونے تک تمام دن حلال کھانے سے بھی باز رہا، جب افطار کرنے بیٹھا تو حرام رزق سے روزہ افطار کیا۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ پورا دن محنت کر کے ایک محل بنائے اور شام کو ایک شہر

---

(۱) ولوسال لعابه من فيه الى ذقنه من غيران ينقطع من داخل فمه ثم رده الى فيه وابتلعه لايفطره لانه لايتم الخروج بخلاف ماإذا انقطع كذا في الظهيرية في المقطعات.في ا لحجة رجل له علة يخرج الماء من فمه ثم يدخل ويذهب في الحلق لايفسد صومه كذا في التاتارخانيه . (عالمگيری ج:۱ ص:۲۰۳. رشيديه)

ايضا : ولواخرجه عن فمه الى ذقنه لم ينقطع عماكان دخل فمه ثم رده الى فمه وابتلعه لايفطره . (خلاصة الفتاوى ج:۱ ص:۲۵٤،كتاب الصوم .ط:رشيديه كوئٹه)

(۲) اذا أدخلت المرأة القطنة في قبلها ان انتهت الى الفرج الداخل وهورحمها انتقض صومها لانه تم الدخول .(المحيط البرهاني ج:۳ص:۳۵۰،ادارة القرآن)

(۳) مسئلة : في امرأة تضع معها دواء وقت المجامعة (الى قوله) وهل اذا بقي ذلك الدواء معهابعد الجماع ولم يخرج يجوزلها الصلوة والصوم بعد الغسل ام لا(الجواب) اما صومها وصلاتها فصحيحة وان كان ذلك الدواء في جوفها(ج:۱ ص:۶۰) بحواله فتاوى رحيميه ج:۷ص:۲۵۷ ط: دارالاشاعت)

منہدم کردے۔(۱)

(۲) جس طرح زہر بدن کے لئے مہلک ہے، اسی طرح حرام رزق بھی دین کے لئے مہلک ہے۔(۲)

(۳) حلال رزق کی مثال دوا کی ہے اور حرام رزق کی مثال زہر کی ہے۔(۳)

رمضان کا انتخاب

(۱) امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی امت پر روزہ فرض کرنے کے لئے رمضان المبارک کو کیوں منتخب کیا، اس کی اصل حکمت کیا ہے؟ وہ تو اللہ ہی جانتے ہیں، لیکن قرآن وسنت کے پیش نظر کہا جاسکتا ہے کہ اس مبارک مہینے کی بہت ساری ایسی خصوصیات ہیں جو صرف اسی مہینے کے ساتھ خاص ہیں، کسی دوسرے مہینے کو وہ خصوصیات حاصل نہیں۔

(۱) اس مہینے میں تمام آسمانی کتابیں اور صحائف کا نزول ہوا۔ خاص طور پر قرآن مجید کا نزول تو خود ہی قرآن نے ہمیں بتایا ہے۔

شهر رمضان الذی انزل فيه القرآن (البقرة)

---

(۱) عن انس قال قال رسول الله ﷺ ان لله عزوجل عتقاء فی کل لیلة من شهررمضان الارجل افطرعلی خمر. (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج:۳ص:۱۵۶)

(۲) عن جابرؓ قال قال رسول الله ﷺ لایدخل الجنة لحم نبت من السحت وکل لحم نبت من السحت کانت النار اولی به .رواه احمد والدارمی والبیهقی فی شعب الایمان (مشکوة شریف ج:۱ص:۲۴۲، باب الکسب وطلب الحلال، الفصل الثانی .کتاب البیوع ،قدیمی کتبخانه)

(۳) عن ابی هریرةؓ قال قال رسول ﷺ ان الله طیب لایقبل الاطیبا وان الله امرالمؤمنین بما امربه المرسلین فقال یاایها الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا وقال تعالی یاایها الذین آمنوا کلوا من طیبات مارزقنکم الخ .(مشکوة شریف ص:۲۴۱. کتاب البیوع باب الکسب وطلب الحلال قدیمی کتب خانه)

تفسیر مظہری میں ہے کہ رمضان المبارک کی پہلی تاریخ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر صحیفے نازل ہوئے جو تعداد میں دس تھے، سات سو سال بعد چھ رمضان کو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت کا نزول ہوا۔ پانچ سو سال بعد حضرت داؤد علیہ السلام پر ۱۳ رمضان کو زبور کا نزوال ہوا۔ زبور سے بارہ سو سال بعد ۱۸ رمضان کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل کا نزول ہوا۔ انجیل کے پورے چھ سو سال بعد ۲۴ رمضان کو لوح محفوظ سے دنیاوی آسمان پر پورے قرآن کریم کا نزول ہوا اور اسی ماہ کی اسی تاریخ کو خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ پر قرآن کریم کا نزول شروع ہوا۔ (تفسیر مظہری جلد۲ صفحہ۱۸۱ روح المعانی جلد۲ صفحہ۶۱)۔(۱)

(۲) دوسری خصوصیت یہ ہے کہ نوافل کا درجہ فرائض کے برابر اور ایک فرض کا درجہ ستر فرائض کے برابر اسی ماہ میں ہو جاتا ہے۔(۲)

(۳) تیسری خصوصیت یہ ہے کہ رمضان کے مہینے میں سرکش شیاطین زنجیروں

---

(۱) روی عن ابی ذرؓ عن النبی ﷺ قال انزل صحف ابراھیم فی ثلاث لیال مضین من رمضان ویروی فی اول لیلة من رمضان وانزلت توراة موسی فی ست لیال مضین من رمضان وانزل الانجیل فی ثلاث عشرة مضت من رمضان وانزل زبورداؤد فی ثمان عشرلیلة من رمضان وانزل القرآن علی محمد ﷺ فی الاربعة وعشرین لست بقین بعدھا.

واخرج احمد والطبرانی من حدیث واثلة بن الاسقع نزلت صحف ابراھیم اول لیلة من رمضان وانزلت التوراة لست مضین والانجیل لثلاث عشرة والقرآن لاربع وعشرین .
(تفسیرمظھری ج:۱ ص:۱۹۵ ،بلوچستان بکڈپو مسجد روڈ کوئٹہ)

وفی روح المعانی :

واخرج الامام احمد والطبرانی من حدیث واثلة بن الاسقع عن النبی ﷺ انه قال نزلت صحف ابراھیم اول لیلة من رمضان وانزلت التوراة لست مضین والانجیل لثلاث عشرة والقرآن لاربع وعشرین .(روح المعانی ج:۲ ص:۶۱ ادارة الطباعة المنیریة)

(۲) من تقرب فیه بخصلة من الخیر کان کمن ادی فریضة فیماسواہ ومن ادی فریضة فیه کان کمن ادی سبعین فریضة فیماسواہ .(الترغیب والترھیب ج:۲ ص:۲۱۷)

میں جکڑ دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر کے جنت کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے۔(۱)

(۴) چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ رمضان المبارک کے مہینے میں اللہ تعالیٰ نے پانچ چیزیں اس امت کو ایسی دی ہیں جو پہلے کسی بھی امت کو نہیں دیں، وہ پانچ چیزیں یہ ہیں:

(۱) روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۲) افطار کے وقت مچھلیاں ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتی ہیں۔

(۳) روزہ داروں کے لئے ہر روز جنت آراستہ کی جاتی ہے۔

(۴) رمضان میں سرکش شیاطین بند کر دیے جاتے ہیں تاکہ روزہ دار رمضان میں ان برائیوں تک نہ جاسکیں جہاں غیر رمضان میں جاتے ہیں۔

(۵) رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔(۲)

رمضان المبارک کے لئے مسنون دعا

نبی پاک ﷺ رجب کے مہینے سے یہ دعا کرتے تھے:

---

(۱) وعن ابی هریرة ان رسول الله ﷺ قال اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنة وغلقت ابواب النار وصفدت الشياطين .(الترغيب والترغيب ج:۲ ص: ۲۲۰ . مصر)

(۲) روی عن ابی هریرةؓ قال قال رسول الله ﷺ: اعطيت امتی خمس خصال فی رمضان لم تعطهن امة قبلهم.خلوف فم الصائم اطيب عند الله من ريح المسك.وتستغفرلهم الحيتان حتى يفطروا .ويزين الله عزوجل كل يوم جنته .ثم يقول يوشك عبادی الصالحون ان يلقوا عنهم المؤنة ويصيروا اليك وتصفد فيه مردة الشياطين فلايخلصوا فيه الى ماكانوا يخلصون اليه فی غيره ويغفرلهم فی آخرليلة .قيل يارسول الله .أهی ليلة القدر؟ قال:لا،و لكن العامل انمايوفی اجره اذا قضی عمله.رواه احمد والبزاروالبيهقی ورواه ابوالشيخ ابن حبان فی كتاب الثواب الاان عند :"وتستغفرقلهم الملائكة" بدل "الحيتان" . (الترغيب و الترهيب ج:۲ ص: ۲۱٤ . شركت مصطفی البابی الحلبی مصر)

اللهم بارك لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان

اے اللہ! رجب اور شعبان میں ہمیں برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان المبارک تک پہنچا۔(۱)

رمضان کا پہلا دن

امام جعفر صادقؒ فرماتے تھے کہ ہر رمضان المبارک کا جو پانچواں دن ہوتا ہے وہ آنے والے رمضان المبارک کا پہلا دن ہوتا ہے۔(عجائب المخلوقات) (۲)

رمضان کے مہینے میں روزہ فرض کرنے کی وجہ

رمضان المبارک کا مہینہ برکت والا مہینہ ہے، اس میں قرآن مجید نازل ہوا، بلکہ تمام آسمانی کتابیں نازل ہوئی ہیں، لہذا یہ مہینہ اللہ کی برکات نازل ہونے کا سبب ہے، اس لئے اس میں روزہ رکھنے سے روزے کا اصل مقصد جو ''لعلکم تتقون'' میں موجود ہے، کامل طور پر پایا جاتا ہے۔(۳)

رنگین دھاگہ منہ میں لے کر بٹنا

روزے کی حالت میں رنگین دھاگہ منہ میں لے کر بٹا، تھوک میں اس کا رنگ آ گیا

(۱) عن انسؓ قال :کان النبی ﷺ اذا دخل رجب قال اللهم بارك لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان .رواه البزاروالطبرانی فی الاوسط.(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج:۳ ص: ۱٤۰،دارالکتاب ،بیروت ،لبنان)

(۲) الاولی رأیت فی عجائب المخلوقات للقزوینیؒ عن جعفرالصادقؒ خامس رمضان الماضی اول رمضان الآتی وقد امتحنوا ذلك خمسین سنة فوجدوه صحیحا الخ (نزهة المجالس ص:۱۸۷ ،الجزء الاول ،کتاب الصوم)

(۳) احکام اسلام عقل کی نظرمیں ص:۱٤٥،(مولانااشرف علی تهانویؒ مکتبه کتب خانه جمیلی اقبال ٹاؤن لاهو.).

تو اس تھوک کو اگر وہ نگل گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا، قضا لازم ہے، کفارہ لازم نہیں۔(۱)

روزہ ترک کرنا

(۱) شرعی عذر کے بغیر روزہ ترک کرنا ناجائز، حرام اور سخت گناہ ہے۔(۲)

(۲) اگر کسی آدمی نے بلا عذر رمضان کے روزے نہ رکھے، بعد میں افسوس ہوا اور اس نے قضا روزے رکھ لئے تو فرض تو ادا ہو جائے گا لیکن رمضان میں روزہ رکھنے سے جتنا ثواب ملتا تھا وہ نہیں ملے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

من افطریو مامن رمضان من غیر رخصة ولا مرض لم یقض عنه صوم الدهر کله وان صامه. (مشکوٰة، الکبائر)(۳)

جس آدمی نے عذر اور بیماری کے بغیر رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دیا تو عمر بھر روزہ رکھنے سے بھی ایک روزے کی تلافی نہ ہوگی، اگرچہ قضا کے طور پر عمر بھر روزے بھی رکھ لے۔

روزہ توڑنا

(۱) اگر رمضان کا روزہ رکھ کر بلا عذر توڑ دیا تو قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔

---

(۱) لم یفطر......وکذا لوفتل الخیط ببزاقه مرارا وان بقی فیه عقدا البزاق الاان یکون مصبوغا وظهر لونه فی ریقه وابتلعه ذاکرا (درمختار ج:۲ص:۴۰۰)

(۲) قوله تعالی فمن شهد منکم الشهرفلیصمه.........فان الامة اجمعت علی فرضیة شهررمضان لایجحدها الاکافرالخ .(بدائع الصنائع ج:۲ص:۷۵ ط:ایچ ایم سعید)

(۳) عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ من افطریوما من رمضان الخ (مشکوة شریف الفصل الثانی ج:۱ص:۱۷۷،قدیمی کتب خانه ،شعب الایمان ج:۳ص:۳۱۸)

کفارہ یہ ہے کہ مسلسل ساٹھ روزے رکھے جائیں، درمیان میں ایک روزے کا بھی ناغہ نہ کیا جائے، اگر درمیان میں ایک روزہ چھوڑ دیا تو دوبارہ نئے سرے سے ساٹھ روزے رکھنا لازم ہوگا۔

اگر روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں تو ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلایا جائے۔(۱)

(۲) اور اگر رمضان کے علاوہ کوئی دوسرا روزہ توڑ دیا تو اس کی جگہ ایک روزہ قضا کرنا لازم ہوگا۔(۲)

(۳) اگر رمضان شریف میں کسی کا روزہ ٹوٹ گیا تو روزہ ٹوٹنے کے بعد بھی دن میں کچھ کھانا پینا اور جماع کرنا جائز نہیں، سارا دن روزے داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔(۳)

روزہ توڑنا کب جائز ہوتا ہے

(۱) روزہ دار اچانک ایسا بیمار ہوگیا کہ اگر روزہ نہ توڑے گا تو موت کا خطرہ ہے یا بیماری بڑھ جائے گی تو روزہ توڑ دینا بہتر ہے۔ مثلاً اچانک پیٹ میں شدید درد شروع ہوگیا، برداشت سے باہر ہوگیا، دوا لینا ضروری ہے یا سانپ اور بچھو وغیرہ نے کاٹ لیا

---

(۱) اذا اکل متعمدا مایتغذی به اویتداوی به یلزمه الکفارة .(عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۵. رشیدیه) کفارة الفطر وکفارة الظهار واحدة وهی عتق رقبة مؤمنة او کافرة فان لم یقدر علی العتق فعلیه صیام شهرین متتابعین وان لم یستطع فعلیه اطعام ستین مسکینا فکل مسکین صاعا من تمر الخ .(عالمگیری ج:۱ ص:۲۱۵. ط:رشیدیه)

(۲) ولا کفارة بافساد صوم غیر رمضان کذا فی الکنز .(عالمگیری ج:۱ ص:۲۱۵ .رشیدیه)

(۳) وکذا من وجب علیه الصوم فی اول النهار لوجود سبب الوجوب والاهلیة ثم تعذر علیه المضی فیه بان افطر متعمدا او اصبح یوم الشك مفطرا ثم تبین انه من رمضان اوتسحر علی ظن ان الفجر لم یطلع ثم تبین انه طالع فانه یجب علیه الامساك فی بقیة الیوم تشبها بالصائمین. کذا فی البدائع فی فصل حکم الصوم المؤقت الخ .(عالمگیری ج:۱ ص:۲۱۴)

تو ایسی صورت میں دوا پی لینا اور روزہ توڑ دینا درست ہے۔(۱)

(۲) اگر کسی روزہ دار کو سخت پیاس لگی اگر پانی نہیں پیئے گا ہلاکت کا ڈر ہے تو ہلاکت سے بچنے کے لئے پانی پی کر روزہ توڑ دینا جائز ہے۔ قضا لازم ہوگی، کفارہ نہیں۔(۲)

(۳) حاملہ عورت کو کوئی ایسی بات پیش آ گئی کہ اس سے اپنی جان یا بچے کی جان کا ڈر ہے تو روزہ توڑنا نہ صرف جائز ہے بلکہ بہتر ہے۔(۳)

(۴) کھانا وغیرہ پکانے کی وجہ سے بے حد پیاس لگی اور اتنا زیادہ بے تاب ہو گیا کہ جان کا خوف ہے تو روزہ توڑ دینا جائز ہے، لیکن اگر روزہ دار نے خود قصداً اتنا کام کیا جس سے ایسی حالت ہوگئی تو گناہگار ہوگا۔(۴)

---

(۱) قوله لمن خاف زيادة المرض الفطر. لقوله تعالى فمن كان منكم مريضا اوعلى سفر فعدة من ايام اخر. فانه اباح الفطر لكل مريض لكن القطع بان شرعية الفطر فيه انما هو لدفع الحرج وتحقق الحرج منوط بزيادة المرض اوابطاء البرء اوافساد عضو. (البحرالرائق ج:۲ ص:۲۸۱. سعيد كمپنى)

(۲) الباب الخامس في الاعذارالتي تبيح الافطار.........ومنها العطش والجوع كذلك اذا خيف منهما الهلاك اونقصان العقل . • عالمگيرى ج:۱ ص:۲۰۷، وفتاوى تاتارخانيه ج:۲ ص:۳۸٤. ادارة القرآن والعلوم الاسلاميه)

(۳) قوله (وللحامل والمرضع اذا خافتا على الولد اوالنفس)اى لهما الفطر دفعا للحرج ولقوله ﷺ ان الله وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلوة وعن الحامل والمرضع الصوم. • البحرالرائق ج:۲ ص:۲۸۵ ،وفتاوى تاتارخانيه ج:۲ ص:۳۸٤. ادارة القرآن)

(٤) لايجوزان يعمل عملا يصل به الى الضعف فيخبز نصف النهار ويستريح الباقى فان قال لايكفينى كذب بأقصر ايام الشتاء فان اجهد الحر نفسه بالعمل حتى مرض فأفطر ففى كفارته قولان. (الدرالمختار ج:۲ ص:٤٢٠)

قال الشرنبلالى صورته :صائم اتعب نفسه فى عمل حتى اجهده العطش فافطر لزمته الكفارة ، وقيل لا، وبه افتى البقالى. (فتاوى شامى ج:۲ ص:٤٢٠)

روزہ دار کی فضیلت

رمضان المبارک کے مہینے کی برکات اتنی زیادہ ہیں کہ جب کوئی آدمی روزہ رکھتا ہے تو اس روزہ دار کی بخشش اور مغفرت کے لئے ہواؤں میں پرندے، بلوں میں چیونٹیاں اور پانی میں مچھلیاں دعائیں کیا کرتی ہیں اور جب روزہ دار آدمی دعائیں کرتا ہے تو اللہ کے فرشتے اس کی دعاؤں پر لبیک اور آمین کہا کرتے ہیں۔(۱)

روزہ ڈھال ہے

روزہ تین چیزوں سے ڈھال ہے۔

(۱) نفس اور شیطان کے مکروفریب سے ڈھال ہے۔لہذا جو شخص خواہشات نفسانیہ سے تنگ ہے اور وساوس شیطانیہ میں ہر وقت گرفتار رہتا ہے، روزہ اس کے لئے تیر بہدف علاج ہے، اس سے جوانی کا نشہ اتر جائے گا اور وساوس سے نجات مل جائے گی۔(۲)

(۲) دنیاوی پریشانی اور مصائب سے ڈھال ہے۔لہذا جو آدمی کثرت سے روزہ رکھے گا وہ دنیا کے مصائب اور پریشانیوں سے محفوظ رہے گا۔(۳)

(۳) قیامت کے دن دوزخ کے عذاب سے ڈھال ہوگا اور پل صراط سے گذرنا آسان ہوگا۔(۴)

---

(۱) خطبات فقیر ج:۱ص: ۱۲۰ مامن عبد اصبح صائما الافتحت له ابواب السماء و سبحت اعضاء ہ ، واستغفرله اهل السماء الدنيا الى ان توارى بالحجاب........الخ (کنزالعمال ج:۸ص:۴۵۵ رقم : ۲۳۶۳۰،الترغيب والترهيب ج:۲ص:۲۱۴، ۲۱۵،۲۲۳)

(۲،۳،۴) الجنة الترس يحتمل ان يراد به الصوم بدفع الرجل عن المعاصى لانه يكسر النفس كما يدفع الجنة السهام وان يراد ان الصوم يدفع النارعن الصائم كالجنة .(شرح الطيبى على مشكوه المصابيح ج:۴ص:۱۳۹)

روزہ رکھنے سے بیمار ہو جانا

ایسا آدمی جو روزہ رکھنے سے ایسا بیمار ہو جاتا ہے کہ قریب المرگ ہو جاتا ہے اور روزہ رکھنے پر قادر نہیں ہوتا اور ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہے تو وہ شخص روزہ نہ رکھے بلکہ روزے کے بدلے میں فدیہ دے، ہاں اگر فدیہ دینے کے بعد تندرست ہو گیا، روزہ رکھنے کے قابل ہو گیا تو اس صورت میں فدیہ باطل ہو جائے گا اور فوت شدہ روزوں کی قضا کرنا لازم ہوگا۔(۱)

روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو

اگر کسی کو رمضان کے روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو صبح و شام پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے۔(۲)

روزے سے بچنے کے لئے سفر کرنا

اگر واقعی مسافر ہے تو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہوگی، لیکن روزے سے بچنے کے لئے حیلہ کرنا مذموم اور بری بات ہے۔(۳)

روزہ فرض ہے

(۱) رمضان المبارک کے روزے فرض عین ہیں، ان کی فرضیت کتاب اللہ،

(۱) والصحیح الذی یخشی ان یمرض بالصوم فهو کالمریض .(البحرالرائق ج:۲ ص:۲۸۱) وفی الهندية الذی لایقدر علی الصیام یفطرویطعم لکل یوم مسکینا کما یطعم فی الکفارة ....ولوقدر علی الصیام بعد مافدی بطل حکم الفداء الذی فداه حتی یجب علیه الصوم .(عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۷. ط: رشیدیه)

(۲) وللشیخ الفانی العاجزعن الصوم الفطرویفدی وجوبا ، فی رد قوله العاجزعن الصوم ای عجزا مستمرا .(شامی ج:۲ ص:۴۲۷)

(۳) والسفرالذی یبیح الفطرهومایبیح القصر .(تاتارخانیه ج:۲ ص:۳۸۳.ادارة القرآن)

سنت اور اجماع امت سے ثابت ہے۔(۱)

(۲) رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور فرضیت کو ماننے کے باوجود روزہ نہ رکھنے والا فاسق اور کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے۔(۲)

روزہ نہ رکھنے والے پر بھی صدقۂ فطر واجب ہے

(۱) اگر کسی مالدار آدمی نے کسی وجہ سے رمضان کے روزے نہیں رکھے تو اس کا صدقۂ فطر معاف نہیں ہوگا بلکہ صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہوگا، ادا نہ کرنے کی صورت میں گناہگار ہوگا۔(۳)

(۲) جس نے روزے رکھے، اس پر صدقۂ فطر واجب ہے اور جس نے روزے نہیں رکھے اس پر بھی صدقۂ فطر واجب ہے، دونوں میں کچھ فرق نہیں۔(۴)

---

(۱) والدليل على فرضية صوم شهررمضان الكتاب والسنة والاجماع والمعقول الخ .(بدائع الصنائع ج:۲ ص:۷۵ ط: ايچ ايم سعيد)

(۲) واماالاجماع فان الامة اجتمعت على فرضية شهررمضان لايجحدها الاكافر.(بدائع الصنائع ج:۲ ص:۷۵ ايچ ايم سعيد)

ايضا : اعلم ان الفرض ماثبت بدليل قطعي لاشبهة فيه كالايمان والاركان الاربعة .... حتى يكفرجاحده ويفسق تاركه بلاعذر.(شامي ج:٦ ص:۳۱۳. ايچ ايم سعيد)

(۳،٤) عن نفسه متعلق بيجب وان لم يصم لعذر– تحته في رد المختارقوله وان لم يصم لعذر الظاهرانه قيد به بناء على ماهوحال المسلم من عدم تركه الصوم الابعذركما تقدم نظيره في باب قضاء الفوائت حيث لم يقل المتروكات ظنا بالمسلم خيرا فحينئذ تجب الفطرة وان افطرعامدا لوجود السبب وهوالرأس الذى يمونه ويلي عليه ولولم يصم كالطفل الصغيرو العبدالكافر.ثم رأيت في البدائع مايشعربذلك حيث قال :وكذا وجودالصوم فى شهر رمضان ليس بشرط لوجوب الفطرة حتى ان من افطرلكبراومرض أوسفريلزمه صدقة الفطر لان الامربادائها مطلق عن هذا الشرط .(ردالمحتارج:۲ ص:۳٦۱. ايچ ايم سعيد)
ومن سقط عنه صوم رمضان لكبراومرض فصدقة الفطرلازمة له الخ (الجوهرالنيرة ج:۱ ص:۱٦۳)

(۳) اگر رمضان کا روزہ نہیں رکھا تو فوت شدہ روزہ رکھنا ضروری ہے، وہ معاف نہیں ہوتا، نہ رکھنے کی صورت میں آخرت میں سخت عذاب ہوگا جو برداشت کرنا ممکن نہیں ہوگا۔(۱)

روزہ فاسد نہیں ہوتا

درج ذیل چیزیں روزے کے لئے مفسد اور مضر نہیں:

(۱) مسواک کرنا۔(۲)

(۲) سر یا مونچھوں پر تیل لگانا۔(۳)

(۳) آنکھوں میں دوا یا سرمہ ڈالنا۔(۴)

(۴) خوشبو سونگھنا۔(۵)

(۵) گرمی یا پیاس کی وجہ سے غسل کرنا۔(۶)

(۶) کسی قسم کا بھی انجکشن یا ٹیکہ لگوانا۔(۷)

(۷) بھول کر کھانا پینا۔(۸)

(۸) حلق میں بلا اختیار دھواں، گرد وغبار یا مکھی وغیرہ کا چلا جانا۔(۹)

---

(۱) من کان منکم مریضا اوعلی سفرفعدة من ایام أخر.(سورة البقرة آیت: ۱۸٤)

(۲) لایکره دهن شارب ولاکحل ....ولاسواك .(شامی ج:۲ص:٤۱۹.سعید)

(۳، ٤) اوادهن اواکتحل اواحتجم .(شامی ج:۲ص:٤۱۹. ط:سعید)

(۵) لایکره للصائم شم رائحة المسك والورد ونحوه . ، ردالمحتار ج:۲ص:٤۱۷.ط: سعید)

(٦) والمفطر انماهوالداخل من المنافذ للاتفاق علی ان من اغتسل فی ماء فوجد برده فی باطنه انه لایفطر.(ردالمحتار ج:۲ص:۳۹٦). ط:سعید)

(۷) لانه اثرداخل من المسام الذی هوخلل البدن والمضر انماهوالداخل من النافذ. (ردالمحتار ج:۲ص:۳۹۵. ط:سعید)

(۸) اذااکل الصائم اوشرب اوجامع ناسیالم یفطر(تنویر الابصارشامی ج:۲ص:۳۹٤ ایچ ایم سعید)

(۹) اودخل حلقه غباراوذباب اودخان لم یفطر (تنویر الابصارشامی ج:۲ص:۳۹۵ ایچ ایم سعید)

(۹) کان میں پانی کا چلا جانا۔(۱)

(۱۰) خود بخود قے آ جانا۔(۲)

(۱۱) نیند میں احتلام ہو جانا۔(۳)

(۱۲) دانتوں سے خون نکلنا بشرطیکہ حلق میں نہ جائے۔(۴)

(۱۳) رات کو ہمبستری کی اور صبح صادق سے پہلے غسل نہ کر سکا اس کے بعد غسل کیا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔(۵)

روزہ مقرر ہونے کی وجوہات

(۱) سوچنے کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو سزا تو نہیں دینا چاہتے، یا اللہ اس بات پر خوش تو نہیں ہوتے کہ اللہ کے بندے بھوکے پیاسے رہیں بندوں کو بھوکا رکھ کر اسے کوئی فائدہ تو نہیں ہوتا، کیونکہ ارشاد فرمایا گیا کہ تم روزے رکھو؟ معلوم ہوتا ہے کہ اس میں روزہ داروں کا یقیناً اپنا ہی فائدہ ہے، بتلایا گیا کہ روزے اس لئے فرض کئے گئے کہ ایماندار پرہیزگار بن جائیں۔

(۲) بھوکا پیاسا رہنے سے انسان کو رزق کی قدر معلوم ہو، اور اس کے اندر پرہیزگاری پیدا ہو۔

(۱) اودخل الماء فی اذنه وان کان بفعله (شامی ج:۲ ص:۳۹۶ ایچ ایم سعید کمپنی)

(۲) ولوذرعه القیئ لم یفطره سواء کان اقل من ملء الفم اوکان ملء الفم لقول النبی ﷺ ثلاث لایفطرن الصائم القیئ والحجامة والاحتلام. (بدائع الصنائع ج:۲ ص:۹۲ ایچ ایم سعید)

(۳) ولواحتلم فی نهار رمضان فأنزل لم یفطره. لقول النبی ﷺ ثلاث لایفطرن الصائم القیئ والحجامة والاحتلام ولانه لاصنع له فیه فیکون کالناسی. (بدائع الصنائع ج:۲ ص:۹۱ ایچ ایم سعید)

(٤) اوخرج الدم من بین اسنانه ودخل حلقه یعنی ولم یصل الی جوفه.........لم یفطر. (شامی ج:۲ ص:٣٩٤ تا ٤٠٠. ط: ایچ ایم سعید)

(٥) لواصبح جنبا فی رمضان فصومه تام عند عامة الصحابة مثل علی وابن مسعود وزید بن ثابت. الخ (بدائع الصنائع ج:۲ ص:۹۲ ایچ ایم سعید)

(۳) نعمتوں کی قدر معلوم ہو۔

(۴) فطرت کا تقاضا یہ ہے کہ عقل کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نفس پر غلبہ اور تسلط حاصل ہو مگر بعض اوقات بشری تقاضے کی بنا پر نفس عقل پر غالب آ جاتا ہے لہذا نفس کا تزکیہ، تہذیب اور صفائی ستھرائی کے لئے اسلام نے روزے کو لازم قرار دیا تا کہ روزے کی وجہ سے انسان کی عقل کو نفس پر مکمل طور پر تسلط اور غلبہ حاصل ہو۔

(۵) روزے سے خشیت، تقویٰ اور پرہیز گاری کی صفت پیدا ہو جاتی ہے۔

(٦) روزے رکھنے سے اپنی عاجزی، انکساری اور اللہ تعالیٰ کے جلال اور قدرت پر نظر پڑتی ہے۔

(۷) روزے سے چشم بصیرت کھلتی ہے۔

(۸) آخرت کی فکر ترقی کرتی ہے۔

(۹) درندگی، حیوانیت اور بہیمیت سے دوری ہوتی ہے۔ کیونکہ کھانے پینے سے حیوانیت میں ترقی ہوتی ہے۔

(۱۰) فرشتوں سے قرب اور مشابہت حاصل ہوتی ہے، وہ بھی کھاتے پیتے نہیں اور روزہ دار بھی۔

(۱۱) اللہ تعالیٰ کی شکر گذاری کا موقع ملتا ہے۔

(۱۲) دل میں انسانی ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ جس آدمی نے بھوک اور پیاس کو کبھی محسوس نہ کیا ہو، وہ بھوکوں اور پیاسوں کے حال سے کیسے واقف ہو سکتا ہے اور اللہ کی نعمتوں کا شکریہ کامل طور پر کیسے ادا کر سکتا ہے، اگر چہ زبان سے شکریہ ادا کر لیتا ہے مگر جب تک اس کے معدہ میں بھوک اور پیاس کا اثر اور اس کی رگوں اور

پٹھوں میں ضعف وناتوانی کا احساس نہ ہو وہ اللہ کی نعمتوں کا کما حقہ شکریہ ادا نہیں کر سکتا، کیونکہ جب کسی کی کوئی محبوب اور پسندیدہ چیز کچھ وقت کے لئے گم ہو جائے تو اس کے فراق اور جدائی سے اس کے دل میں اس کی قدر معلوم ہوتی ہے۔

(۱۳) روزہ انسان کے لئے ایک روحانی غذا ہے جو آئندہ جہان میں اس کو ایک غذا کا کام دے گی، جن لوگوں نے اس غذا کو ساتھ نہیں لیا وہ اس جہان میں بھوکے اور پیاسے ہوں گے، اور ان پر اس جہان میں روحانی افلاس ظاہر ہوگا۔ کیونکہ انہوں نے اپنی غذا کو ساتھ نہیں لیا۔

(۱۴) روزہ اللہ کی محبت کا ایک عظیم نشان ہے، جیسا کہ کوئی شخص کسی کی محبت میں سرشار ہو کر کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے، اور بیوی سے تعلقات بھی بھول جاتا ہے اسی طرح روزہ دار اللہ کی محبت میں سرشار ہو کر کھانا پینا اور بیوی سے تعلقات کو چھوڑ دیتا ہے، یہی وجہ ہے کہ روزہ اللہ کے علاوہ کسی اور کے لئے رکھنا جائز نہیں۔(۱)

روزہ مکروہ ہو جاتا ہے

درج ذیل امور سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔

(۱) جھوٹ بولنا، جھوٹی شہادت دینا، غیبت کرنا، چغلخوری کرنا، دھوکہ دہی کرنا، لڑائی جھگڑا کرنا، جھوٹی قسم کھانا، فحش حرکات کرنا، فحش گوئی کرنا، ظلم کرنا، کسی سے عداوت، دشمنی رکھنا، اجنبی عورتوں سے ملنا جلنا، دیکھنا، سینما بینی، ٹی وی، وی سی آر دیکھنا، روزہ دار کو ان چیزوں سے اور ہر قسم کی بری چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیے ان چیزوں سے روزہ فاسد تو نہیں ہوتا البتہ مکروہ ہو جاتا ہے اور ثواب میں کمی آجاتی

(۱) ''احکام اسلام عقل کی نظر میں''، ص:۱۴۳ تا ۱۴۵، (حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ، کتب خانہ جمیلی اقبال ٹاؤن لاہور)

ہے۔(۱)

(۲) روزے کی حالت میں کسی چیز کو بلا عذر چکھنا اور چبانا مکروہ ہے۔(۲)

(۳) روزے کی حالت میں بیوی کو شہوت کے ساتھ چھونا اور بوسہ لینا، پیار کرنا چمٹنا، لپٹنا، ہاتھ پھیرنا، بار بار دیکھنا مکروہ ہے اور اگر شہوت کے ساتھ نہ ہو تو مکروہ نہیں اور اگر ان چیزوں سے انزال ہونے کا اندیشہ یا گمان ہو تو ایسا کرنا حرام ہے۔(۳)

(۴) اپنے منہ میں جمع شدہ لعاب کو نگل جانا مکروہ ہے۔(۴)

(۵) جماع کے محرکات مثلاً بوسہ لینا اور شہوت انگیز خیالات میں پڑنا اور ایسی اشیاء یا مناظر کو دیکھنا مکروہ ہے۔(۵)

---

(۱) عن ابی ہریرةؓ قال قال رسول الله ﷺ: من لم يدع قول الزوروالجهل والعمل به فلاحاجة لله فى ان يدع طعامه وشرابه .(ابن ماجه ص: ۱۲۱). قديمى كتب خانه)
اختلف العلماء فى ان الغيبة والنميمة والكذب هل يفطرالصائم ؟ فذهب الجمهورمن الآئمة الى انه لايفسد بذلك ،وانما التنزه عن ذلك من تمام الصوم.(معارف السنن ج:٥ ص:٣٦٦ فتاوى شامى ج:٢ص: ٤١٢ .ط:ايچ ايم سعيد)

(٢) وكره ذوق شيئ ومضغه بالعذر كذا فى الكنز(عالمگيرى ج: ١ص: ١٩٩ط: رشيديه)

(٣) كتاب الفقه ج: ١ص: ٩٢٧، وفى الدر:وكره قبلة ومس ومعانقة ومباشرة فاحشة ان لم يأمن المفسد وان امن لابأس .(فتاوى شامى ج:٢ص:٢١٧) عن ابى هريرةؓ انه عليه الصلوة والسلام ساله رجل عن المباشرة للصائم ،فرخص له واتاه آخرفنهاه ،" فاذا الذى رخص له شيخ ،والذى نهاه شاب .(فتاوى شامى ج: ٢ص:٤١٧ .سعيد)
وفى العالمكيرية : واذا نظرالى امرأة بشهوة فى وجهها أوفرجها كررالنظراولا،لايفطراذا انزل ج: ١ص: ٢٠٤ .ط:رشيديه)

(٤) ويكره للصائم ان يجمع ريقه فى فمه ثم يبتلعه كذا فى الظهيرية .(عالمگيرى ج: ١ص: ١٩٩. ط:رشيديه)

(٥) اعلم ان كمان الصوم انماهوتنزيهه عن الأفعال والاقوال الشهوية والسبعية والشيطانية؛ فانها تذكرالنفس الأخلاق الخسيسة، وتهيجها لهيئات فاسدة ، والأحترازعمايفضى الى الفطرويدعواليه .(حجة الله البالغة ج: ٢ص: ١٤١، قديمى كتبخانه)

(۶) بلا عذر صبح صادق تک ناپاکی کی حالت میں رہنا بہتر نہیں ہے۔(۱)

(۷) روزے کی حالت میں اتنا خون دینا کہ کمزوری آجائے مکروہ ہے۔(۲)

(۸) روزے کی حالت میں گالی دینے سے روزہ مکروہ ہوجاتا ہے اگرچہ فاسد نہیں ہوتا۔(۳)

(۹) روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ اور منجن وغیرہ سے دانت صاف کرنا مکروہ ہے اگر دوائی حلق سے نیچے اترے گی تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔(۴)

(۱۰) استنجے کے وقت پاخانہ کی جگہ کو اتنا زیادہ مبالغہ سے صاف کرنا کہ اندر پانی جانے کا شک ہو مکروہ ہے۔(۵)

(۱۱) ناک میں پانی ڈالنے میں یا کلی کرنے میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے۔(۶)

---

(۱) عن علی عن النبی ﷺ قال :لاتدخل الملائکة بیتافیه صورة ولاکلب ولاجنب . (ابو داود، کتاب الطهارة، باب فی الجنب یؤخر الغسل . مکتبه حقانی)

(۲) ولابأس بالحجامة ان امن علی نفسه الضعف امااذا خاف فانه یکره وینبغی له ان یؤخرالی وقت الغروب وذکرشیخ الاسلام شرط الکراهة ضعف یحتاج فیه الی الفطرو الفصد نظیرالحجامة هکذا فی المحیط .(عالمگیری ج:۱ ص: ۲۰۰. رشیدیه)

(۳) قال الطیبی الزورالکذب........ای من لم یترك القول الباطل من........السب و الشتم واللعن وامثالها ممایجب علی الانسان اجتنابها ویحرم علیه ارتکابها (مرقاة ج: ٤ ص: ۲۵۹)

(٤) وکره مضغ علك ابیض ممضوغ ملتئم والافیفطر.قوله ابیض الخ قیده بذلك لان الاسود وغیرالممضوغ وغیرالملتئم یصل منه شیئ الی الجوف واطلق محمد المسألة و حملهاالکمال تبعا للمتاخرین علی ذلك قال للقطع بأنه معلل بعدم الوصول فان کان ممایصل عادة حکم بالفساد لانه کالمتیقن .(شامی ج:۲ص:٤١٦، وفتاوی دارالعلوم دیوبند ج:٦ص: ۲۵٦، مکتبه دارالاشاعت ، فتاوی هندیه ۱۹۹/۱رشیدیه)

(٥) وتکره له المبالغة فی الاستنجاء کذا فی السراج .(عالمگیری ج:۱ ص: ۱۹۹ .رشیدیه)

(٦) وکذا فی المبالغة فی المضمضة والاستنشاق قال شمس الأئمة الحلوانی و تفسیر ذلك ان یکثر امساك الماء فی فمه ویملأ لاان یغرغرکذا فی المحیط (عالمگیری ج:۱ ص:۱۹۹ . ط: رشیدیه)

روزوں کے مقاصد

(۱) روزے کا اصل مقصد اللہ اور رسول ﷺ کا حکم ماننا ہے جو ہر حال میں ضروری ہے۔

(۲) ہمارے اندر پرہیزگاری پیدا کرنے کے لئے روزے فرض کئے گئے، جیسے ماں بعض اوقات اپنے بچے کو کوئی چیز کھانے نہیں دیتی، اس لئے کہ اس میں بچے کا فائدہ ہوتا ہے۔

مثلاً بچے کا جی چاہا کہ میں برف کا گولا کھاؤں، ماں نہیں دیتی، اس ماں کو بچے کے ساتھ کوئی دشمنی تو نہیں ہوتی، ماں بچے کو محروم نہیں رکھنا چاہتی ماں بچے کو رلانا پسند نہیں کرتی، اس میں بچے کا اپنا فائدہ ہوتا ہے بالکل اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ایمانداروں کو حکم دیا ہے کہ روزے رکھیں اس میں روزہ دار ہی کا فائدہ ہے۔

(۳) ڈاکٹروں کی تحقیق یہ ہے کہ ایک مہینے کے روزے رکھنے سے بہت سی بیماریاں جسم سے خود بخود دور ہو جاتی ہیں۔

آج کل یورپ وغیرہ میں کینسر جیسی موذی بیماریوں کے علاج کے لئے ڈاکٹروں نے روزوں (فاقوں) کے ہسپتال کھولے ہیں۔

روزہ مؤخر کیا جا سکتا ہے

اگر حکیم یا ڈاکٹر نے کسی ٹی بی یا تپ دق کے مریض کو دن میں متعدد دفعہ دوائی استعمال کرنے کا مشورہ دیا اور دوا استعمال نہ کرنے کی صورت میں ہلاکت یا مرض کے

زیادہ بڑھ جانے کا کہا تو صحت یابی تک روزے کو مؤخر کر سکتا ہے تندرست ہونے کے بعد قضا کرے، اگر صحت کی امید ختم ہو چکی ہے تو مرنے سے پہلے فدیہ ادا کرنے کی وصیت کر کے جائے۔(۱)

رومال

روزے میں قصداً رومال بھگو کر اس لئے سر پر اوڑھنا تا کہ روزے میں تخفیف ہو مکروہ نہیں ہے۔(۲)

ریت

اگر کسی وجہ سے روزہ دار کے منہ میں ریت چلی گئی اور اس نے ریت کو تھوک دیا بعد میں تھوک نگل گیا، پھر اس کے بعد دانتوں میں ریت کی موجودگی کا احساس ہوا تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) اومریض خاف الزیادة لمرضه وصحیح خاف المرض وخادمة خافت الضعف بغلبة الظن بأمارة اوتجربة اوباخبار طبیب حاذق مسلم مستور.......وقضوا لزوما.(شامی ج:۲ ص:۴۲۲)

(۲) وكذا لاتكره حجامة وتلفف بثوب مبتل ومضمضة اواستنشاق اواغتسال للتبرد عند الثاني وبه يفتي شرنبلالية عن البرهان .قوله وبه يفتي لان النبي ﷺ صب على رأسه الماء و هوصائم من العطش اومن الحر .رواه ابوداؤد وكان ابن عمرؓ يبل الثوب ويلفه عليه وهوصائم ولان هذة الاشياء فيها عون على العبادة: ورفع الضجرالطبعي .(شامی ج:۲ص:۴۱۹، و فتاوی دارالعلوم ج:٦ص:۲۵۷. دارالاشاعت)

(۳) اوبقي بلل في فيه بعد المضمضة وابتلعه مع الريق ....اوابتلع مابين اسنانه وهو دون الحمصة لانه تبع لريقه تحته في "رد" عبارة البحرلانه قليل لايمكن الاحترازعنه فجعل بمنزلة الريق .(شامی ج:۲ص:۳۹٦. ط:سعید)

ایضا : (فتاوی دارالعلوم دیوبند ج:٦ص:۲۵۹ دارالاشاعت)

(ز)

زبردستی

(۱) اگر مارنے یا نقصان پہنچانے کی دھمکی دے کر کسی عورت سے خاوند نے زبردستی جماع کیا، یا عورت نے خاوند پر جبر کیا تو روزہ دونوں کا فاسد ہوجائے گا البتہ جس پر جبر کیا گیا اس پر صرف قضا ہے کفارہ نہیں، اور جس نے جبر کیا اس پر کفارہ بھی لازم ہے۔(۱)

(۲) اگر کسی کو مارنے اور نقصان پہنچانے کی دھمکی دے کر زبردستی کھلایا پلایا گیا تو روزہ فاسد ہوگیا صرف قضا ضروری ہے کفارہ نہیں۔(۲)

زخم

(۱) اگر زخم سر یا پیٹ میں بہت گہرا اندر تک پہنچا ہوا ہو تو اس میں تر دوا ڈالنے سے روزہ فاسد ہوجائے گا۔

اور اگر خشک دوا ڈالی گئی تو اس میں تفصیل ہے اگر اندر تک پہنچنا یقینی ہے تو روزہ

---

(۱) واعلم ان اباحنیفة كان یقول اولافی المكره علی الجماع علیه القضاء والكفارة لانه لایكون الابانتشارالألة وذلك امارة الاختیارثم رجع وقال لاكفارة علیه وهوقولهما لان فساد الصوم یتحقق بالایلاج وهومكره فیه مع انه لیس كل من انتشر آلته یجامع مثل الصغیر والنائم .(شامی ج:۲ ص:۴۰۱ .ط: ایچ ایم سعید)

ایضا : من جامع عمدا فی احد السبیلین فعلیه القضاء والكفارة ولایشترط الانزال فی المحلین كذا فی الهدایة وعلی المرأة مثل ماعلی الرجل ان كانت مطاوعة وان كانت مكرهة فعلیها القضاء دون الكفارة .(عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۵، ط: رشیدیه كوئٹه)

(۲) لواكل مكرها اومخطئا علیه القضاء دون الكفارة كذا فی فتاوی قاضیخان .(عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۲ .ط: رشیدیه)

فاسد ہوگا ورنہ نہیں۔(۱)

(۲) سر اور پیٹ کے علاوہ باقی جسم کے زخموں پر دوا ڈالنا مفسد نہیں۔(۲)

(۳) زخم سے زیادہ مقدار میں پیپ یا خون نکلنے یا خون نکالنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، البتہ روزہ دار سے زیادہ خون نکالنا مکروہ ہوگا تاکہ کمزوری نہ آ جائے۔(۳)

زچہ کا کمزور ہونا

اگر بچے کی ولادت کے بعد ماں کمزور ہوگئی، روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں اور موت تک کمزور رہی اور فدیہ دے دیا تو فدیہ کافی ہوگا۔

اور اگر فدیہ دینے کے بعد صحت ہوگئی کمزوری دور ہوگئی اور روزہ رکھنے کی قدرت حاصل ہوگئی تو فدیہ کافی نہیں ہوگا اور فوت شدہ روزوں کی قضا لازم ہوگی۔(۴)

---

(۱) اوداوی جائفة اوامة فوصل الدواء حقيقة الى جوفه ودماغه ، قوله فوصل الدواء حقيقة اشارالى ان ماوقع فى ظاهرالرواية من تقييد الافساد بالدواء الرطب مبنى على العادةمن انه يصل والافالمعتبرحقيقة الوصول حتى لوعلم وصول اليابس افسد اوعدم وصول الطرى لم يفسد وانماالخلاف اذا لم يعلم يقينا فأفسد بالطرى حكما بالوصول نظرا الى العادة ونفياه كذا افاده فى الفتح .(شامى ج:۲ ص:٤٠٢ . ط:ايچ ايم سعيد)

(۲) ومايدخل من مسام البدن من الدهن لايفطرهكذا فى شرح المجمع .(عالمگيرى ج:۱ ص:۲۰۳). ط:رشيديه)

(۳) لقوله عليه السلام الفطرمما دخل وليس مماخرج رواه ابويعلى فى مسنده (البحرالرائق ج:۲ ص:۲۷۸)

ايضا: قوله اوادهن أواحتجم اواكتحل اوقبل....اى لايفطروهومكروه لصائم اذا كان يضعفه عن الصوم اما اذا كان لايخافه فلابأس كذا فى غاية البيان .(البحرالرائق ج:۲ ص:۲۷۳ ط: ايچ ايم سعيد كمپنى)

(٤) ومثله مافى القهستانى عن الكرمانى المريض اذا تحقق اليأس من الصحة فعليه الفدية لكل يوم المرض.وفى الدرالمختارومتى قدر قضى لان استمرارالعجزشرط الخلفية. (شامى ج:۲ ص:٤٢٧ . ط: ايچ ايم سعيد)

زکوٰۃ اور صدقۂ فطر کے نصاب میں فرق

جس آدمی پر زکوٰۃ فرض ہے اس پر صدقۂ فطر بھی ادا کرنا واجب ہے، فرق یہ ہے کہ زکوٰۃ کے نصاب میں سونا، چاندی یا مال تجارت ہونا ضروری ہے، صدقۂ فطر میں یہ ضروری نہیں بلکہ ان تین چیزوں کے علاوہ کوئی اور چیز ہے اور اس کی قیمت کم سے کم ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہے تو اس پر صدقۂ فطر واجب ہے۔

ہاں یہ بات دونوں نصابوں میں شرط ہے کہ اپنی روزمرہ کی ضرورتوں سے زائد اور قرضے سے بچا ہوا فاضل ہو۔(۱)

زکوٰۃ کے پیسے سے افطار کا انتظام کرنا

اگر افطار کرنے والے لوگ غریب اور مستحق زکوٰۃ ہیں، اور افطاری کی چیزیں الگ الگ تھیلی میں بھر کر یا افطار کرنے والوں کے ہاتھ میں بطور ملکیت دیتے ہیں تو اس صورت میں زکوٰۃ کی رقم سے افطاری کا انتظام کرنا صحیح ہوگا ورنہ نہیں اور اگر افطار کرنے والے مستحق زکوٰۃ نہیں تو زکوٰۃ کی رقم سے افطاری کا انتظام کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

زیرناف

(۱) روزے کے دوران مرد اور عورت کے لئے موئے زیرناف صاف کرنا جائز

---

(۱) تجب ....علی کل حرمسلم ولو صغیرا مجنونا حتی لو لم یخرجها ولیهما وجب الاداء بعد البلوغ (ذی نصاب فاضل عن حاجته الاصلیة) کدینه وحوائج عیاله وان لم ینم کمامر (شامی ج:۲ ص:۳۵۸ تا ۳۶۰). ایچ ایم سعید)

(۲) قلت :هذا اذا کان علی طریق الاباحة دون التملیك کما یشعر به لفظ الاطعام ولذا قال فی التاتارخانیه عن المحیط اذا کان یعول یتیما ویجعل مایکسوه ویطعمه من زکاة ماله ففی الکسوة لاشك فی الجواز لوجود الرکن وهو التملیك واما الطعام فما یدفعه الیه بیده یجوز ایضا لماقلنا بخلاف مایاکله بلادفع الیه .(شامی ج:۲ ص:۲۵۷). ط: سعید)

ہے اس سے روزے پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔(۱)

(۲) زیر ناف سے مراد وہ بال ہیں جو مرد اور عورت کے ناف کے نیچے سے آگے اور پیچھے کی شرم گاہوں کے ارد گرد اگتے ہیں، ران کے بال اس میں داخل نہیں ہیں۔(۲)

(۳) مرد حضرات کے لئے افضل یہ ہے کہ زیر ناف بالوں کو استرہ یا بلیڈ BLADE یا لوہے کی بنی ہوئی چیز سے صاف کریں کیونکہ مرد حضرات کے لئے لوہا استعمال کرنا مقوی باہ ہے (کلیات نفیسی ص ۴۱۸)(۳)

(۴) عورتوں کے لئے بلیڈ وغیرہ لوہے کی چیز استعمال کرنا بہتر نہیں ہے بلکہ اگر آسانی سے ممکن ہے تو اکھاڑنے کی کوشش کریں ورنہ نورہ، کریم صابن وغیرہ استعمال کریں۔ باقی استرہ وغیرہ سے مونڈنا بھی جائز ہے۔(۴)

(۵) مستحب یہ ہے کہ ہفتہ میں ایک بار صاف کریں، افضل جمعہ کا دن ہے اگر ہفتہ وار نہیں کرسکتا تو پندرہ بیس دن میں کر لے، چالیس دن سے زائد صفائی نہ کرنا مکروہ تحریمی ہے، وہ آدمی گنہگار ہوگا اور نماز بھی مکروہ ہوگی۔(۵)

---

(۱) کیونکہ یہ روزے کے منافی نہیں الصوم فی الشرع الامساك عن المفطرت الثلاث حقیقة اوحكما فی وقت مخصوص من شخص مخصوص مع النية .(البحر الرائق ج:۲ص:۲۵۹)

(۲) والعانة الشعر القريب من فرج الرجل والمرأة، ومثلها شعر الدبر بل هو أولى بالازالة؛ لئلا يتعلق به شئ من الخارج عند الاستنجاء بالحجر.(شامی ج:۲ص:۴۸۱ فصل فی الاحرام ، كتاب الحج .ايچ ايم سعيد)

(۵،۳) ويستحب حلق عانته وتنظيف بدنه بالاغتسال فی كل اسبوع مرة والافضل يوم الجمعة وجاز فی كل خمسة عشرة وكره تركه وراء الاربعين مجتبى.تحته فی رد المحتار قوله وكره تركه ای تحريما لقول المجتبى ولاعذر فيما وراء الاربعين ويستحق الوعيد الخ .(شامی ،كتاب الحظر والاباحة فصل فی البيع .ج:٦ص:٤٠٦، ٤٠٧. ط: ايچ ايم سعيد)

(٤) وفی الاشباه والسنة فی عانة المرأة النتف .(شامی ج:٦ص:٤٠٦ . ط: سعيد)

(س)

سائرن وغیرہ کا استعمال

اگر افطاری کا وقت آسانی سے معلوم نہ ہوتا ہو تو گھنٹہ اور سائرن بجانا یا گولہ وغیرہ چھوڑنا جائز ہے، البتہ یہ چیزیں مسجد یا اس کی چھت پر نہیں ہونی چاہییں بلکہ مسجد سے ہٹ کر کسی دوسری جگہ یا بلند مقام پر ہونا چاہیے کیونکہ یہ چیزیں مسجد کے احترام کے خلاف ہیں۔(۱)

سال بھر روزہ رکھنے کی نذر ماننا

اگر کسی نے پورا سال روزہ رکھنے کی منت مانی، تو پورے سال روزہ رکھنا لازم ہوگا البتہ ۱۰۔۱۱۔۱۲۔۱۳ ذی الحجہ اور عید الفطر کے دن روزہ رکھنا جائز نہیں ہوگا بلکہ ان پانچ دن کے روزے بعد میں رکھ لے۔(۲)

سال کا دل

رمضان المبارک پورے سال کا قلب ہے، اگر یہ درست رہے گا تو پورا سال درست رہے گا۔(۳)

---

(۱) وعن الحسن لابأس بالدف فی العرس لیشتهر وفی السراجیه هذا اذا لم یکن له جلاجل ولم یضرب علی هیئة التطرب الخ .اقول :وینبغی ان یکون طبل السهر فی رمضان لایقاظ النائمین للسحور کبوق الحمق تامل .(شامی ج:۵ص:۳۰۷،کتاب الحظر والاباحة.بحواله فتاوی رحیمیه ج:۷ص:۲٤۱،مکتبه دارالاشاعت،کفایت المفتی ج:٤ص:۲٤۷.دارالاشاعت)

(۲) ولوقال لله علیّ صوم هذه السنة افطر یوم الفطر و یوم النحر وایام التشریق وقضاها. (عالمگیری ج:۱ص:۲۰۱) قال طاهربن احمد:رجل قال لله علی صوم هذه السنة فانه یفطر یوم الفطر و یوم النحر و ایام التشریق ویقضی تلك الایام وعلیه کفارة الیمین .(خلاصة الفتاوی ج:۱ص:۲٦۱، کتاب الصوم الفصل الرابع فی النذر. ط: رشیدیه)

(۳) (ابو سعید)رفعه :سید الشهوررمضان .(جمع الفوائد ج:۱ص:٤۰۷،ادارة القرآن، کراتشی)

سحری

(۱) سحری کھانا مسنون ہے، حدیث شریف میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہود ونصاری اور ہمارے روزوں میں صرف سحری کا فرق ہے (یعنی وہ سحری نہیں کھاتے اور ہم سحری کھاتے ہیں)۔ (۱)

(۲) دوسری حدیث شریف میں ہے: کہ اللہ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔ (۲)

(۳) اگر بھوک نہیں یا کھانے کی خواہش نہیں تو اس سنت پر عمل کرنے کیلئے دو ایک چھوہارے اور کھجور کھالی یا پانی کا ایک گھونٹ پی لیا تو اس سنت پر عمل ہو جائے گا۔ (۳)

(۴) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سحری کھانے میں برکت ہے، یعنی بدن میں چستی، چہرہ پر بشاشت اور جسم میں قوت قائم رہتی ہے۔ (۴)

(۵) سحری میں کھجور سے سحری کرنا الگ سنت ہے، سحری میں روٹی سالن یا چاول کھانا ضروری نہیں ہے بلکہ ماکولات اور مشروبات میں سے جو بھی چیز مل جائے اس سے سحری کرنے سے سحری کی سنت ادا ہو جائے گی۔ (۵)

---

(۱) عن عمرو بن العاص ؓ ان رسول الله ﷺ قال فصل مابين صيامنا وصيام اهل الكتاب اكلة السحر. (مسلم ج: ۱ ص: ۳۵۰، قديمى كتب خانه، ترمذى ج: ۱ ص: ۱۵۰ ايچ ايم سعيد)

(۲) عن ابن عمر ؓ قال قال رسول الله ﷺ ان الله وملائكته يصلون على المتسحرين. رواه الطبرانى فى الاوسط وابن حبان فى صحيحه (الترغيب والترهيب ج: ۲ ص: ۲۶۰، مكتبه مصر)

(۳) عن عبدالله بن عمر ؓ قال قال رسول الله ﷺ تسحروا ولو بجرعة من ماء. رواه ابن حبان فى صحيحه (الترغيب والترغيب ج: ۲ ص: ۲۶۲. ط: شركة مصطفى مصر)

(٤) عبدالعزيز بن صهيب قال سمعت انس بن مالك ؓ قال قال النبى ﷺ تسحروا فان فى السحور بركة. (بخارى ج: ۱ ص: ۲۵۷، ايچ ايم سعيد. ومسلم ج: ۱ ص: ۳۵۰، قديمى كتبخانه)

(۵) عن ابى هريرة ؓ ان رسول الله ﷺ قال: نعم سحور المؤمن التمر. رواه ابوداؤد وابن حبان فى صحيحه (الترغيب والترهيب ج: ۲ ص: ۲۶۲) عن ابن عمر ؓ قال قال رسول الله ﷺ تسحروا ولو بجرعة من ماء. رواه ابن حبان فى صحيحه (الترغيب والترغيب ج: ۲ ص: ۲۶۲ مصر)

(۶) سحری میں تاخیر کرنا بہتر اور باعث خیر ہے، مطلب یہ کہ جب تک صبح صادق کا یقین نہ ہو کھاتے پیتے رہنا بہتر ہے، جب صبح صادق ہونے کا یقین ہو جائے پھر کھانا پینا چھوڑنا لازم ہے ورنہ صبح صادق ہونے کے بعد کھانے پینے سے روزہ نہیں ہوگا۔(۱)

(۷) سحری کرنے میں اتنی تاخیر کرنا کہ صبح صادق طلوع ہونے کا اندیشہ ہو مکروہ ہے۔(۲)

(۸) سحری میں اس گمان سے تاخیر کی کہ ابھی رات باقی ہے، لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ صبح صادق ہونے کے بعد سحری کی تو روزہ نہیں ہوگا قضا ضروری ہے کفارہ نہیں، اور اس دن غروب آفتاب تک کھانے پینے کی بھی اجازت نہیں ہوگی۔(۳)

(۹) لغت میں سحری اس کھانے کو کہتے ہیں جو صبح صادق کے قریب کھایا جائے۔(۴)

(۱۰) یاد رہے کہ صبح صادق ہونے کے بعد اذان دی جاتی ہے اس لئے اذان تک سحری کرنے والے لوگوں کا روزہ نہیں ہوگا، البتہ نقشہ دیکھ کر سحری کے وقت کے اندر اندر کھانا پینا بند کر دینا ضروری ہے ورنہ سحری کا وقت ختم ہونے کے بعد صبح صادق کے بعد کھانے پینے سے روزہ نہیں ہوگا قضا لازم ہوگی کفارہ نہیں، پھر بھی غروب آفتاب تک

---

(۱) تاخیر السحور مستحب كذا في النهاية .(عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۰، مکتبه رشیدیه کوئٹه)

والسنة فيها هو التاخير لان معنى الاستعانة فيه ابلغ .(بدائع الصنائع ج:۲ ص:۱۰۵، ایچ ایم سعید)

(۲) ويكره تاخير السحور الى وقت يقع فيه الشك هكذا في السراج الوهاج .(عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۰ مکتبه رشیدیه کوئٹه)

(۳) تسحر على ظن ان الفجر لم يطلع وهو طالع قضاه ولا كفارة عليه لانه ماتعمد الافطار كذا في محيط السرخسي .(عالمگیری ج:۱ ص:۱۹۴، مکتبه رشیدیه کوئٹه)

(٤) السحور مايوكل في السحر وهو السدس الاخير من الليل .(البحر الرائق ج:۲ ص:۲۹۲)

روزہ داروں کے مانند رہنا ضروری ہوگا کھانے پینے کی اجازت نہیں ہوگی۔(۱)

سحری کی اطلاع دینے کے لئے سائرن بجانا اور مائیک سے اعلان کرنا

سحری کا صحیح وقت بتانے کے لئے سائرن بجانا اور لاؤڈ اسپیکر سے اعلان کرنا قرآن وسنت سے ثابت نہیں البتہ نکاح اور جنگ کے اعلان کے لئے دف بجانا حدیثوں سے ثابت ہے،لہٰذا اس پر قیاس کرتے ہوئے صحیح وقت کی اطلاع دینے کے لئے سائرن بجانا جائز ہے، اور لاؤڈ اسپیکر سے اعلان کرنا بھی جائز ہے لیکن مسلسل اعلان کرنا یا وعظ اور نعت کا سلسلہ جاری رکھنا درست نہیں اس صورت میں ثواب کے بجائے الٹا گناہ ہوگا کیونکہ مسلسل اعلان کی صورت میں تہجد پڑھنا ،قرآن مجید کی تلاوت کرنا، درود شریف پڑھنا اور استغفار کرنا مشکل ہوجاتا ہے اس لئے مسلسل نہ کرے ضرورت کے مطابق وقفے وقفے سے کرے۔

یہ حکم نقارہ بجانے اور توپ وغیرہ کا گولہ چھوڑنے کا بھی ہے۔(۲)

سحری کے بغیر روزہ

روزہ رکھنے کے لئے سحری کرنا سنت ہے فرض واجب نہیں ہے لہٰذا رات کو سحری کھانے کے لئے آنکھ نہیں کھلی یا آنکھ کھلی لیکن کھانے لئے کچھ نہیں ملا تو سحری کے بغیر

---

(۱) کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض الخ .(سورۃ البقرۃ آیت:)

(۲) وعن الحسن لابأس بالدف فی العرس لیشتهر، وفی السراجیة هذا اذا لم یکن له جلاجل ولم یضرب علی هیئة التطرب الخ اقول :وینبغی ان یکون طبل السحرفی رمضان لایقاظ النائمین للسحور کبوق الحمام تامل.(شامی ج:٦ ص:۳۵۰،کتاب الحظر و الاباحة ایچ ایم سعید

روزے کی نیت کرے روزہ درست ہوجائے گا سحری چھوٹ جانے کی وجہ سے روزہ نہ رکھنا بہت بڑا گناہ ہے۔(۱)

سحری کے بعد بیوی سے ہمبستری کرنا

سحری کھانے کے بعد اگر صبح صادق ہونے میں دیر ہے تو بیوی سے ہمبستری کرنا درست ہے، البتہ صبح صادق سے پہلے پہلے ہمبستری سے فارغ ہونا ضروری ہے ورنہ صبح صادق کے بعد ہمبستری میں مشغول ہونے کی صورت میں قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

غسل چاہے صبح صادق سے پہلے کرے یا صبح صادق کے بعد دونوں صورتیں صحیح ہیں روزے پر اثر نہیں پڑے گا البتہ غسل کرنے میں اتنی تاخیر کرنا کہ فجر کی نماز قضا ہوجائے مکروہ ہے اس لئے غسل میں تاخیر نہ کرے۔(۲)

سحری کے بعد کلی کرنا

سحری کے بعد خلال کر کے کلی کر لینی چاہیے اگر ممکن ہو تو مسواک بھی کر لینا چاہیے تاکہ منہ اور دانت صاف ہوجائیں۔(۳)

سحری کا مسنون وقت

(۱)روزہ دار کورات کے آخری حصے میں صبح صادق سے پہلے پہلے سحری کھانا

---

(۱)فتاوی دارالعلوم دیوبند ج:٦ص:٤٩٦، مکتبہ دارالاشاعت، بہشتی زیور تیسرا حصہ ص:١٤ المکتبۃ المدینہ) ویستحب السحوروتاخیرہ درمختارشامی ج:٢ص:٤١٩،ھندیہ :١/٢٠٠)

(٢) قولہ وکذا عند طلوع الفجرای وکذا لایفطرلوجامع عامدا قبل الفجرونزع فی الحال عند طلوعہ ولومکث حتی امنی ولم یتحرك قضی فقط وان حرك نفسہ قضی وکفرکما لونزع ثم اولج (شامی ج:٢ص:٣٩٧، فتاوی دارالعلوم ج:٦ص:٤٩٧. دارالاشاعت)

(٣)احسن الفتاوی ج:٤ص:٤٥٣ ایچ ایم سعید)

مسنون ہے، آدھی رات کے بعد صبح صادق سے پہلے پہلے جس وقت بھی کھائیں سحری کی سنت ادا ہو جائے گی۔ لیکن بالکل آخری رات میں کھانا افضل اور زیادہ ثواب ہے۔ (۱)

(۲) فقہاء کرام نے سحری کے وقت کے بارے میں لکھا ہے کہ پوری رات کو چھ حصوں پر تقسیم کر کے آخری حصے میں سحری کھائی جائے مثلاً غروب آفتاب سے صبح صادق تک بارہ گھنٹے ہیں تو آخر کے دو گھنٹے سحری کھائیں، اور ان میں بھی تاخیر بہتر ہے تاکہ بدن میں چستی اور قوت قائم رہے اور فجر کی جماعت قضا نہ ہو اور شروع میں خالی پیٹ تہجد پڑھنے کا نادر موقعہ مل جائے۔ (۲)

سحری کا وقت ختم ہونے پر سحری کھانا

اگر سحری کا وقت ختم ہونے پر سحری کی تو روزہ نہیں ہوگا قضا لازم ہوگی اور غروب آفتاب تک روزہ داروں کی طرح رہنا ضروری ہوگا، کھانا پینا جائز نہیں ہوگا۔ (۳)

سردیوں میں روزوں کی قضا کرنا

اگر گرمیوں کا روزہ کسی وجہ سے فوت ہو گیا تو سردیوں میں اس کی قضا کرنے سے ثواب میں کمی نہیں آئے گی۔ (۴)

---

(۱) التسحرمستحب ووقته آخرالليل قال الفقيه ابوالليث هوالسدس الاخيرهكذا فى السراج الوهاج. (عالمگيرى ج: ۱ ص: ۲۰۰، مكتبه رشيديه كوئٹه)

(۲) قوله ويستحب السحور.........وهواسم للمأكول فى السحر، وهوالسدس الأخيرمن الليل. (شامى ج: ۲ ص: ۴۱۹ ايچ ايم سعيد كمپنى)

(۳) تسحرعلى ظن ان الفجرلم يطلع وهوطالع قضاه. (عالمگيرى ج: ۱ ص: ۱۹۴، رشيديه)

(۴) امالولم يقدرعلى به لشدة الحر كان له ان يفطرويقضيه فى الشتاء (شامى ج: ۲ ص: ۴۲۷. ط: ايچ ايم سعيد كمپنى)

سرمہ لگانا

روزے کی حالت میں دن میں سرمہ لگانا درست ہے۔

اس سے روزے میں کچھ نقصان نہیں آتا۔(۱)

سفر میں روزہ

(۱) اگر سفر کی مسافت کی مقدار کم سے کم اڑتالیس ۴۸ میل یا اس سے زیادہ ہے تو شہر کی حدود سے نکلنے کے بعد روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار ہوگا باقی نہ رکھنے کی صورت میں بعد میں فوت شدہ تمام روزوں کی قضا لازم ہوگی۔ اگر سفر کی مسافت ۴۸ میل سے کم ہے تو اس صورت میں روزہ رکھنا لازم ہوگا۔(۲)

(۲) اگر سفر کے دوران روزہ رکھنے کی سہولت ہے دشواری نہیں ہے تو روزہ رکھ لینا بہتر ہے اور اگر روزہ رکھنے میں مشقت اور دشواری ہے تو اس صورت میں روزہ نہ رکھے بعد میں قضا کرلے۔(۳)

(۳) سفر کے دوران نماز میں قصر ہے روزے میں قصر نہیں۔(۴)

(۴) جب تک سفر میں ہوگا مقیم ہونے یا اقامت کی نیت نہیں کرے گا (۵)

---

(۱) اما اذا اکتحل اواقطر بشیئ من الدواء فی عینه لایفسد الصوم عندنا .(فتاوی تاتارخانه ج:۲ ص:۳۶۶، ادارة القرآن والعلوم الاسلامیه)

(۲) لمسافرسفرا شرعیاولوبمعصیة.........الفطرتحته فی "رد" قوله سفراشرعیا ای مقدار فی الشرع لقصرالصلوة ونحوه هوثلاثة ایام ولیالیها .(شامی ج:۲ ص:۴۲۱. سعید)

(۳) ویندب لمسافرالصوم لآیة . وان تصوموا – والخیربمعنی البرلاأفعل تفضیل ان لم یضره فان شق علیه أوعلی رفیقه فالفطرافضل لموافقته الجماعة .(شامی ج:۲ ص:۴۲۳)

(۴،۵) قوله :تعالی أوعلی سفرفعدة من أیام اخر، سورة البقرة .آیت :۱۸۴)

وفی الشامیة........والمراد سفرخاص، وهوالذی تتغیربه الاحکام من قصرالصلوة واباحة الفطرالخ .(ج:۲ ص:۱۲۰،ط: سعید)

روزہ افطار کرنے کی اجازت ہوگی بعد میں قضا واجب ہوگی۔

(۵) جو شخص صبح صادق کے وقت سفر میں نہ ہو اس آدمی کے لئے روزہ چھوڑنا جائز نہیں اگرچہ دن میں سفر کرنے کا پختہ ارادہ ہو۔(۱)

(۶) اگر مسافر نے راستہ میں پندرہ دن رہنے کی نیت سے اقامت کی تو اب روزہ چھوڑنے کی اجازت نہیں ہوگی روزہ رکھنا لازم ہوگا کیونکہ اب وہ مسافر نہیں ہے۔(۲)

(۷) سفر میں روزہ نہ رکھنے کا ارادہ تھا لیکن زوال سے پہلے اپنے گھر پہنچ گیا یا پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی اور اب تک کچھ کھایا پیا نہیں تو اب روزے کی نیت کر سکتا ہے۔(۳)

(۸) اگر کوئی مسافر زوال سے پہلے مقیم ہو جائے اور ابھی تک کوئی فعل روزے کے خلاف نہیں ہوا تو اس صورت میں روزہ رکھنا ضروری ہے، لیکن اگر روزے کو فاسد کر دیا تو کفارہ لازم نہیں ہوگا صرف قضا لازم ہوگی۔(۴)

---

(۱) بخلاف السفرفانه ليس بعذر فى اليوم الذى انشأ السفرفيه ولايحل له الافطارو هو عذرفى سائرالايام كذا فى الظهيرية.(البحرالرائق ج:۲ص:۲۸۲، فتاوى شامى ج:۲ص:۴۳۱ سعيد)

(۲) ولونوى مسافرالفطر)اولم ينو(فاقام ونوى الصوم فى وقتها) قبل الزوال (صح)مطلقا (ويجب عليه)الصوم (لو)كان (فى رمضان) لزوال المرخص (كما يجب على مقيم اتمام) صوم (يوم منه)اى رمضان.درمختار، فتاوى شامى ج:۲ص:۴۳۱)،ط:ايچ ايم سعيد)

(۳) قوله ولونوى المسافرالافطارثم قدم ونوى الصوم فى وقته صح .ان نوى قبل انتصاف النهارلان السفرلاينافى اهلية الوجوب ولاصحة الشروع .(البحرالرائق ج:۲ص:۲۸۹سعيد)

(۴) حواله:۲، وفيه ايضا (قوله ويجب عليه الصوم)اى انشاؤه حيث صح منه بان كان فى وقت النية ولم يوجد ماينافيه والاوجب عليه الامساك .(فتاوى شامى ج:۲ص:۴۳۱سعيد)

سفر کی وجہ سے روزوں کا زیادہ ہوجانا

اگر کوئی شخص کسی ملک میں رہتے ہوئے رمضان کے روزے شروع کرے اور اس دوران کسی دوسرے ملک چلا جائے جہاں اس شخص کے تیس روزے پورے ہوگئے لیکن اس ملک میں ابھی تک ۲۸ یا ۲۹ روزے ہوئے ہیں تو تیس روزے مکمل ہونے کے بعد اس شخص کو اختیار ہوگا چاہے روزہ رکھے یا نہ رکھے البتہ رکھنا افضل اور بہتر ہے نفل ہوجائیں گے۔

تیس روزے مکمل ہونے کے بعد اکتیسواں روزہ رکھنا اس لئے لازم نہیں ہوگا کہ رمضان کا مہینہ تیس دن سے زائد نہیں ہوتا اور ایک مہینے کے روزے رکھنا فرض ہیں اس سے زیادہ نہیں باقی روزہ نہ رکھنے کی صورت میں روزہ داروں کے سامنے کھانا پینا جائز نہیں ہوگا۔(۱)

سفر کی وجہ سے روزہ کم ہوجانا

اگر کسی آدمی نے پاکستان ہندوستان یا بنگلہ دیش وغیرہ میں روزے رکھنا شروع کئے اور پھر وہ شخص رمضان المبارک میں مثلاً عمرہ کرنے کے لئے مکہ معظّمہ چلا گیا، وہاں والے ایک دو دن آگے تھے، اور ان کے روزے مکمل ہوگئے اور اس آدمی کے روزے مکمل نہیں ہوئے تو وہ آدمی روزہ رکھے یا مکہ والوں کے ساتھ عید کرے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ شخص مکہ والوں کے ساتھ عید کے دن عید کرے روزہ نہ رکھے بعد میں باقی ماندہ روزوں کی قضا کرے۔(۲)

(۱-۲) ان النبی ﷺ آلی من نسائه شهرا ....فان الشهرثلاثون ، وتسع و عشرون .قال محمد :وبه نأخذ اذا كان بالاهلة كتاب الآثارص:۱۱۷، باب الایلاء رقم الحدیث :۵٤۱ ادارة القرآن والعلوم الاسلامية ،كراتشی)

سنہری موقع

جس طرح بہار کے مہینے میں ہر طرف خوشبو ہوا کرتی ہے، درخت ہرے بھرے ہوتے ہیں پھول کھلے ہوئے ہوتے ہیں، باغوں میں جائیں تو فضا مہکی ہوتی ہے، اسی طرح رمضان المبارک ایمان والوں کیلئے بہار کا مہینہ ہوتا ہے، اللہ جل شانہ کی رحمت کا مہینہ ہوتا ہے، اس کی صبح میں رحمت، اس کی شام میں رحمت، اس کے تہجد کے اوقات میں رحمت جو انسان اپنے گناہوں کو بخشوانا چاہے اور اللہ رب العزت کو راضی کرنا چاہے اس کے لئے رمضان المبارک سنہری موقع ہے۔(۱)

سگریٹ

روزے کے دوران سگریٹ نوشی سے روزہ فاسد ہو جائے گا قضا لازم ہوگی کفارہ نہیں۔(۲)

---

(۱) روی عن ابی سعید الخدری ؓ قال قال رسول الله ﷺ اذا کان اول لیلة من رمضان فتحت ابواب السماء فلایغلق منها باب حتی یکون آخرلیلة من رمضان ولیس عبد مؤمن یصلی فی لیلة فیها الاکتب الله الفاوخمس مائة حسنة بکل سجدة وبنی له بیتا فی الجنة من یاقوتة حمراء لها ستون الف باب لکل باب منها قصرمن ذهب موشح بیاقوتة حمراء فاذا صام اول یوم من رمضان غفرله ماتقدم من ذنبه الی مثل ذلك الیوم من شهررمضان، و اسغفرله کل یوم سبعون الف ملك من صلوة الغداة الی ان تؤاری بالحجاب وکان له بکل سجدة یسجدها فی شهررمضان بلیل اونهار شجرة یسیرالراکب فی ظلها خمس مائة عام . رواه البیهقی وقال قد روینافی الاحادیث المشهورة مایدل علی هذا – اولبعض معناه کذا قال رحمه الله (الترغیب والترهیب: ۲ص: ۲۱٦، ۲۱۷،شرکة مصطفی البابی الحلبی مصر)

(۲) ومفاده انه لوادخل حلقه الدخان افطرای دخان کان ولوعودا اوعنبرالوذاکرا لامکان التحرزعنه .(شامی ج: ۲ص: ۳۹۵. ایچ ایم سعید)

(قوله انه لوادخل حلقه الدخان)ای بای صورة کان الادخال ......وبه علم حکم شرب الدخان .(شامی ج: ۲ص: ۳۹۵. سعید)

سگریٹ سے افطار کرنا

سگریٹ سے افطار کرنا سنت کے خلاف ہے البتہ روزے پر کوئی اثر نہیں پڑے گا باقی افطار کھجور یا کسی میٹھی چیز سے کرنے کی کوشش کی جائے۔(۱)

سید کو صدقۂ فطر دینا

(۱) سید صدقۂ فطر کا مستحق نہیں لہٰذا اس کو صدقۂ فطر دینا جائز نہیں ہے۔ اگر کوئی آدمی جان بوجھ کر سید کو فطرہ دے گا تو فطرہ ادا نہیں ہوگا۔(۲)

(۲) البتہ فطرہ غریب سید کو حیلہ کر کے دینا جائز ہوگا اور حیلہ کی صورت یہ ہے کہ کسی غریب کو یہ کہہ کر فطرہ دیا جائے کہ یہ فطرہ فلاں سید کو دینا تھا مگر وہ سید ہے اس لئے اس کو فطرہ دینا جائز نہیں لہذا آپ کو فطرہ دیتے ہیں اگر آپ اس کو اپنی طرف سے ہدیہ کر دیں گے تو اس پر احسان ہوگا اور وہ غریب آدمی فطرہ لے کر سید کو دے دے تو سید کے لئے وہ رقم لینا اور استعمال کرنا جائز ہوگا۔(۳)

(ش)

شادی شدہ لڑکی کا فطرہ

(۱) اگر لڑکی کا نکاح ہو گیا ابھی تک رخصتی نہیں ہوئی اور وہ ماں باپ کے گھر رہتی ہے تو اس کے صدقۂ فطر کے بارے میں یہ تفصیل ہے۔

(۱) عن انس قال کان النبی ﷺ یفطر قبل ان یصلی علی رطبات ، فان لم تکن رطبات فتمیرات فالم تکن تمیرات حساحسوات من ماء . رواہ ابوداود ،زجاجۃ المصابیح ج: ۱ ص: ۵۵۴)

(۲) ولایدفع الی بنی هاشم وهم آل علی وآل عباس وآل جعفر وآل عقیل وآل حارث بن عبد المطلب کذا فی الهدایة .(عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۹، کتاب الزکاۃ الباب السابع فی المصارف).

(۳) وفی الحدیث :بریرةؓ......ولکن ذلک لحم تصدق به علی بریرة وانت لاتاکل الصدقة قال هو علیها صدقة ولنا هدیة متفق علیه .(مشکوۃ ص: ۱۶۱، کتاب الزکاۃ باب من لاتحل له الصدقة)

(۱) اگر وہ لڑکی مالدار ہے تو اس کے مال سے اس کا صدقۂ فطر ادا کیا جائے خواہ بالغ ہو یا نابالغ دونوں کا حکم ایک ہے۔(۱)

(۲) اور اگر لڑکی بالغ ہے لیکن مالدار نہیں تو اس کا صدقۂ فطر ادا کرنا کسی کے ذمہ واجب نہیں۔(۲)

(۳) اور اگر لڑکی نابالغ ہے مالدار نہیں اور رخصتی نہیں ہوئی تو اس کا صدقۂ فطر ادا کرنا باپ پر واجب ہے، اور اگر رخصتی ہوگئی تو باپ پر واجب نہیں۔(۳)

شب برات کا روزہ

٭شب برات یعنی شعبان کے پندرھویں دن کا روزہ رکھنا بھی مستحب ہے عام نفل روزوں کی بنسبت اس کا ثواب زیادہ ہے۔(۴)

شرمگاہ

(۱) اگر عورت نے روزے کے دوران شرمگاہ کے اندر دوا ڈالی تو روزہ فاسد ہو جائے گا، قضا ضروری ہے کفارہ نہیں۔(۵)

(۲) اگر عورت نے روزے کی حالت میں اپنی شرمگاہ میں تر انگلی داخل کی تو

---

(۱) ثم اذا كان للولد الصغيراوالمجنون مال فان الاب .....يخرج صدقة فطر انفسهما ورقيقهما من مالهما عند ابی حنيفةؒ وابی يوسفؒ (عالمگيری ج:۱:۱۹۲، الباب الثامن صدقة الفطر رشيديه)

(۲) وامّاالكبار والعقلاء فلايخرج عنهم عندنا وان كانوا فی عياله بان كانوافقراء زمنی . (بدائع الصنائع ج:۲ ص:۲۰۲ كتاب الزكاة بيان من تجب عليه صدقة الفطر،سعيد)

(۳) ويخرج عن اولاده الصغاراذا كانوا فقراء لقوله عليه الصلوة والسلام ادوا عن كل صغير وكبيرولان نفقتهم واجبة على الاب وولاية الأب عليهم تامة (بدائع الصنائع ج:۲ ص:۲۰۲، كتاب الزكاة بيان من تجب عليه صدقة الفطر. ايچ ايم سعيد)

(٤) المرغوبات من الصيام انواع اولهاصوم المحرم والثانی صوم رجب والثالث صوم شعبان . (عالمگيری ج:۱ ص:۲۰۲. رشيديه كوئٹه)

(٥) وفی الاقطارفی اقبال النساء يفسد بلاخلاف وهوالصحيح .(فتاوی عالمگيری ج:۱ ص:٢٠٤) امافی قبلها فمفسد اجماعالأنه كالحقنة .(شامی ج:۲ص:۳۹۹، ٤٠٠ .سعيد)

اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا قضا ضروری ہوگی کفارہ نہیں۔(۱)

(۳) اگر عورت نے روزے کی حالت میں اپنی شرمگاہ میں خشک انگلی داخل کی اور اس کو نکالا تو انگلی تر ہوگئی پھر اس کو دوبارہ داخل کیا تو دوبارہ تر انگلی داخل کرنے سے روزہ فاسد ہو جائے گا، قضا لازم ہوگی، کفارہ نہیں۔(۲)

(۴) اگر حاملہ عورت کو روزہ کے دوران چیکنگ کی ضرورت ہوتی ہے تو اگر خشک چیز سے چیکنگ کی جائے گی تو روزہ فاسد نہیں ہوگا اور تر چیز داخل کر کے چیکنگ کی جائے گی یا ایک دفعہ خشک چیز داخل کرنے کے بعد نکال کر دوبارہ تری کی حالت میں داخل کی جائے گی تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

اگر حاملہ عورت کو دن میں چیکنگ کرانا ضروری ہے اور چیکنگ کے لئے شرمگاہ کے اندر دوائی یا کوئی اور چیز داخل کرنا ضروری ہے تو اس دن روزہ نہ رکھے، رمضان کے بعد وہ روزہ رکھ لے۔(۳)

(۵) اگر میاں بیوی نے روزے کی حالت میں ایک دوسرے کو پیار کیا یا بغل گیر ہوئے یا ایک دوسرے کی شرمگاہ کو ملایا لیکن داخل نہیں کیا اور اس سے شہوت پیدا ہوگئی، انزال نہیں ہوا، دونوں الگ ہوگئے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، البتہ اس قسم کی کیفیت سے پرہیز کرنا چاہیے۔(۴)

---

(۱) لوادخلت الصائمة اصبعهافی فرجها اودبرها لایفسد علی المختار الاان تکون مبلولة بماء اودهن(تبیین الحقائق ج:۱ص:۳۳۰،باب مایفسد الصوم ،شامی ج:۲ص:۳۹۷.سعید)

(۲،۳) لوادخل اصبعه فی استه اوالمرأة فی فرجها لایفسد وهوالمختار الااذا کانت مبتلة بالماء اوالدهن فحینئذ یفسد .هکذا فی الظهیریة .(عالمگیری ج:۱ص:۲۰٤،شامی ج:۲ ص:۳۹۷)

(٤)اوقبّل ولم ینزل اواحتلم اوانزل بنظرولوالی فرجها مرارااوبفکروان طال......لم یفطر (شامی ج:۲ص:۳۹۵. سعید)

ایضا: ولابأس بالقبلة اذ امن علی نفسه الخ ویکره اذالم یأمن الخ والمباشرة الفاحشة =

(۶) روزے کی حالت میں فرج داخل میں دوا رکھنے سے روزہ فاسد ہو جائے گا، قضا لازم ہوگی کفارہ نہیں۔(۱)

(۷) اگر رات کو صبح صادق سے پہلے پہلے فرج داخل میں دوا رکھی اور دن بھر وہ دوا شرمگاہ کے اندر رہی تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔(۲)

(۸) روزے کی حالت میں دن میں عورت کو اپنی شرمگاہ کی فرج خارج میں دوا لگانا جائز ہے، اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، البتہ فرج داخل میں دوا لگانے سے یا فرج داخل تک دوا پہنچنے سے روزہ فاسد ہو جائے گا، قضا لازم ہوگی، کفارہ نہیں۔(۳)

(نوٹ) فرج خارج شرمگاہ کے اوپر پتنگ نما لمبے سوراخ کو کہا جاتا ہے۔

اور فرج خارج کے اس لمبے سوراخ کے آخر میں نیچے سے کچھ اوپر ایک گول سوراخ ہے اس کو فرج داخل کہتے ہیں۔

(۹) روزے کے دوران فرج داخل میں کوئی بھی چیز رکھی جائے روزہ فاسد

= مثل التقبيل فى ظاهر الرواية.(هداية ج:۲ ص:۱۹۹ مكتبه رحمانيه) والمباشرة الفاحشة ان يتعانقان وهمامجردان ويمس فرجه فرجها وهومكروه بلاخلاف هكذا فى المحيط.(عالمگيرى ج:۱ ص: ۱۸۷. رشيديه)

(۱) بان الدبروالفرج الداخل من الجوف ، اذ لاحاجزبينهما وبينه فهما فى حكمه ،(شامى ج:۲ ص:۴۰۰)،لوادخلت قطنة ان غابت فسد وان بقى طرفهافى فرجهاالخارج لا.(شامى ج:۲ ص:۳۹۷،باب مايفسد الصوم ،ط: سعيد)

(۲) مسئلة فى امرأة تضع معها دواء وقت المجامعة (الى قوله) وهل اذ بقى ذلك الدواء معها بعد الجماع ولم يخرج يجوزلها الصلوة والصوم بعد الغسل ام لا..(الجواب) اماصومها وصلاتها فصحيحة وان كان ذلك الدواء فى جوفها.(فتاوى تيميه ج:۱ ص:۶۰، بحوالهٔ فتاوى رحيميه ج:۷ ص:۲۵۷. دارالاشاعت)

(۳) قلت الاقرب التخلص بان الدبروالفرج الداخل من الجوف اذ لاحاجزبينهما وبينه فهما فى حكمه والفم والانف وان لم يكن بينهما وبين الجوف حاجزالاان الشارع اعتبرهما فى الصوم من الخارج .(شامى ج:۲ ص:۴۰۰ .ط: ايچ ايم سعيد)

ہو جائے گا، کیونکہ عورتوں کے اندر یہ فطری منفذ موجود ہے جو پیٹ تک پہنچتا ہے۔(۱)

(۱۰) روزے کے دوران سیال چیز شرمگاہ میں پیشاب کی جگہ پر نہ رکھے ورنہ اندر جانے کی صورت میں روزہ فاسد ہو جائے گا۔(۲)

(۱۱) اگر مرد نے اپنی انگلی بیوی کی شرمگاہ میں داخل کی تو اس کی دو صورتیں ہیں، اگر گیلی انگلی داخل کی تو روزہ فاسد ہو جائے گا، قضا لازم ہوگی اور اگر خشک انگلی داخل کی تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، لیکن ایسی حرکت مناسب نہیں۔(۳)

(۱۲) بیوی کی شرمگاہ میں دوا ڈالنے کے لئے انگلی اندر داخل کی اور شہوت غالب آ گئی تو خیال ہوا کہ روزہ ٹوٹ گیا، اس کے بعد صحبت کر لی تو روزہ فاسد ہو گیا، قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔(۴)

(۱۳) اگر کسی عورت نے اپنی انگلی تیل یا پانی سے تر کر کے یا حقنہ کی لکڑی وغیرہ شرمگاہ کے اندر پوری داخل کر دی تو روزہ فاسد ہو جائے گا قضا لازم ہوگی کفارہ نہیں۔(۵)

(۱،۲) واماالاقطارفی قبل المرأہ فقد قال مشائخنا انه یفسد صومها بالاجماع لان لمثانتها منفذا فیصل الی الجوف کالاقطارفی الاذن .(بدائع الصنائع ج:۲ص:۹۳ط،ایچ ایم سعید)
ایضا : قلت الاقرب التخلص بان الدبروالفرج الداخل من الجوف اذ لاحاجزبینهما وبینه فهما فی حکمه .(شامی ج:۲ص:٤۰۰،ط: ایچ ایم سعید)

(۳) لوادخلت الصائمة اصبعها فی فرجهااودبرها لایفسد علی المختارالاان تکون مبلولة بماء اودهن .(تبیین الحقائق ج:۱ص:۳۳۰.ط: ایچ ایم سعید)

(٤) ولولمس امرأة بشهوة اوقبلها اوجامعها ولم ینزل فظن ان ذلك یفطره فأکل بعد ذلك متعمدا فعلیه الکفارة .لان ذلك لاینافی رکن الصوم فی الظاهرفکان ظنه فی غیرموضعه فکان ملحقا بالعدم .(بدائع الصنائع ج:۲ص:۱۰۰ط:ایچ ایم سعید، احسن الفتاوی، سعید)

(٥) لوادخلت الصائمة اصبعها فی فرجها اودبرها لایفسد علی المختارالا ان تکون مبلولة بماء اودهن .(تبیین الحقائق ج:۱ص:۳۳۰.باب مایفسد الصوم ،ط: ایچ ایم سعید)

شفاعت

روزہ قیامت کے دن اللہ رب العزت کے سامنے یہ شفاعت کرے گا کہ اے اللہ! اس بندے کو اپنی رضا عطا فرما دیجئے اور قرآن مجید بھی شفاعت کرے گا کہ اے اللہ! یہ بندہ میری تلاوت کرتا تھا، اس لئے اس سے عذاب کو ہٹا دیجیے اور اس کو جنت عطا فرما دیجیے۔ (۱)

شوال کے چھ روزے

(۱) شوال میں عید کے دن کے بعد سے مہینہ ختم ہونے تک چھ روزے رکھنے کی بڑی فضیلت ہے۔ یہ روزے رمضان المبارک کے فرض روزوں کے بعد ایسے ہیں جیسے فرض نماز کے بعد سنت اور نفل نماز ہوتی ہے۔ (۲)

(۲) جو شخص رمضان المبارک کے روزے رکھنے کے بعد شوال کے مہینے میں بھی چھ روزے رکھے گا اس کو پورا ایک سال مسلسل روزہ رکھنے کا ثواب ملے گا، کیونکہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے۔ لہٰذا 36x10=360 بنے گا۔ (۳)

(۳) شوال کے چھ روزے پے در پے مسلسل رکھے یا متفرق طور پر یا عید کے دن کے بعد یا پورے مہینے میں کسی بھی چھ دن روزے رکھے تمام صورتیں صحیح ہیں۔ (۴)

---

(۱) عن عبداللہ بن عمرو ان رسول اللہ ﷺ قال الصیام والقرآن یشفعان للعبد یقول الصیام ای رب انی منعته الطعام والشهوات بالنهار فشفعنی فیه ویقول القرآن منعته النوم باللیل فشفعنی فیه فیشفعان. رواہ البیهقی شعب الایمان. (مشکوۃ ص: ۱۷۳ کتاب الصوم الفصل الثانی قدیمی)

(۲،۳) عن عمر بن ثابت بن الحارث الخزرجی عن ابی ایوب الانصاری انه حدثه ان رسول اللہ ﷺ قال من صام رمضان ثم اتبعه ستا من شوال کان کصیام الدهر. (مسلم شریف ج: ۱ ص: ۳۶۹، باب استحباب ستة من شوال اتباعا لرمضان. ط: قدیمی کتب خانه)

(۴) قال صاحب الهدایة فی کتابه التجنیس: ان صوم الستة بعد الفطر متتابعة منهم من کرهه والمختار انه لابأس به لان الکراهة انما کانت لانه لایؤمن من ان یعد ذلک من رمضان فیکون تشبها بالنصاری والأن زال ذلک المعنی الخ (شامی ج: ۲ ص: ۴۳۵. سعید)

شوال کے چھ روزوں میں قضا روزوں کی نیت بھی کرنا

رمضان کے روزے فرض ہیں، شوال کے چھ روزے نفل ہیں، لہذا شوال کے چھ روزوں میں رمضان کے روزوں کی قضا کی نیت کرنا درست نہیں، اس طرح رمضان کا روزہ صحیح نہیں ہوگا۔(۱)

شہوت

(۱) اپنی بیوی یا اجنبی عورت کو صرف شہوت کے ساتھ دیکھنے سے اگر انزال ہو گیا تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔(۲)

(۲) بیوی کے علاوہ کسی اور کو قصداً شہوت کی نظر سے دیکھنا بہت بڑا گناہ ہے، بلکہ یہ آنکھ کا زنا ہے، جیسا کہ بخاری شریف میں ہے۔(۳)

(۳) روزے کے دوران بیوی کو بھی شہوت کی نظر سے دیکھنے سے بچنا چاہیے۔(۴)

---

(۱) ومتى نوى شيئين مختلفين متساويين في الوكادة والفريضة ولارجحان لاحدهما على الآخر بطلا ومتى ترجح احدهما على الآخر ثبت الراجح كذا في محيط السرخسي..... واذا نوى قضاء بعض رمضان والتطوع يقع عن رمضان في قول ابي يوسف وهورواية عن ابي حنيفة كذا في الذخيرة .(عالمگیری ج:۱ ص:۱۹۶، ۱۹۷ .ط: رشيديه)

(۲) قوله اونظر الى امرأة فانزل لم يفطر سواء نظر الى الوجه اوالى الفرج أوالى غيرهما كما بينا انه لم يوجد صورة الجماع ولامعناه فصار كالتفكر اذا امنى .(الجوهرة النيرة ج:۱ ص:۱۶۷)

(۳) عن ابن عباس قال ما رأيت شيئا اشبه باللمم مما قال ابوهريرة عن النبي ﷺ قال ان الله كتب على ابن آدم حظه من الزنى ادرك ذلك لامحالة فزنى العين النظر وزنى اللسان النطق والنفس تمنى وتشتهي والفرج يصدق ذلك ويكذبه .(بخاری شريف ج:۲ ص:۹۲۲، مسلم شريف ج:۲ ص:۳۳۶. ط:قديمي كتب خانه)

(٤) اياكم والنظر فانها تزرع في القلب الشهوة.(بدائع الصنائع ج:۲ ص:۹۳ ط: ایچ ایم سعيد)

شیخ فانی

شیخ فانی، ضعیف العمری یا مرض کی بناء پر اگر روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو ہر روزے کے بدلہ میں دو کلو گندم یا اس کی قیمت ادا کرے۔(۱)

(ص)

صاحب نصاب نہ ہو تو......

(۱) اگر کوئی شخص صاحب نصاب نہیں، غریب اور فقیر ہے تو اس پر صدقۂ فطر واجب نہیں، ہاں اگر خوشی سے صدقۂ فطر ادا کرنا چاہے تو ادا کرسکتا ہے، ثواب ملے گا۔(۲)

(۲) حدیث شریف میں ہے کہ اگر فقیر صدقۂ فطر ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس سے زیادہ عنایت فرماتا ہے، جتنا اس نے صدقۂ فطر کے طور پر دیا ہے۔(۳)

---

(۱) قال عبدالرحمن الجزری :الشیخ الفانی الذی لایقدرعلی الصوم فی جمیع فصول السنة یفطروتجب من کل یوم فدیة طعام مسکین .(کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة ج:۱ص: ٥٧٦، کتاب الصوم)

أیضا فی الهندیة :فالشیخ الفانی الذی لایقدرعلی الصیام یفطرویطعم لکل یوم مسکینا کما یطعم فی الکفارة .(عالمگیری ج:۱ص:۲۰۷)

والشیخ الذی لایقدر علی الصوم یفطرویطعم لکل یوم مسکینا نصف صاع من براوصاعا من تمراوصاعا من شعیرکمایطعم فی الکفارات الفانی الذی قرب الی الفناء اوفنیت قوته .
(الجوهرة النیرة ج:۱ص:۱۷۲. ط: رشیدیه کوئٹه)

(۲) عن ابی هریرةؓ قال اتی رسول الله ﷺ رجل فقال یارسول الله ای الصدقة اعظم فقال ان تصدق وانت صحیح شحیح تخشی الفقروتامل الغنی ولاتمهل حتی اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان کذا ولفلان کذا الاوقد کان لفلان.(الصحیح لمسلم ج:۱ص:۳۳۲، کتاب الزکاة باب بیان افضل الصدقة ط:قدیمی کتب خانه)

(۳) مظاهرحق ج:۲ص:۵۸.ط: دارالاشاعت)

صبح صادق کے بعد کچھ کھایا پیایا جماع کیا

(۱) اگر روزہ دار کو معلوم ہے کہ صبح صادق ہوگئی، اس کے باوجود کھایا پیایا جماع کیا تو روزہ فاسد ہوگیا، قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔

اور اگر صبح صادق ہونا معلوم نہیں تھا، سحری کا وقت باقی ہے سمجھ کر کھایا پیایا جماع کیا تو اس صورت میں روزہ فاسد ہوجائے گا، صرف قضا لازم ہوگی کفارہ نہیں۔ (۱)

صحبت کرنا

(۱) رمضان کے روزے کے دوران صحبت کرنے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے، قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔ (۲)

(۲) جب مرد کے عضو مخصوص کی سپاری عورت کے اگلے راستہ میں اندر چلی جائے گی تو روزہ فاسد ہوجائے گا، خواہ منی نکلے یا نہ نکلے، قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔ (۳)

(۳) اگر مرد نے پاخانے کی جگہ اپنا عضو مخصوص داخل کیا اور اس کی سپاری اندر چلی گئی تب بھی عورت اور مرد دونوں کا روزہ فاسد ہوگیا، قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔ (۴)

(۴) آگے اور پیچھے دونوں راستوں میں سے کسی بھی راستہ میں جان بوجھ کر مجامعت کی تو روزہ فاسد ہوجائے گا، قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔ (۵) گناہ

---

(۱) ومن جامع عامدا فی احد السبیلین اواکل اوشرب مایتغذی به اویتداوی به فعلیه القضاء والکفارة لان الجنایة متکاملة لقضاء الشهوة .(الجوهرة النیرة ج:۱ص:۱۶۹)

ومن تسحروهویظن ان الفجرلم یطلع اوافطروهویری ان الشمس قدغربت ثم تبین ان الفجرقد طلع وان الشمس لم تغرب قضاه ذلك الیوم ولاکفارة علیه .(الجوهرة النیرة ج:۱ص:۱۷۴)

(۲،۳) قال طاهربن احمد :اذا جامع امرأته متعمدا فی نهاررمضان فعلیه القضاء والکفارة اذا توارت الحشفة انزل اولم ینزل .(خلاصة الفتاوی ج:۱ص:۲۵۹، هدایة ج:۱ص:۲۰۱)

(۴، ۵) وان جامعها فی دبرها ......متعمدا علیه القضاء والکفارة انزل اولم ینزل .(فتاوی قاضیخان ج:۱ص:۱۰۲، الفصل الخامس فی مایفسد الصوم) وفتاوی خانیه علی هامش هندیه ۲۱۲/۱ ،فصل واماما یوجب القضاء والکفارة ،ط:رشیدیه)

الگ ہوگا۔ ان دونوں مقاموں کی مجامعت میں منی نکلنا شرط نہیں، صرف سپاری ایک دفعہ اندر چلی جانا شرط ہے۔

(۵) صحبت اور جماع میں عورت اور مرد دونوں کا عاقل ہونا شرط نہیں ہے، اگر دونوں میں سے ایک مجنون ہے، دوسرا عاقل تو عاقل پر کفارہ لازم ہوگا۔ مثلاً مرد عاقل ہے اور عورت مجنون تو مرد پر قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے اور اگر مرد مجنون یا نابالغ ہے اور عورت عاقل ہے تو عورت پر کفارہ اور قضا دونوں لازم ہوں گے۔ (۱)

(۶) اگر عورت جماع کرانے میں راضی تھی تو اس پر بھی قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔ اور اگر عورت جماع کرانے میں راضی نہیں تھی، زبردستی جماع کیا اور عورت آخر تک راضی نہیں تھی تو اس صورت میں عورت پر صرف قضا لازم ہوگی، کفارہ نہیں اور اگر عورت ابتداء میں ناراض تھی، زبردستی کی گئی پھر عورت راضی ہوگئی تو بھی صرف قضا لازم ہوگی، کفارہ لازم نہیں ہوگا۔ (۲)

(۷) رمضان میں دن میں بیوی سے بھی صحبت کرنا کبیرہ گناہ ہے، اس صورت میں قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔ (۳)

(۸) رمضان میں غروب آفتاب کے بعد سے صبح صادق سے قبل تک بیوی سے صحبت کرنا جائز ہے۔ (۴)

---

(۱) ولومکنت نفسها من صبی ومجنون فزنی بها فعلیه الکفارة بالاتفاق .(عالمگیری ج: ۱ ص: ۲۰۵ ،کتاب الصوم النوع الثانی مایوجب القضاء والکفارة . ط: رشیدیه)

(۲) وعلی المرأة مثل ماعلی الرجل ان کانت مطاوعة وان کانت مکرهة فعلیها القضاء دون الکفارة وکذا اذا کانت مکرهة فی الابتداء ثم طاوعته بعد ذلک کذا فی فتاوی قاضیخان .(عالمگیری ج: ۱ ص: ۲۰۵). ط: رشیدیه کوئٹه)

وقید بالعمد لاخراج المخطئ والمکره فانه وان فسد صومهما لاتلزمهما الکفارة ولوحصلت الطواعیة فی وسط الجماع بعد ماکان ابتداء ه بالاکراه لانها انماحصلت بعد الافطار کمافی الظهیریة (البحر الرائق ج۲ ص: ۲۷۶ ط:سعید) هکذا فی الجوهرة النیرة ج: ۱ ص: ۱۶۹)

(۳)(۱ – ۲) (٤) احل لکم لیلة الصیام الرفث الی نسائکم .(سورة البقرة آیت : ۱۸۷)

(۹) اگر روزے کے دوران بھولے سے صحبت کر لی اور آخر تک روزہ یاد نہیں آیا تو روزہ درست ہے فاسد نہیں ہوا۔(۱)

(۱۰) اور اگر ہمبستری کے دوران یاد آیا تو فوراً الگ ہونا ضروری ہے ورنہ روزہ فاسد ہو جائے گا، غروب تک کھانے پینے کی اجازت نہیں ہوگی اور بعد میں ایک روزہ رکھنا لازم ہوگا۔(۲)

(۱۱) بھولے سے صحبت کرنے کے بعد پھر قصداً صحبت کر لی، اس گمان سے کہ روزہ فاسد ہو گیا ہے تو اس سے روزہ فاسد ہو گیا قضا ضروری ہے۔(۳)

(۱۲) اگر کوئی شخص رات کو سحری کی نیت سے لیٹ گیا، آنکھ کھلی تو رات کے خیال سے بیوی سے صحبت کر لی، بعد میں معلوم ہوا کہ اس وقت صبح ہو گئی تھی تو یہ روزہ صحیح نہیں ہوا، قضا واجب ہے، کفارہ لازم نہیں، باقی پورا دن کھانا پینا جائز نہیں۔(۴)

(۱) فان اكل الصائم اوشرب اوجامع ناسيا لم يفطر .(الجوهرة النيرة ج:۱ص:۱٦٦، فتاوى عالمگيرى ج:۱ ص:۲۰۲. رشيديه كوئٹه)

(۲) اونزع المجامع حال كونه ناسيا في الحال عند ذكره .(شامي ج:۲ص:۳۹۷. سعيد)
أيضا:قول المصنف اونزع المجامع الخ انظرماكتبه السند ى هنا عبارته عند قول المصنف اونزع المجامع ناسيا في الحال عند ذكره يعني لوبدأ بالجماع ناسيا فتذكران نزع بمجرد التذكرلم يفطر .(تقريرات الرافعي ص:١٤٧ . ايچ ايم سعيد)

(۳) اواكل اوجامع ناسيا اواحتلم اوانزل بنظراوذرعه القئ فظن انه افطرفاكل عمد ا لشبهة قضى في الصوركلها فقط.......قوله فاكل عمدا وكذا لوجامع عمدا كمافي تقريره في نور الايضاح فالمراد بالاكل الافطارقوله للشبهة علة للكل قال في البحروانما لم تجب الكفارة بافطاره عمدا بعد اكله اوشربه اوجماعه ناسيا لانه ظن في موضع الاشتباه بالنظيرهوالاكل عمدا (شامي ج:۲ص:٤٠١)

(٤) ولوجامع على ظن انه بليل ثم علم انه بعد الفجرفنزع من ساعته فصومه فاسد لانه مخطئ ولا كفارة عليه لعدم قصد الافساد.(شامي ج:۲ص: ٤٠١،سعيد)
أيضا:والاصل في هذه المسائل ان كل من صارفي آخرالنهاربصفة لوكان في اول النهار عليهاللزمه الصوم فعليه الامساك..........ولذاذكرفي البدائع الاصل المذكورثم قال وكذا كل من وجب عليه الصوم لوجود سبب الوجوب والاهلية ثم تعذرعليه المضى بان افطر متعمدا او اصبح يوم الشك مفطرا ثم تبين انه من رمضان اوتسحرعلى ظن ان الفجرلم يطلع ثم تبين طلوعه فانه يجب عليه الامساك تشبها .(شامي ج:۲ص:٤٠٨ . ط: ايچ ايم سعيد)

(۱۴) کسی نے مردہ عورت سے یا ایسی کم عمر نابالغ بچی سے صحبت کرلی جس کے ساتھ عموماً صحبت کی رغبت نہیں ہوتی یا کسی جانور سے جماع کیا اور منی خارج ہوگئی تو روزہ فاسد ہو جائے گا، صرف قضا واجب ہوگی کفارہ نہیں۔(۱)

صحبت زبردستی کرنا

(۱) کوئی روزہ دار عورت غافل سورہی تھی یا بے ہوش پڑی تھی اس سے کسی نے صحبت کرلی تو روزہ فاسد ہوگیا، عورت پر صرف قضا واجب ہے، کفارہ نہیں، البتہ مرد پر قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔(۲)

(۲) کسی روزہ دار عورت سے زبردستی جماع کیا گیا اور عورت آخری وقت تک راضی نہیں تھی یا سونے کی حالت میں یا جنون کی حالت میں جماع کیا تو عورت کا روزہ فاسد ہو جائے گا۔ صرف قضا لازم ہوگی کفارہ نہیں، البتہ مرد، روزہ دار پر قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔(۳)

صحبت کرانا نابالغ یا مجنون سے

اگر کوئی عورت روزے کے دوران کسی نابالغ یا مجنون سے صحبت کرائے گی تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔(۴)

---

(۱) واذا جامع بهيمة اوميتة اوجامع فيما دون الفرج ولم ينزل لايفسد صومه وان انزل فی هذه الوجوه كان عليه القضاء دون الكفارة هكذا فی قاضيخان.(عالمگيری ج:۱ ص:۲۰۵)

(۲) اووطئت نائمة اومجنونة ....قضی فی الصور كلها قوله اووطئت الخ هذا بالنظر اليها واما الواطئ فعليه القضاء والكفارة اذ لافرق بين وطئه عاقلة وغيرها كما فی الاشباه وغيرها .(شامی ج:۲ ص:۴۰۵. ط: ايچ ايم سعيد)

(۳) من جامع عمدا فی احد السبيلين فعليه القضاء والكفارة......وعلى المرأة مثل ماعلى الرجل ان كانت مطاوعة وان كانت مكرهة فعليها القضاء دون الكفارة .(عالمگيری ج:۱ ص:۲۰۵)

(۴) لومكنت نفسها من صبی اومجنون فزنى بها فعليها الكفارة بالاتفاق كذا فی الزاهدی . (عالمگيری ج:۱ ص:۲۰۵. ط:رشيديه كوئٹه)

صحت کے بعد غروب تک کھانا پینا

اگر روزے کے دوران بیماری کی شدت کی وجہ سے دوا لینے کی ضرورت ہوئی اور دوا لینے کے بعد آرام ہوگیا تو غروب تک روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔ کھانے پینے کی اجازت نہیں ہوگی، بعد میں اس روزے کی قضا بھی لازم ہوگی۔(۱)

صحت یاب ہونے سے پہلے انتقال ہوجانا

اگر کوئی شخص بیماری کی وجہ سے روزہ رکھ نہ سکا اور معالج نے بھی روزہ رکھنے سے منع کر دیا اور اس مرض سے صحت نہ ہوئی اور روزہ رکھنے کے قابل نہ ہوا اور اسی مرض میں فوت ہوگیا تو ان روزوں کا فدیہ ادا کرنا لازم نہیں، لیکن اگر ورثاء خوشی سے فدیہ دے دیں تو کچھ حرج نہیں، میت کو ثواب ملے گا، اور ایک روزہ کا فدیہ ایک صدقۂ فطر کے برابر ہے۔(۲)

صدقۂ فطر

(۱) جو مسلمان اتنا مالدار ہے کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہے یا اس پر زکوٰۃ واجب نہیں، لیکن قرض اور ضروری اسباب سے زائد اتنی قیمت کا مال یا اسباب ہے جتنی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، یعنی ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کا مال، اسباب اور سامان ہے تو اس پر عیدالفطر کے دن صدقہ دینا واجب ہے، چاہے وہ تجارت کا مال ہو یا تجارت کا مال نہ ہو، چاہے اس پر سال گزر چکا ہو یا نہ گزرا ہو۔ اس صدقہ کو صدقۂ فطر کہتے ہیں۔(۳)

(۲) جس طرح مالدار ہونے کی صورت میں مردوں پر صدقۂ فطر ادا کرنا (۴)

(۱) والاصل فی هذه المسائل ان کل من صار فی آخر النهار بصفة لو کان فی اول النهار علیها للزمه الصوم فعلیه الامساك. (شامی ج: ۲ ص: ۴۰۸. ایچ ایم سعید)

(۲) فان ماتوا فیه ای فی ذلك العذر فلاتجب علیهم الوصیة بالفدیة لعدم ادراکهم عدة من ایام اخر. (شامی ج: ۲ ص: ۱۶۰. ط: ایچ ایم سعید)

(۳، ۴) هی واجبة علی الحر المسلم المالك لمقدار النصاب فاضلا عن حوائجه الاصلیة =

واجب ہے اسی طرح اگر عورت مالدار صاحب نصاب ہے یا اس کی ملکیت میں قرضہ اور ضروری اسباب سے زائد اتنی قیمت کا مال وغیرہ ہے جس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے، مثلاً اس کے پاس زیور ہے جو والدین کی طرف سے ملا ہے یا شوہر نے نصاب کے برابر زیور عورت کو بطور ملکیت دیا ہے، یا مہر میں اتنا زیور ملا جو نصاب کے برابر ہے تو عورت کو بھی اپنی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہے، ہاں اگر شوہر اس کی طرف سے ادا کر دے تو ادا ہو جائے گا۔

(۳) جس آدمی پر صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہے اس کو اپنے نابالغ لڑکے اور لڑکی کی طرف سے بھی نکالنا واجب ہے۔(۱)

(۴) مالدار عورت پر اپنا صدقۂ فطر ادا کرنا تو واجب ہے، لیکن اس پر کسی اور کی طرف سے ادا کرنا واجب نہیں، نہ بچوں کی طرف سے نہ ماں باپ کی طرف سے، نہ شوہر کی طرف سے۔(۲)

(۵) صدقۂ فطر مسلمانوں کی آپس کی ہمدردی کا کم سے کم حصہ ہے، اگر مالدار اتنا بھی فقیر مسکینوں کو نہیں دیتے ہیں تو ان پر خدائی قہر اترتا ہے، ان کی کمائیوں کی برکتیں ختم

=........ولایعتبرفیه وصف النماء .(عالمگیری ج:۱ ص:۱۹۱. رشیدیه کوئٹه)
أیضا: یخرج ذلك عن نفسه لحدیث ابن عمرؓ قال فرض رسول الله ﷺ زکوة الفطرعلی الذکروالانثی .(هدایة ج:۱ ص:۱۹۰. ط:مکتبه رحمانیه)
وفی الشامیة : تجب صدقة الفطرعلی کل حرمسلم ....ذی نصاب فاضل عن حاجته الاصلیة کدینه وحوائج عیاله وان لم ینم.(شامی ج:۲ ص:۹۸،باب صدقة الفطر. سعید)
وفی الهندیة : ولایؤدی عن زوجته ولاعن اولاده الکباروان کانوا فی عیاله ولوادی عنهم اوعن زوجته بغیرامرهم اجزاهم استحساناکذا فی الهدایة .(عالمگیری ج:۱ ص:۱۹۳، رشیدیه)
(۱) وتجب عن نفسه وطفله الفقیر کذا فی الکافی .(عالمگیری ج:۱ ص:۱۹۲. رشیدیه)
ایضا: ویخرج عن اولاده الصغارومممالیله .(هدایه ج:۱ ص:۱۹۰،باب صدقة الفطر)
(۲) والأصل ان صدقة الفطرمتعلقة بالولایة والمؤنة ، فکل من کان علیه ولایته ومؤنته ونفقته فانه تجب علیه صدقة الفطرفیه والافلا.(فتاوی عالمگیری ج:۱ ص:۱۹۳ رشیدیه)

ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے پیچھے ایسی الجھنیں لگا دیتا ہے کہ صدقۂ فطر سے کہیں زیادہ پیسہ برباد ہو جاتا ہے، اور کسی غریب کے ایک دن کے رونے کی پروانہ کرنے کی سزا میں اللہ تعالیٰ کبھی کبھی برسوں تک رلاتا ہے، جب مالدار لوگ خوشی میں غریبوں کو شریک نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ ایسے مالداروں کو بھی پریشانی اور تکلیف میں شریک کر کے برابر کر دیتا ہے۔ پھر اس کو غریبوں کے آنسوؤں اور ہچکیوں کا احساس ہوتا ہے۔(۱)

صدقۂ فطر کا مصرف

(۱) صدقۂ فطر کا مصرف وہی ہے جو زکوٰۃ کا مصرف ہے۔ یعنی جہاں جہاں زکوٰۃ دی جا سکتی ہے انہیں جگہوں میں صدقۂ فطر دینا بھی جائز ہے اور جہاں جہاں زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے، ان جگہوں میں صدقۂ فطر دینا بھی جائز نہیں، البتہ غریب غیر مسلم لوگوں کو صدقۂ فطر دینا جائز ہے، زکوٰۃ دینا جائز نہیں، صدقۂ فطر اور زکوٰۃ میں یہ فرق ہے۔(۲)

(۲) صدقۂ فطر کے مستحق فقراء اور مساکین ہیں، لہذا عید کی نماز سے پہلے ادا کر دیا جائے۔ بعض لوگ یا برادری صدقۂ فطر کی رقم لے کر عید کی نماز سے پہلے تقسیم نہیں کرتے، یہ طریقہ سنت کے خلاف ہے۔(۳)

(۳) فطرہ کی رقم سے مسجد، مدرسہ، ہسپتال، ہسپتال کی مشینریاں یا آفس یا راستہ وغیرہ بنانا جائز نہیں ہے۔(۴)

---

(۱) رمضان کیا ہے؟ ص:۱۷۵

(۲) ومصرف هذه الصدقة ماهومصرف الزكاة. (عالمگیری ج:۱ ص:۱۸۸، ۱۹٤) (وصدقة الفطر كالزكاة فى المصارف) وفى كل حال (الافى) جواز (الدفع الى الذمى. شامى ج:۲ ص: ۳۵۱)

(۳) والمستحب للناس ان يخرج و الفطرة بعد طلوع الفجريوم الفطرقبل الخروج الى المصلى كذا فى الجوهرة النيرة. (عالمگیری ج:۱ ص:۱۹۲. رشیدیه)

(٤) وفى الهنديه: ومصرف هذه الصدقة ماهومصرف الزكاة. (ج:۱ ص:۱۸۸، ۱۹٤)
وفى الدرالمختار: لايصرف الى بناء نحومسجد قوله نحومسجد كبناء القناطروالسقايات واصلاح الطرقات وكرى الأنهاروالحج والجهاد وكل مالاتمليك فيه. (شامى ج:۲ ص:۳٤٤)

صدقۂ فطر کس کس کی طرف سے دینا واجب ہے

مالدار آدمی کے لئے صدقۂ فطر اپنی طرف سے بھی ادا کرنا واجب ہے، اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے بھی اور بالغ اولاد کی طرف سے بھی بشرطیکہ وہ فقیر ہو، نابالغ اولاد اگر مالدار ہو تو ان کے مال سے ادا کرے اور اگر مالدار نہیں ہے تو اپنے مال سے ادا کرے۔

بالغ اولاد اگر مالدار ہے تو ان کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرنا باپ پر واجب نہیں، ہاں اگر باپ از خود ادا کر دے گا تو صدقۂ فطر ادا ہو جائے گا۔(۱)

صدقۂ فطر کس وقت واجب ہوتا ہے

(۱) صدقۂ فطر عید الفطر کے دن کی صبح صادق طلوع ہونے کے وقت واجب ہوتا ہے۔ البتہ صدقۂ فطر رمضان میں بھی ادا کرنا درست ہے۔ لہٰذا جو شخص فجر کا وقت آنے سے پہلے فوت ہو گیا یا فقیر ہو گیا تو اس پر صدقۂ فطر واجب نہیں۔(۲)

(۲) جو کافر عید کے دن صبح صادق کے بعد مسلمان ہوا، یا جو فقیر صبح صادق کے بعد مالدار ہوا، اس پر صدقۂ فطر ادا کرنا واجب نہیں۔(۳)

(۳) جو بچہ صبح صادق سے پہلے یا صبح صادق کے وقت پیدا ہوا، اس کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرنا مالدار باپ پر واجب ہے۔(۴)

(۴) جو بچہ یا بچی صبح صادق کے بعد پیدا ہوا اس کی طرف سے صدقۂ فطر نکالنا

---

(۱) وتجب عن نفسه وطفله الصغير ولا يؤدى عن زوجته ولا عن اولاده الكبار وان كانوا فى عياله ولو ادى عنهم او عن زوجته بغير امرهم اجزاهم استحسانا كذا فى الهداية .(عالمگيرى ج:۱ ص:۱۹۳ . ط: رشيديه كوئته)

(۲) ووقت الوجوب بعد طلوع الفجر الثانى من يوم الفطر فمن مات قبل ذلك لم تجب عليه الصدقة ....وان قدموها على يوم الفطر جاز .(عالمگيرى ج:۱ ص:۱۹۲ رشيديه)

(۳) او اسلم بعده لم تجب .(عالمگيرى ج:۱ ص:۱۹۲ ط: رشيديه)

(۴) ومن ولد قبله وجبت .(عالمگيرى ج:۱ ص:۱۹۲ .ط: رشيديه)

واجب نہیں۔(۱)

صدقۂ فطر کن کن چیزوں سے دیا جاسکتا ہے

صدقۂ فطر میں کشمش، کھجور، جو، گندم یا آٹا یا ان چیزوں کی قیمت دی جاسکتی ہے اور قیمت دینا زیادہ بہتر ہے، تاکہ مستحق آدمی اپنی ضرورت کی چیز خرید سکے۔(۲)

صدقۂ فطر کی ادائیگی کا وقت

عیدالفطر کے روز عید کی نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کردینا بہت زیادہ فضیلت کی بات ہے۔عید کی نماز کے بعد بھی دیا جاسکتا ہے۔لیکن عید کے دن سے زیادہ تاخیر کرنا خلاف سنت اور مکروہ ہے، پھر بھی ادا کردینا ضروری ہے، اور رمضان المبارک کا چاند نظر آنے کے بعد رمضان المبارک میں بھی صدقۂ فطر ادا کرنا جائز ہے۔(۳)

(۲) رمضان سے پہلے صدقۂ فطر ادا نہ کرے۔(۴)

صدقۂ فطر کی مقدار

(۱) ''کھجور'' ایک صاع یعنی تقریباً ساڑھے تین کلو یا اوسط درجہ کی ساڑھے تین کلو کھجور کی قیمت دینا ہے، اور قیمت ہر سال ماہ رمضان المبارک میں مارکیٹ سے

---

(۱) ومن ولد بعده لم تجب .(عالمگیری ج:۱ص:۱۹۲ط:رشیدیه)

(۲) هي نصف صاع من براوصاع من شعیراوتمر........ثم قیل یجوزاداء ہ باعتبارالعین والاحوط ان یراعی فیه القیمة هکذا فی محیط السرخسی .(عالمگیری ج:۱ص:۱۹۱)

(۳،۴) ویستحب اخراجها قبل الخروج الی المصلی بعد طلوع فجر الفطرعملا بامره وفعله علیه الصلوة والسلام وصح اداؤها اذا قدمه علی یوم الفطراوأخره – اعتبارا بالزکاة والسبب موجود اذ هوالرأس – بشرط دخول رمضان فی الاول –ای مسالة التقدیم –هوالصحیح – وبه یفتی جوهره وبحرعن الظهیریة –لکن عامة المتون والشروح علی صحة التقدیم مطلقا وصححه غیرواحد ورجحه فی النهرونقل عن الولوالجیة انه ظاهر الروایة :قلت فکان هوالمذهب درمختار.(شامی ج:۲ص:۳۶۷، باب صدقة الفطر،سعید)

معلوم کر کے متعین کرے۔(۱)

(۲) ''جو'' ایک صاع یعنی تقریباً ساڑھے تین کلو یا اوسط درجہ کے ساڑھے تین کلو ''جو'' کی قیمت دینا۔(۲)

(۳) ''کشمش'' ایک صاع تقریباً ساڑھے تین کلو یا اوسط درجہ کی ساڑھے تین کلو ''کشمش'' کی قیمت دینا۔(۳)

(۴) ''گندم'' نصف صاع یعنی پونے دو کلو یا اوسط درجہ کے پونے دو کلو گندم کی قیمت دینا۔(۴)

(۵) ''آٹا'' اگر آٹا دینا ہے تو دو کلو دینا چاہیے یا دو کلو کی قیمت دینی چاہیے۔(۵)

(۶) ''چاول'' اگر چاول دینا ہے تو اس کی مقدار اور وزن مقرر نہیں، البتہ اتنا دینا ضروری ہے کہ اس کی قیمت پونے دو کلوم گندم کی قیمت سے کم نہ ہو۔(۶)

(۷) ''میدہ'' اگر میدہ خالص گندم کا ہے تو فی صدقۂ فطر دو کلو کے حساب سے دیدے اور اگر میدہ خالص گندم کا نہیں تو اس صورت میں اتنا میدہ دینا لازم ہوگا جس کی قیمت پونے دو کلو گندم کی قیمت سے کم نہ ہو۔(۷)

(۱،۲) اوصاع تمراوشعير.........ودفع القيمة اى الدراهم افضل من دفع العين على المذهب المفتى به جوهرة وبحرعن الظهيرية وهذا فى السعة واما فى الشدة فدفع العين افضل كما لايخفى درمختار(شامی ج:۲ص:۳٦٤و ۳٦٦ . ایچ ایم سعید)

(۳) واما الزبيب فقد ذكر في الجامع الصغيرنصف صاع عند ابى حنيفةؒ لانه يؤكل بجميع اجزائه وروى عن ابى حنيفةؒ صاع وهوقولهما ثم قيل يجوزاداؤه باعتبارالعين والاحوط ان يراعى فيه القيمة .(عالمگیری ج:۱ص:۱۹۱ط:رشیدیه کوئٹه))

(٤،٥) وهى نصف صاع من براوصاع من شعيراوتمرودقيق الحنطة والشعيروسويقهما مثلهما .(عالمگیری ج:۱ص:۱۹۱ط:رشیدیه کوئٹه)

(٦) وماسواه من الحبوب لايجوزالابالقيمة (عالمگیری ج:۱ص:۱۹۲ط: رشیدیه)

أيضا: ومالم ينص عليه كذرة وخبزيعتبرفيه القيمة .(شامی ج:۲ص:۳٦٤ط: سعيد)

(۷) وهى نصف صاع من براوصاع من شعيراوتمرودقيق الحنطة والشعيروسويقهما مثلهما .(عالمگیری ج:۱ص:۱۹۱. ط:رشیدیه کوئٹه)

(۸) کشمش، کھجور، جو اور گندم کے علاوہ اگر کسی اور چیز سے صدقۂ فطر ادا کیا جائے تو اس کی قیمت کم سے کم پونے دو کلو گندم کی قیمت کے برابر ہونا ضروری ہے۔(۱)

(۹) ہر آدمی کو کوشش کرنی چاہیے کہ بیش قیمت چیزوں سے صدقۂ فطر ادا کرے تاکہ قیامت کے دن ثواب زیادہ ملے اور وہاں جس کے پاس ثواب زیادہ ہوگا وہ زیادہ خوش ہوگا۔(۲)

صدقۂ فطر میں اجازت

(۱) اگر ایک آدمی دوسرے آدمی کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرتا ہے تو اجازت لینا یا دینا ضروری ہے۔(۳)

(۲) اگر شوہر بیوی کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کر دیتا ہے تو صراحۃً اجازت لینا ضروری نہیں، کیونکہ عادۃً اجازت ہوتی ہے۔(۴)

(۳) اگر شوہر بیوی کی طرف سے زکوٰۃ ادا کر دیتا ہے تو اس میں اجازت لینا یا دینا ضروری ہے، بہتر ہے کہ ایک دفعہ ہمیشہ کے لئے اجازت لے لے یا اجازت دے دے تاکہ کسی قسم کا تردد باقی نہ رہے۔(۵)

---

(۱) وماسواه من الحبوب لايجوزالاباالقيمة .(عالمگيری ج:۱ ص:۱۹۲ .رشيديه)
ايضا:ومالم ينص عليه كذرة وخبزيعتبرفيه القيمة .(شامی ج:۲ ص:۳۶۴ .ايچ ايم سعيد)
(۲) لن تنالوا البرحتى تنفقوا مماتحبون وماتنفقوا من شئ فان الله به عليم .آل عمران پ:۴ آيت :۹۲)
(۳) ولايجوزان يعطى عن غيرعياله الاباامره كذا في المحيط .(عالمگيری ج:۱ ص:۱۹۳)
أيضا: لان فيها معنى العبادة حتى لاتتأدى بدون النية .(بدائع الصنائع ج:۲ ص:۱۹۸ .سعيد)
(۴) ولوادى عنهما اى عن الزوجة والولد الكبيربلااذن اجزأ استحساناللاذن عادة اى لوفى عياله والافلا.(شامی ج:۲ ص:۳۶۳ .ايچ ايم سعيد)
(۵) وشرط صحة ادائها نية مقارنة له اى للاداء .(شامی ج:۲ ص:۱۴ ،كتاب الزكاة .سعيد)

(ض)

ضرورت اصلیہ

(۱) رہنے کا گھر، پہننے کا کپڑا، استعمال کی گاڑی اور ضرورت کا سامان جو ہر وقت کام میں آتا ہے یا گاہے گاہے کام میں آتا ہے، سب ضرورت اور حاجات اصلیہ میں داخل ہیں۔(۱)

(۲) اگر کچھ سامان ضرورت سے زائد ہے لیکن ان چیزوں کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت سے کم ہے تو وہ بھی حاجت اصلیہ میں داخل ہے۔(۲)

(۳) کسی کے پاس ضروری سامان سے زائد اسباب ہے، لیکن وہ قرضدار ہے تو قرض کا اندازہ لگا کر اس کی قیمت کو منہا کرنے کے بعد اتنی قیمت کا سامان باقی نہیں رہتا جو ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو تو وہ بھی حاجت اصلیہ میں داخل ہے۔(۳)

(۴) اگر قرض کی رقم اندازہ سے منہا کرنے کے بعد اتنی قیمت کا سامان باقی رہتا ہے جس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی سے زیادہ یا برابر ہے تو اس پر

---

(۱) وهی مایدفع الهلاك عن الانسان تحقیقا کالنفقة ودور السکنی وآلات الحرب والثیاب المحتاج الیها لدفع الحر اوالبرد اوتقدیرا کالدین .(شامی ج:۲ ص:۲۶۲، ایچ ایم سعید)
أیضا: تجب علی حر مسلم ذی نصاب فضل عن مسکنه وثیابه واثاثه وفرسه وسلاحه وعبیده .(البحر الرائق ج:۲ ص:۲۵۲ . ایچ ایم سعید)

(۲) وان کان غنیا بان کان له مال فاضلا عن دینه مائتی درهم فصاعدا فانه یخرج صدقة الفطر عن نفسه وعن رقیقه والافلا.(بدائع الصنائع ج:۲ ص:۷۰ ط: ایچ ایم سعید)

(۳) وشرط ان یکون فاضلا عن حوائجه الاصلیة لان المستحق بالحاجة کالمعدوم کالمآء المستحق للعطش فخرج النصاب المشغول بالدین .(البحر الرائق ج:۲ ص:۲۵۲، سعید)

(٤) وان کان غنیا بان کان له مال فاضلا عن دینه مائتی درهم فصاعدا فانه یخرج صدقة الفطر عن نفسه وعن رقیقه والافلا.(بدائع الصنائع ج:۲ ص:۷۰ ط: ایچ ایم سعید)

صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہے۔(۴)

ضعف باقی ہے

(۱) اگر کوئی شخص بیماری سے اچھا ہو جائے، لیکن ابھی کمزوری باقی ہے اور یہ غالب گمان ہے کہ اگر روزہ رکھا تو پھر بیمار پڑ جائے گا، تب بھی روزہ چھوڑنا جائز ہوگا، البتہ کمزوری دور ہونے کے بعد فوت شدہ روزوں کی قضا لازم ہوگی۔(۱)

(ط)

طلباء کو فطرہ دینا

دینی مدارس کے غریب طلباء کو فطرہ دینا سب سے زیادہ ثواب ہے، کیونکہ اس صورت میں فطرہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ صدقۂ جاریہ کا ثواب بھی ملتا ہے۔(۲)

طویل دن والے علاقوں میں روزے کا حکم

(۱) صبح صادق سے روزے کا آغاز ہوتا ہے اور غروب آفتاب ہونے پر اس کا اختتام ہوتا ہے، اگر جغرافیائی اور موسمی حالات کے لحاظ سے گھنٹوں کے شمار میں کمی بیشی ہوتی ہے۔ مثلاً دن بارہ گھنٹے کے بجائے سولہ سترہ یا اٹھارہ گھنٹے ہو جائے تو آفتاب غروب ہونے تک روزہ رکھنا لازم ہوگا، سورج غروب ہونے سے پہلے صبح

---

(۱) والصحیح الذی یخشی ان یمرض بالصوم فھو کالمریض.(البحر الرائق ج:۲ ص:۲۸۱، وشامی ج:۲ ص:۱۶۳. ط: ایچ ایم سعید)

(۲) .....او ای طالب علم)وفی المعراج التصدق علی العالم الفقیہ افضل .(فتاوی شامی ج:۲ ص:۳۵۴). ط: ایچ ایم سعید)

التصدق علی الفقیر العالم افضل من التصدق علی الجاھل کذا فی الذاھدی.(عالمگیری ج:۱ ص:۱۸۷، الباب السابع فی المصارف ، شامی ج:۲ ص:۳۵۴)

صادق سے بارہ گھنٹے کا حساب کر کے افطار کرنا جائز نہیں ہوگا۔ اگر کوئی شخص ایسا کرے گا تو قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔ (۱)

(۲) اگر صبح صادق سے سورج غروب ہونے تک غیر معمولی فرق ہو جائے۔ مثلاً بیس یا بائیس گھنٹوں کا دن ہو جائے اور دو چار گھنٹوں کی رات رہ جائے تو بھی آفتاب غروب ہونے تک روزہ رکھنا لازم ہوگا۔

البتہ بسا اوقات دن غیر معمولی طور پر لمبا ہونے کی وجہ سے روزہ رکھنے میں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ خاص طور پر عمر رسیدہ اور کمزور آدمیوں کے لئے روزہ رکھنا دشوار ہو جاتا ہے، تو ایسی صورت میں رمضان المبارک میں روزہ نہ رکھیں بلکہ بعد میں جب موسم ہلکا اور برداشت کے قابل ہو جائے اور دن کے اوقات نسبتاً کم ہو جائیں تو قضا کر لیں۔ (۲)

(۳) جن علاقوں میں ایک طویل عرصہ کا دن، پھر اسی طرح طویل عرصہ کی رات کا سلسلہ رہتا ہے (جیسا کہ بلغاریہ وغیرہ میں چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات ہوتی ہے) تو وہاں روزہ رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس طرح نماز کے اوقات کا اندازہ سے تعین کیا جاتا ہے، اسی طرح ماہ رمضان کی آمد اور روزے کی ابتداء اور انتہاء کے اوقات کو بھی متعین کیا جائے۔

یا ایسے علاقے کے لوگ ان کے ایسے قریبی علاقے کے اعتبار سے روزہ کی

(۲،۱) لم ارمن تعرض عندنا لحکم صومهم فيما اذا كان يطلع الفجرعندهم كما تغيب الشمس اوبعده بزمان لايقدرفيه الصائم على مايقيم بنيته ولايمكن ان يقال بوجوب الصوم موالاة الصوم عليهم لانه يؤدى الى الهلاك فان قلنا بوجوب الصوم يلزم القول بالتقديروهل يقدرليلهم باقرب البلاد اليهم- كما قاله الشافعية هنا ايضا ام يقدرلهم بمايسع الاكل و الشرب ام يجب عليهم القضاء فقط دون الاداء كل محتمل فليتأمل.(شامی ج:۱ ص:۳۳۹ كتاب الصلوة مطلب فى طلوع الشمس من مغربها . ط:ایچ ایم سعید)

ابتداء اور انتہاء کا حساب کریں جہاں معمول کے مطابق دن رات کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری ہے۔(۱)

طویل عرصہ شب و روز والے علاقوں میں روزہ

جہاں پر ایک طویل عرصہ کا دن اور پھر اسی طرح رات کا سلسلہ رہتا ہے، وہاں جس طرح نماز کے اوقات کا اندازہ سے تعین کیا جاتا ہے اسی طرح ماہ رمضان کی آمد اور روزے کے اوقات کا بھی تعین کیا جائے گا۔

سب سے آسان صورت یہ ہے کہ ایسے مقام کے باشندوں کو ان مقامات کے مطابق عمل کرنا چاہیے جو ان سے قریب ہیں اور وہاں معمول کے مطابق دن رات کی آمد و رفت کا سلسلہ ہے۔(۲)

(ع)

عاشورہ کا روزہ

(۱) محرم کی دسویں تاریخ کو روزہ رکھنا مستحب ہے۔ رمضان کے علاوہ باقی گیارہ مہینوں کے روزوں میں محرم کی دسویں تاریخ کے روزے کا ثواب سب سے زیادہ ہے

---

(۱) (قوله العاجزعن الصوم) ای عجزا مستمرا کمایاتی، امالولم یقدر علیه لشدة الحر کان له ان یفطرویقضیه فی الشتاء. (شامی ج:۲ ص:۴۲۷. ط: ایج ایم سعید)

(۲) ویجری ذلك فیما لومکثت الشمس عندقوم مدة ....قال فی امداد الفتاح قلت: وکذلك یقدرلجمیع الآجال کالصوم والزکاة والحج والعدة وآجال البیع والسلم والاجارة، وینظرابتداء الیوم فیقدرکل فصل من الفصول الاربعة بحسب مایکون کل یوم من الزیادة والنقص کذا فی کتب الأئمة الشافعیة ونحن نقول بمثله اذ اصل التقدیرمقول به اجماعا فی الصلوات. فتاوی شامی. ج:۱ ص:۳۶۵، مطلب فی فاقد وقت العشاء کاهل بلغار کتاب الصلوة. نظام الفتاوی ج۱ ص:۷۸. مکتبه رحمانیه)

اور اس ایک روزے کی وجہ سے گذرے ہوئے ایک سال کے صغیرہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔اس کے ساتھ نویں یا گیارہویں تاریخ کا روزہ رکھنا بھی مستحب ہے۔(۱)

(۲) اگر دو نہ رکھ سکے تو کم سے کم دسویں تاریخ کا ایک روزہ رکھنے کی کوشش کرے۔(۲)

عرفہ کے دن کا روزہ

ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو یوم عرفہ کہا جاتا ہے،اس دن کا روزہ رکھنے کا بھی بڑا ثواب ہے۔اس سے ایک سال کے اگلے اور ایک سال کے پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

اگر ذی الحجہ کی شروع چاند سے نویں تاریخ تک برابر روزے رکھے تو بہت ہی بہتر ہے۔(۳)

عضوتناسل

(۱) اگر مرد نے روزے کے دوران عضوتناسل کے سوراخ میں کوئی چیز مثلاً تیل، پانی یا دوا ڈالی، خواہ پچکاری کے ذریعہ سے ڈالی ہو یا پچکاری کے بغیر یا سلائی وغیرہ داخل کی تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔(۴)

(۲) اگر میاں بیوی نے روزے کے دوران ایک دوسرے کی صرف شرمگاہ کو

(۱، ۲) عن ابی قتادةؓ قال قال رسول الله ﷺ صیام یوم عاشوراء انی احتسب علی الله ان یکفر السنة التی قبله .(سنن ابن ماجه ص: ۱۲٤.: قدیمی کتب خانه)

وفی روایة :لئن بقیت الی قابل لاصومن من الیوم التاسع .(سنن ابن ماجه ص: ۱۲٤ قدیمی)

أیضا:المسلمون ان یصوم عاشوراء مع التاسع کذا فی فتح القدیر.(عالمگیری ج:۱ص:۲۰۲)

(۳) عن ابی قتادةؓ قال قال رسول الله ﷺ صیام یوم عرفة انی احتسب علی الله ان یکفر السنة التی قبله والتی بعده (سنن ابن ماجه ص: ۱۲٤.قدیمی کتب خانه)

(٤) اذا اقطر فی احلیله لایفسد صومه عند ابی حنیفةؒ ومحمدؒ کذا فی محیط السرخسی سواء اقطر فیه الماء اوالدهن .(عالمگیری ج:۱ص:۲۰٤.رشیدیه)

ملایا لیکن داخل نہیں کیا، اس سے شہوت پیدا ہوگئی، پھر دونوں الگ ہوگئے اور انزال نہیں ہوا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، لیکن ایسا کام مکروہ ہے، اچھا نہیں ہے، پرہیز کرنا چاہیے۔(۱)

عورت کا نفل روزہ

(۱) اگر شوہر گھر میں موجود ہے، صحت مند ہے اور روزہ یا احرام میں نہیں ہے تو بیوی کے لئے شوہر کی اجازت کے بغیر نفل روزہ رکھنا درست نہیں۔(۲)

(۲) اگر شوہر کی اجازت کے بغیر نفل روزہ رکھا ہے اور شوہر توڑ دینے کے لئے کہے تو توڑ دینا جائز ہے، پھر جب شوہر اجازت دے تو اس کی قضا رکھے۔(۳)

(۳) اگر شوہر مریض ہے یا روزہ دار ہے یا حج اور عمرہ کے احرام میں ہے تو عورت کے لئے شوہر کی اجازت کے بغیر نفل روزہ رکھنا مکروہ نہیں ہے۔(۴)

عورتوں کا آپس میں لطف اندوز ہونا

اگر دو عورتیں روزے کے دوران آپس میں مشغول اور لطف اندوز ہوں اور

---

(۱) ولابأس بالقبلة اذا امن على نفسه ....والمباشرة الفاحشة مثل التقبيل .(هداية ج:۱ ص:۱۹۹ ،اب مايوجب القضاء. مكتبه رحمانيه)

أيضا:والمباشرة الفاحشة ان يتعانقان وهمامجردان ويمس فرجه فرجهاوهومكروه بلاخلاف هكذا في المحيط .(عالمگيرى ج:۱ ص:۲۰۰، كتاب الصوم الباب الثالث .رشيديه)

(۲)عن ابى هريرةؓ عن النبى ﷺ قال لاتصوم المرأة وزوجها شاهد يومامن غيرشهررمضان الاباذنه .(ابن ماجه ص:۱۲٦ .ط :قديمى كتب خانه)

(٤،۳) ويكره ان تصوم المرأة تطوعا بغيراذن زوجهاالاان يكون مريضا اوصائما اومحرما بحج اوعمرة ....فان صام احد من هؤلاء فللزوج ان يفطرالمرأة ......فامااذا كان الزوج مريضا اوصائما اومحرما لم يكن له منع الزوجة من ذلك ولها ان تصوم وان نهاها. (عالمگيرى ج:۱ ص:۲۰۱)

دونوں کو انزال ہو جائے تو دونوں کا روزہ فاسد ہو گیا۔ قضا لازم ہے، کفارہ نہیں اور اگر انزال نہیں ہوا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، لیکن گناہ ہوگا۔(۱)

عید کے دن روزہ رکھنا حرام ہے

(۱) عید کا دن بہت مبارک اور اللہ کی مہمانی کا دن ہے۔ عید کے دن ہم سب اللہ کے مہمان ہیں، اسی وجہ سے عید کے دن روزہ رکھنا حرام ہے، کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کو مہمان بنا کر کھانے پینے کا حکم دیا ہے، تو اللہ کے ماننے والوں کے لئے اس سے منہ موڑنا ہرگز ہرگز جائز نہیں، عید کے دن روزہ رکھنا گویا اللہ کی مہمانی کو رد کرنا ہے، یہ بہت بڑی ناقدری ہے۔(۲)

(۲) کسی نے عید کے دن نفل روزہ رکھ لیا اور نیت کر لی، تب بھی روزہ توڑ دینا ضروری ہے، اور اس کی قضا رکھنا واجب نہیں ہے۔(۳)

عید کے دن روزہ رکھنے کی نذر ماننی

عید کے دن روزہ رکھنے کی نذر کرے تو نذر درست ہو جائے گی، لیکن عید کے

---

(۱) فان عملت امرأتان بالسحق ان انزلتاافطرتاوالافلاکذا فی السراج الوهاج ولاکفارة مع الانزال کذا فی فتح القدیر .(عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۵ . ط:رشیدیه کوئٹه)

وعمل المرأتین کعمل الرجال جماع ایضا فیمادون الفرج لاقضاء علی واحدة منهما الااذا انزلت ،ولاکفارة مع الانزال .(شامی ج:۲ ص:۳۹۸ .ط: ایچ ایم سعید)

(۲)عن ابی سعیدؓ عن رسول الله ﷺ انه نهی عن صوم یوم الفطرویوم الاضحی.(ابن ماجه ص:۱۲۳)

عن ابی عبید قال شهدت العید مع عمربن الخطاب فبدأ بالصلوة قبل الخطبة فقال ان رسول الله ﷺ نهی عن صیام هذین الیومین ویوم الفطریوم الاضحی امایوم الفطرفیوم فطرکم من صیامکم ویوم الاضحی یاکلون فیه لحم نسککم .(ابن ماجه ص:۱۲۳ .قدیمی)

(۳) ولاقضاء علیه ان شرع فیها ثم افطرکذا فی الکنز .(عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۱ رشیدیه)

(٤) لوقال لله علی صوم هذه السنة افطریوم الفطرویوم النحروایام التشریق وقضاها کذا فی الهدایة .(عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۱ .ط: قدیمی کتب خانه)

دن روزہ رکھنا جائز نہیں ہوگا، اس کے بدلے کسی اور دن روزہ رکھنا لازم ہوگا۔(۴)

عید کے دن صدقۂ فطر ادا نہیں کیا

اگر کسی نے عید کے دن صدقۂ فطر ادا نہیں کیا تو وہ معاف نہیں ہوا، اب موت سے پہلے پہلے جتنی جلدی ہو سکے ادا کردے، ورنہ آخرت میں گرفت ہوگی۔(۱)



غرغرہ کا حکم

(۱) روزے کی حالت میں غسل کرتے وقت غرغرہ کرنے اور ناک کے نرم حصے میں پانی پہنچانے کا حکم نہیں ہے تاکہ روزہ ٹوٹنے کا اندیشہ نہ ہو لہذا دن میں غسل کرتے وقت غرغرہ نہ کرے۔(۲)

(۲) اگر غرغرہ کرنے میں پانی حلق سے اتر گیا تو روزہ فاسد ہوجائے گا، قضا لازم ہوگی، کفارہ نہیں۔(۳)

---

(۱) وان اخروها عن یوم الفطرلم تسقط وکان علیهم اخراجها کذا فی الهداية .(عالمگیری ج:۱ ص:۱۹۲ ط: رشیدیه کوئٹه)

(۲-۴) والترتیب فی المضمضة والاستنشاق سنة عندنا ...والمبالغة فیهما سنة ایضا ....الاان یکون صائما ....وهی فی المضمضة بالغرغرة ، فتاوی عالمگیری ج:۱ ص:۸.ط: رشیدیه)

وفی درالمختار:والمبالغة فیهما بالغرغرة، ومجاوزة المارن لغیرالصائم لاحتمال الفساد .(شامی ج:۱ ص:۱۱۶ .ط:ایچ ایم سعید)

(۳) (وان افطرخطأ (کأن تمضمض فسبقه الماء .قوله فسبقه الماء ای یفسد صومه .(شامی ج:۲ ص:۴۰۱ .ط: ایچ ایم سعید)

(۴) والمبالغة فیهما سنة ایضا...........الاان یکون صائما..........وهی فی المضمضة بالغرغرة ،(عالمگیری ج:۱ ص:۸ ،رشیدیه. مراقی الفلاح ج:۱ ص:۲۷.ط: قدیمی)

(۳) روزے کی حالت میں وضو اور غسل کے دوران غرغرہ نہیں کرنا چاہیے۔(۴)

غروب سے پہلے اذان پر افطار

(۱) اگر مؤذن نے آفتاب غروب ہونے سے پہلے مغرب کی اذان دے دی اور لوگوں نے مؤذن کی اذان سن کر افطار کرلیا تو روزہ فاسد ہوگیا۔ قضا واجب ہوگی، کفارہ نہیں۔(۱)

(۲) اگر مؤذن کی اذان سننے کے بعد افطار کا وقت ہونے پر یقین نہیں بلکہ شبہ ہوگیا تھا کہ وقت ہوا یا نہیں اس صورت میں افطار کرنے کی صورت میں قضا بھی لازم ہوگی اور کفارہ بھی۔(۲)

غسل کرنا

(۱) روزے میں غسل کرنا جائز ہے، اس سے روزے میں کچھ فرق نہیں آتا چاہے ایک دفعہ غسل کرے یا بار بار کرے اس سے کوئی فرق نہیں آتا۔(۳)

(۱) افطروهويرى ان الشمس قد غربت فاذا هي لم تغرب.....عليه القضاء ولا كفارة عليه. (هدايه ج:۱ ص:۲۰۷. مكتبه رحمانيه)

أيضا: اذا تسحرعلى يقين ان الفجرلم يطلع اوافطرعلى يقين ان الشمس قد غربت فاذا الفجر طالع والشمس لم تغرب عليه القضاء فيهما لوجود المناقض ولاكفارة لمكان العذر.
(تاتار خانيه ج:۲ ص:۳۵۹. ادارة القرآن والعلوم الاسلاميه)

(۲) احسن الفتاوى ج:٤ ص:٤٤٦. ايج ايم سعيد) اليقين لايزول بالشك (الاشباه والنظائرفى الفقه الحنفى ص:٦٠. قديمى كتب خانه)

(۳) عن ابى حنيفةؒ انه يكره للصائم المضمضة والاستنشاق بغيروضوء وكره الاغتسال و صب الماء على الراس.....وقال ابويوسفؒ لايكره وهوالاظهر كذا فى محيط السرخسى.
(عالمگيرى ج:۱ ص:۱۹۹. ط:رشيديه كوئٹه)

(٤) وان تمضمض أواستنشق فدخل الماء جوفه، ان كان ذاكرا لصومه فسد صومه وعليه القضاء، وان لم يكن ذاكرا لايفسد صومه، كذا فى الخلاصة، وعليه الاعتماد، هنديه ج:۲ ص:۲۰۲، رشيديه، كوئٹه) شامى ج:۲ ص:٤٠١، ايج ايم سعيد)

(۲) اگر غسل کرتے ہوئے پانی حلق میں چلا گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا، قضا لازم ہوگی، کفارہ نہیں۔ (۴)

غسل جنابت

رمضان میں غسل جنابت صبح صادق کے بعد کرنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا اور روزے میں خرابی لازم نہیں آتی، البتہ فجر کی نماز سے پہلے پہلے غسل کر لیا کرے تا کہ نماز قضا نہ ہو۔ (۱)

غسل جنابت میں تاخیر

رات کو غسل واجب ہوا، لیکن رات کو صبح صادق سے پہلے پہلے غسل نہیں کیا بلکہ دن کو غسل کیا تو روزہ فاسد نہیں ہوا، روزہ بدستور صحیح ہے، البتہ جنابت کے غسل میں اتنی تاخیر کرنا کہ اس وقت کی نماز قضا ہو جائے سخت گناہ ہے۔ (۲)

غیبت کرنا

غیبت کرنا حرام ہے، اس سے عبادت میں خلل واقع ہوتا ہے، لہٰذا غیبت سے بچنے کا پورا اہتمام کرنا چاہیے، البتہ روزہ فاسد نہیں ہوگا، لیکن مکروہ ضرور ہوگا، جتنا ثواب ملنا چاہیے اتنا ثواب نہیں ملے گا۔ (۳)

---

(۱) ومن اصبح جنبا اواحتلم فی النهارلم یضره کذا فی محیط السرخسی .(عالمگیری ج:۱ ص: ۲۰۰). رشیدیه)
عن عائشةؓ قالت کان رسول الله ﷺ یدرکه الفجرفی رمضان وهوجنب من غیرحلم فیغتسل ویصوم متفق علیه.(زجاجة المصابیح ج: ۱ ص: ۵۵۶،بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۹۲، درمختار ج: ۲ ص: ۴۰۰ . ایچ ایم سعید)

(۲) الجنب اذا أخرالاغتسال الی وقت الصلوة لایأثم کذا فی المحیط عالمگیری ج:۱ ص: ۱۶)

(۳) (اواغتاب) من الغیبة ....وان کره (لم یفطر).(شامی ج:۲ ص: ۴۰۰. سعید)
ایضاالغیبة لاتفسد صومه (خانیه ج: ۱ ص: ۲۰۸، شامی ج: ۲ ص: ۴۱۲ . سعید)

غیر مسلم کی چیز سے افطار کرنا

(۱) غیر مسلم کی بھیجی ہوئی پاک اور حلال چیز قبول کرنا اور ان چیزوں سے افطار کرنا جائز ہے۔(۱)

(۲) اگر غیر مسلم کی بھیجی ہوئی چیز پاک اور حلال نہیں تو وہ قبول کرنا اور اس سے افطار کرنا جائز نہیں۔(۲)

(۳) غیر مسلم قادیانی اور شیعوں کی کوئی چیز نہ لے اور اس سے افطار بھی نہ کرے، کیونکہ یہ کافر ہونے کے باوجود اپنے آپ کو کافر نہیں سمجھتے، اور مسلمانوں کے جانی دشمن ہیں۔(۳)

غیر کی افطاری سے روزہ کھولنا

غیر کی افطاری سے روزہ کھولنے میں کوئی ممانعت یا قباحت نہیں ہے اور اپنے روزے کا ثواب بھی کم نہیں ہوگا، باقی افطار کرانے والے کو روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا۔(۴)

غیر ممالک والوں کا فطرہ

بیرون ممالک کے باشندے اپنے خویش واقارب سے فطرہ کی ادائیگی کے لئے کہتے ہیں تو اس صورت میں کس ملک کی قیمت کا اعتبار ہوگا۔

---

(۱) کفایت المفتی ج:۴ ص:۲۴۷، مکتبہ دارالاشاعت، فتاوی دارالعلوم ج:۶ ص:۴۹۴)

(۲)لابأس بطعام المجوس الاالذبیحة فان ذبیحتهم حرام .عالمگیری ج:۵ ص:۳۴۷، الباب الرابع عشرفی اهل الذمة ط: رشیدیه)

(۳ احسن الفتاوی ج:۱ ص:۴۶ وج:۸ ص:۲۵۰ ط:ایچ ایم سعید)

(۴) عن زید بن خالد الجهنی قال قال رسول الله ﷺ من فطرصائما کان له مثل اجرهم من غیران ینقص من اجورهم شیئا.(ابن ماجه ص ۱۲۵ . قدیمی کتب خانه)

اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ عمدہ قسم کی کشمش، کھجور، جو یا گندم سے فطرہ ادا کر دیا جائے یا بیرون ملک کی قیمت کے حساب سے مذکورہ چیزوں میں کسی ایک چیز کی قیمت ادا کی جائے۔ اگر یہاں کی قیمت زیادہ ہے تو یہاں کے حساب سے ادا کرے تاکہ صدقۂ فطر لینے والے غریبوں کا فائدہ ہو۔(۱)

(ف)

فدیہ

(۱) جو شخص بڑھاپے یا دائم المریض ہونے کی وجہ سے روزے پر قادر نہیں، نہ ہی مستقبل میں اس کی کوئی امید ہے کہ صحت نصیب ہوگی تو ہر روزے کے بدلے میں پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت بطور فدیہ دے سکتا ہے، لیکن اس کے بعد اگر صحت یاب ہو گیا تو دوبارہ قضا کرنا ضروری ہے۔(۲)

(۲) اگر رمضان کے پورے روزوں کا فدیہ ایک ہی محتاج کو ایک ساتھ دینا چاہے دے سکتا ہے، فدیہ ادا ہو جائے گا اور اگر الگ الگ دینا چاہے تو بھی دے سکتا ہے، دونوں صورتوں میں فدیہ ادا ہو جائے گا۔(۳)

فطرے کی رقم قرض میں مجرا کرنا

اگر ایک شخص کا قرض کسی کے ذمے ہے اور قرضدار مفلس اور نادار ہے، اگر قرض دینے والا صدقۂ فطر میں اس قرض کو مجرا کر لے تو صدقۂ فطر ادا نہیں ہوگا۔

---

(۱) فتاوی رحیمیه ج:۷ص:۱۹۵ دارالاشاعت)

(۲) فالشیخ الفانی الذی لایقدر علی الصیام یفطرویطعم لکل یوم مسکینا کمایطعم فی الکفارة کذا فی الهدایة ....ولوقدر علی الصیام بعد مافدی بطل حکم الفداء الذی فداه حتی یجب علیه الصوم .(عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۷ .ط: رشیدیه کوئٹه)

(۳) وللشیخ الفانی العاجزعن الصوم الفطرویفدی وجوبا ولوفی اول الشهروبلاتعدد فقیر کالفطرة . (درمختار، شامی ج:۲ ص:۴۲۷ . ایچ ایم سعید)

ہاں یہ صورت ہو سکتی ہے کہ صدقۂ فطر کی رقم قرضدار کے ہاتھ میں دے دے، پھر اس سے یہ کہے کہ قرض ادا کر دے تو اس صورت میں فطرہ بھی ادا ہو جائے گا اور قرض بھی وصول ہو جائے گا۔(۱)

فرج

(۱) ''فرج'' شرمگاہ کو کہا جاتا ہے۔(۲)

(۲) پھر ''فرج'' کے دو حصے ہیں۔(۱) فرج خارج (۲) فرج داخل

(۳) فرج خارج: شرمگاہ کے اوپر پتنگ نما لمبے سوراخ کو کہا جاتا ہے۔

فرج داخل: اس پتنگ نما لمبے سوراخ کے آخر میں نیچے سے کچھ اوپر ایک گول سوراخ ہے اس کو ''فرج داخل'' کہتے ہیں۔

(نوٹ) اس سے متعلق احکامات شرمگاہ کے عنوان کے تحت دیکھ لئے جائیں۔

فطرہ کی تقسیم کا طریقہ

(۱) ایک صدقۂ فطر ایک آدمی کو دینا یا ایک صدقۂ فطر متعدد فقیروں میں تقسیم کر دینا دونوں صورتیں جائز ہیں۔(۳)

(۲) ایک آدمی کو ایک سے زیادہ صدقۂ فطر دینا بھی جائز ہے۔(۴)

---

(۱) لووهب دينه من فقيرونوى زكوة دين آخرله على رجل آخراونوى زكوة عين لم يجز كذا في الكافي .(عالمگيرى ج:۱ص:۱٦۹. رشيديه كوئٹه)

أيضا: واداء الدين عن العين وعن دين سيقبض لايجوزوحيلة الجوازان يعطى مديونه الفقير زكاته ثم ياخذها عن دينه .(شامى ج:۲ص:۲۷۱ كتاب الزكاة .ط: ايچ ايم سيعد)

(۲) فرج من الانسان: قبل دبر دونوں پر اطلاق ہوتا ہے۔(مصباح اللغات ص:۶۲۴، میر محمد کتب خانہ، شامی ج:۲ص:۳۹۸) احسن الفتاوی ج:۴ص:۴۴۸، ایچ ایم سعید)

(۳) جازدفع كل شخص فطرته الى مسكين اومساكين على ماعليه الاكثربه جزم في الولوالجية والخانية والبدائع والمحيط وتبعهم الزيلعي في الظهارمن غيرذكرخلاف و صححه في البرهان فكان هوالمذهب .شامى ج:۲ص:۳٦٤، باب صدقة الفطرط:ايچ ايم سعيد)

(٤) ويجوزدفع مايجب على جماعة الى مسكين واحد كذافي التبيين.(عالمگيرى ج:۱ص:۱۹۳)

فطرہ کی قیمت

(۱) اگر صدقۂ فطر جنس کی بجائے اس کی قیمت سے ادا کرنا چاہے تو مارکیٹ ریٹ کے اعتبار سے نکالے۔ یعنی جس دن صدقۂ فطر ادا کر رہا ہے اس دن کشمش، کھجور، جو اور گندم کی مارکیٹ میں جو قیمت ہوگی اس قیمت کے حساب سے ادا کرے۔(۱)

(۲) اگر قیمت مختلف ہے تو اوسط قیمت کے حساب سے بھی ادا کر سکتا ہے۔(۲)

فوت شدہ روزوں کا حکم

اگر سفر، مرض، حیض یا نفاس کی وجہ سے روزہ فوت ہو گیا ہے، اقامت، صحت اور حیض و نفاس سے پاک ہونے کے بعد روزہ رکھنے کا موقع ملا اور روزہ رکھا نہیں اور موت کا وقت آ گیا تو فدیہ دینے کی وصیت کرنا لازم ہوگا اور اگر وقت ملا ہی نہیں اور روزہ رکھنے سے پہلے انتقال کر گیا تو قضا کرنے کا وقت نہ ملنے کی وجہ سے روزہ معاف ہو جائے گا، فدیہ دینا واجب نہیں ہوگا۔

اور اگر حالت اقامت، صحت اور طہارت میں قضا روزہ رکھنے کا موقع ملا اور روزہ نہیں رکھا تو اس صورت میں فدیہ دینے کی وصیت کرنا واجب ہوگا اور وارثوں پر ترکہ کے ایک تہائی حصے سے فدیہ ادا کرنا لازم ہوگا۔

ایک تہائی سے زائد سے فدیہ ادا کرنا واجب نہیں ہوگا، البتہ ادا کرنے سے ادا ہو جائے گا اور میت پر بہت بڑا احسان ہوگا۔(۳)

---

(۱) جازدفع القيمة فى زكاة وعشروخراج وفطرة وتعتبرالقيمة يوم الوجوب ....ويقوم فى البلد الذى المال فيه (شامى ج:۲ ص:۲۸۵ باب زكاة الغنم ط: ايج ايم سعيد)

(۲) خيرالامورأوسطهاوفى لفظ أوساطها(موسوعة الاحاديث والآثارالضعيفة والموضوعة ج:٤ ص:٤١٩ ط:مكتبة المعارف للنشروالتوزيع الرياض)

(۳)فان ماتوا فيه اى فى ذلك العذرفلاتجب عليهم الوصية بالفدية لعدم ادراكهم عدة من ايام اخر.ولوماتوا بعدزوال العذروجبت الوصية بقدرادراكهم عدة من ايام اخر. ففدى لزوماعنه اى عن الميت وليه الذى يتصرف فى ماله كالفطرة قدرا بعد قدرته عليه اى على =

(ق)

قدیم عبادت

تاریخ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ دنیا کی سب سے پرانی اور قدیم عبادت ہے۔(۱) حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک کی تمام امتوں پر فرض رہا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (بقره)

قضا

(۱) رمضان کے ایک روزے کے بدلے میں صرف ایک روزہ رکھنا قضا ہے۔(۲)

(۲) اگر ماہ رمضان میں کوئی چیز پیٹ میں قصداً نہ پہنچائی جائے بلکہ خود پہنچ جائے یا اس کے نافع نہ ہونے کا خیال ہو تو صرف قضا لازم ہوگی۔(۳)

= قضاء الصوم وفوته ای فوت القضاء بالموت فلوفاته عشرة ايام فقدرعلى خمسة فداها فقط بوصيته من الثلث .وان لم يوص وتبرع وليه به جازانشاء الله ويكون الثواب للولى درمختار.(شامى ج:۲ ص:۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵ فصل فى العوارض المبيحة لعدم الصوم)
أيضا : ولوفات صوم رمضان بعذر المرض اوالسفرواستدام المرض والسفرحتى مات لاقضاء عليه لكنه ان اوصى بان يطعم عنه صحت وصيته وان لم تجب عليه ويطعم عنه من ثلث ماله فان برئ المريض اوقدم المسافروادرك من الوقت بقدرمافاته فيلزمه القضاء جميع ماادرك فان لم يصم حتى ادركه الموت فعليه ان يوصى بالفدية ....فان لم يوص وتبرع عنه الورثة جاز.(عالمگيرى ج:۱ ص:۲۰۷. رشيديه كوئٹه)

(۱) قال على رضى الله عنه كتب الصيام على آدم فمن بعده الخ (نزهة المجالس الجزء الاول ص:۱۸۸ كتاب الصوم)

(۲) لان القضاء يجب جبرا للفائت .(بدائع الصنائع ج:۲ ص:۹۷ ط:ايچ ايم سعيد)

(۳) اودخل حلقه مطراو ثلج بنفسه لامكان التحرزعنه بضم فمه ....قضى فى الصور=

(۳) قضا روزوں کا مسلسل رکھنا ضروری نہیں ہے، جب چاہے جس طرح چاہے قضا روزے رکھنا درست ہے، باقی عذر ختم ہونے کے بعد جلد از جلد رکھ لینے چاہیے، زندگی اور طاقت کا بھروسہ نہیں ہے، لگا تار رکھے یا ایک ایک دو دو کر کے رکھے، سب صورتیں درست ہیں۔(۱)

(۴) روزے کی قضا میں دن تاریخ مقرر کر کے قضا کی نیت کرنا کہ فلاں دن یا فلاں تاریخ کے روزے رکھتا ہوں، یہ ضروری نہیں ہے، بلکہ جتنے روزے قضا ہو گئے ہیں اتنے ہی روزے قضا کی نیت سے رکھ لے کافی ہے۔(۲)

(۵) اگر دو رمضان کے کچھ روزے قضا ہو گئے اور دونوں سالوں کے روزوں کی قضا کرنی ہے تو سال کا مقرر کرنا ضروری ہے، یعنی اس طرح نیت کرے کہ فلاں سال کے روزوں کی قضا رکھتا ہوں۔(۳)

(٦) ابھی گزشتہ رمضان کے قضا روزے نہیں رکھے تھے کہ دوسرا رمضان آ گیا تو اب رمضان کے ادا روزے رکھے، بقیہ روزے عید کے بعد رکھے۔(۴)

= كلها فقط . شامي ج: ٤ ص: ٤٠٣)

أيضا: ولواكل مالايتغذى به ولايتداوى كالحصاة والنواة والتراب وغيرها فعليه القضاء ولاكفارة عليه عند عامة العلماء .(بدائع الصنائع ج:٢ ص: ٩٩ ط:ايچ ايم سعيد)

(١) وقضوا لزوماماقدروا بلا فدية وبلاولاء لانه على التراخي ولذا جاز التطوع قبله بخلاف قضاء الصلوة ولوجاء رمضان الثاني قدم الاداء على القضاء (شامى ٤٢٣/٢، بدائع ٢٦٥/٢)

(٢) ولاتشترط نية القضاء وهوالصحيح لانه نوى ماعليه من صوم رمضان هكذا فى البدائع (عالمگيرى ج:١ ص:١٩٦ .ط: رشيديه كوئٹه))

(٣) اذا وجب عليه قضاء يومين من رمضان واحد ينبغي ان ينوى اول يوم وجب عليه قضاء ه من هذا الرمضان وان لم يعين الاول يجوزوكذا لوكان عليه قضاء يومين من رمضانين هو المختار ولونوى القضاء لاغيريجوزوان لم يعين كذا فى الخلاصة .(عالمگيرى ج:١ ص: ١٩٦ رشيديه)

(٤) وان جاء الرمضان الثانى ولم يقض الاول قدم الاداء على القضاء .(عالمگيرى ج:١ :٢٠٨)

قضا روزہ عورت کی طرف سے شوہر کا رکھنا

اگر شوہر عورت کی طرف سے قضا روزہ رکھنا چاہے تو درست نہیں ہوگا بلکہ عورت پر لازم ہوگا کہ اپنا روزہ خود رکھے۔(۱)

قئے ہونا

(۱) اگر روزے کے دوران بلا اختیار اور بلا قصد خود بخود قئے ہوگئی تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، چاہے قئے تھوڑی سی ہوئی یا زیادہ، دونوں صورتوں میں روزہ برقرار رہے گا۔(۲)

(۲) اگر اپنے اختیار سے قئے کی اور منہ بھر کر قئے ہوگئی تو روزہ فاسد ہوگیا۔(۳)

(۳) اگر اپنے اختیار سے قئے کی، لیکن منہ بھر کر قئے نہیں ہوئی تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔(۴)

(۴) اگر اچانک تھوڑی سی قئے آئی پھر بلا اختیار خود بخود حلق میں واپس چلی گئی تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، ہاں اگر قصداً لوٹالی تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔(۵)

(۵) اگر قئے منہ بھر کر آئی اور ایک چنے کے برابر یا اس سے زائد جان بوجھ کر اپنے اختیار سے واپس لوٹالی تو روزہ فاسد ہوجائے گا، قضا لازم ہوگی، کفارہ نہیں۔(۶)

---

(۱) لماروی عن ابن عمرؓ موقوفا علیه و مرفوعا الی رسول اله ﷺ انه قال لایصومن احد عن احد ویصلین احد عن احد .(بدائع الصنائع ج:۲ص:۱۰۳ ط:ایچ ایم سعید)

(۲) وان ذرعه القیئ لایفطر مطلقا ملأ اولا .(شامی ج:۲ص:۴۱۴ . سعید)

(۴،۳) وان استقاء ای طلب القیئ عامدا ای متذکرا لصومه ان کان ملء الفم فسد بالاجماع .(شامی ج:۲ص:۴۱۴ ط:سعید)

(۵) وان ذرعه القیئ ....فان عاد بلا صنعه ولوملء الفم مع تذکره للصوم لایفسد خلافا للثانی۔ قوله لایفسد ای عند محمدؒ وهو الصحیح .(شامی ج:۲ص:۴۱۴ ط:سعید)

(۶) وان اعاده اوقدر حمصة منه فاکثر(حدادی) افطر اجماعا ولاکفارة ان ملأ الفم والا لا هو المختار .(شامی ج:۲ص:۴۱۴ . سعید)

(۶) اگر کسی کو قئے ہوئی اور وہ یہ سمجھا کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا، اس گمان پر پھر قصداً کھالیا اور روزہ توڑ دیا تو بھی قضا واجب ہے، کفارہ واجب نہیں، کیونکہ روزہ توڑنے کا ارادہ نہیں تھا۔ (۱)

قضا روزوں کی نیت

رمضان کے قضا روزوں کی نیت غروب آفتاب کے بعد سے صبح صادق کے طلوع ہونے تک کرلینا ضروری ہے۔ اگر صبح صادق طلوع ہونے کے بعد رمضان کے قضا روزہ کی نیت کی جائے گی تو وہ شرعاً معتبر نہیں ہوگی اور روزہ صحیح نہیں ہوگا۔ اسی طرح نذر غیر معین اور کفارے کے روزوں کی نیت کا حکم بھی یہی ہے۔ (۲)

قیدیوں کو فطرہ دینا

اگر قیدی غریب ہے، صاحب نصاب نہیں ہے تو اس کو فطرہ دینا جائز ہے۔ (۳)

(ک)

کان

(۱) کان کے اندر پانی خود بخود داخل ہوجانے سے یا قصداً ڈالنے سے صحیح روایت کے مطابق روزہ فاسد نہیں ہوگا، البتہ قصداً پانی ڈالنے کی صورت میں احتیاطاً ایک روزہ قضا کرلینا بہتر ہے۔ (۴)

---

(۱) وكذا لوذرعه القئ وظن انه يفطره فافطر، فلاكفارة عليه لوجود شبهة الاشتباه بالنظير، فان القئ والاستقاء متشابهان لأن مخرجهما من الفم. (شامي ج:۲ ص:۴۰۲ ط:سعيد)

(۲) وشرط القضاء والكفارات ان يبيت ويعين كذا في النقاية وكذا النذرالمطلق هكذا في السراج الوهاج ج:۱ ص:۱۹۶. عالمگيری ط:رشيديه)

(۳) وجازدفع كل شخص فطرته الى مسكين. (شامي ج:۲ ص:۳۶۷، ط: سعيد)

(۴) اودخل الماء في اذنه وان كان بفعله على المختار كمالوحك اذنه بعودثم اخرجه و=

(۲) روزے کی حالت میں کان میں تیل ڈالنے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے۔(۱)

(۳) روزے کی حالت میں کان میں تر دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اگر روزے کی حالت میں خشک سفوف اور پاؤڈر وغیرہ دوا کے طور پر کان میں ڈالا ہے اور اندر تک پہنچ گیا ہے تو روزہ فاسد ہوجائے گا اور اگر اندر تک نہیں پہنچا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا اور فاسد ہونے کی صورت میں قضا لازم ہوگی۔(۲)

(۴) تنکا یا سلائی وغیرہ کان کے اندرونی حصے میں داخل کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، کیونکہ کان کا اندرونی حصہ شرعاً پیٹ کے حکم میں ہے۔

اگر تنکے وغیرہ سے کان کے باہر کے حصے میں کھجایا گیا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، مظاہر حق جدید میں ہے:

تنکے سے کان کھجلایا اور تنکے پر کان کا میل ظاہر ہوا اور پھر اس تنکے کو کان میں ڈالا اور اس طرح کئی مرتبہ کیا، تب بھی روزہ فاسد نہیں ہوا۔

واضح رہے کہ عام طور پر کان کے باہر کے حصہ میں ہی کھجایا جاتا ہے، اندورونی

= عليه درن ثم ادخله ولومرارا......لم يفطر.(شامی ج:۲ص:۳۹٦، ٤٠٠، هنديه ج:۱ ص:٢٠٦، تاتارخانيه ج:۲ص:۳٦٤، ادارة القرآن والعلوم الاسلاميه)

وفصل في الخانية: بأنه ان دخل لايفسد، وان أدخله يفسد في الصحيح لأنه وصل الى الجوف بفعله فلايعتبرفيه صلاح البدن.....واختلف التصحيح في ادخاله، (فتاوی شامی ج:۲ ص: ٣٦، سعيد)

(۱) الحاصل الاتفاق على الفطربصب الدهن وعلى عدمه بدخول الماء واختلف التصحيح في ادخاله. (شامی ج:۲ص:۳۹٦.ط: ایچ ایم سعید)

أيضا: اواقطرفي اذنه دهنا. (شامی ج:۲ص:٤٠٢،ط: ایچ ایم سعید)

(۲) قوله فوصل الدواء حقيقة اشارالى ان ماوقع في ظاهرالرواية من تقييد الافساد بالدواء الرطب مبنى على العادة من انه يصل والافالمعتبرحقيقة الوصول حتى لم علم وصول اليابس افسد اوعدم اصول الطرى لم يفسد.....قلت ولم يقيدوا الاحتقان والاستعاط والاقطار بالوصول الى الجوف لظهوره فيها والافلابد منه.......ويمكن ان يكون الدواء راجعاالى الكل تأمل. (شامی ج:۲ص:٤٠٢. ایچ ایم سعید)

حصے میں نہیں۔(۱)

(۵) خلاصہ یہ کہ کان میں ڈالی ہوئی دوا اور تیل دماغ میں براہ راست یا بالواسطہ معدہ میں پہنچنے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے۔(۲)

کریم لگانا

روزے کے دوران چہرے اور جسم پر کریم وغیرہ لگانا جائز ہے، اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔(۳)

کفارہ

(۱) رمضان کا روزہ قصداً توڑنے کی صورت میں کفارہ بھی واجب ہوتا ہے اور ایک روزے کے کفارہ میں ایک غلام آزاد کرنا چاہیے اگر یہ ممکن ہو، اگر یہ ممکن نہیں تو ساٹھ روزے مسلسل رکھنا واجب ہیں، اگر روزے رکھنے کی استطاعت نہ ہونے کی وجہ سے ساٹھ روزے بھی نہ رکھ سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا واجب ہے۔(۴)

(۲) جب کفارہ کے ساٹھ روزے رکھے تو بلاناغہ مسلسل ساٹھ روزے رکھنا

---

(۱) لوحك اذنه بعود ثم اخرجه وعليه درن ثم ادخله ولومرارا.......لم يفطر.وفي الرافعي :لعدم وصول ماعلى العود بجوفه فهو كمن جعل الدواء على الجائفة ولم يصل الى الجوف .ص:١٤٧(شامي ج:٢ص:٢٦، ٤٠، ومظاهرحق جديد ج:٢ص:٣١٨دارالاشاعت)

(٢) والتحقيق ان بين جوف الرأس وجوف المعدة منفذا اصليا لما وصل الى جوف الرأس يصل الى جوف البطن .(شامي ج:٢ص:٤٠٣، ايج ايم سعيد)

أيضا:والمفطر انما هوالداخل من المنافذ .(شامي ج:٢ص:٣٩٥، ط:سعيد)

(٣) الصوم في الشرع الامساك عن المفطرات الثلاث حقيقة اوحكما في وقت مخصوص من شخص مخصوص مع النية .(البحرالرائق ج:٢ص:٢٥٩، ط: ايج ايم سعيد)

(٤)(قوله وكفر......ككفارة المظاهر)مرتبط بقوله وكفراى مثله في الترتيب فيعتق اولا فان لم يجد صام شهرين متتابعين فان لم يستطع اطعم ستين مسكينا .(شامي ج:٢ص:٤١٢، ط:ايج ايم سعيد .هنديه ج:١ص:٢١٥رشيديه)

واجب ہے، اگر درمیان میں ناغہ کیا اور صرف ایک ہی دن کا روزہ نہیں رکھا تو بھی نئے سرے سے دوبارہ روزے رکھنا واجب ہوگا، پچھلے روزوں کا اعتبار نہ ہوگا۔(۱)

(۳) اگر کسی عورت کو کفارے کے روزے کے درمیان حیض آ جائے تو حیض کی وجہ سے جو ناغہ ہوگا وہ معاف ہے حیض بند ہوتے ہی بقیہ روزے رکھنا شروع کر دے۔ مثلاً بیس روزے رکھنے کے بعد حیض آ جائے تو حیض سے پاک ہونے کے بعد صرف بقیہ چالیس روزہ رکھے کفارہ ادا ہو جائے گا۔ اگر جماع کے علاوہ دیگر وجوہات کی وجہ سے متعدد کفارے لازم ہوئے تو سب کا ایک کفارہ کافی ہے۔(۲)

(۴) اگر روزے کے دوران جماع کی وجہ سے متعدد کفارے لازم ہوئے تو ان میں تداخل ہوگا یا نہیں، اس میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک تداخل نہیں ہوگا، ہر روزے کا کفارہ الگ الگ رکھنا لازم ہوگا اور بعض کے نزدیک تداخل ہوگا اور سب کفاروں کے لئے ایک ہی کفارہ کافی ہوگا۔ پہلے قول میں احتیاط ہے، دوسرے قول میں آسانی ہے۔(۳)

(۵) اگر روزہ رکھنے کی استطاعت نہ ہونے کی وجہ سے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا کر کفارہ ادا کر رہا ہے تو ساٹھ مسکینوں کو دو وقت پیٹ بھر کر کھلانا واجب ہے، چاہے ایک ہی دن میں صبح و شام دو وقت کا کھلا دے، چاہے دو دن صبح کے وقت یا دو دن شام کے وقت یا عشاء و سحر کے وقت کھلا دے، درست ہوگا۔

لیکن ایک شرط یہ ہے کہ جن مسکینوں کو ایک وقت کا کھانا کھلایا جائے، دوسرے

(۱، ۲) فلوافطر و لولعذر استأنف الالعذرالحیض .شامی ج:۲ص:۴۱۲. ایچ ایم سعید)
أیضا: واختاربعضهم للفتوی ان الفطربغیرالجماع تداخل والالا .(شامی ج: ۲ص:۴۱۳)
أیضا:فلوافطریوما فی خلال المدة بطل ماقبله ولزمه الاستقبال سواء افطرلعذراولا ....
للنص علی التتابع الالعذرالحیض لانها لاتجد شهرین عادة لاتحیض فیهما لکنها اذا طهرت
تصل بما مضی فان لم تصل استقبلت کذا فی الولواجیة .(البحرالرائق ج:۲ص:۲۷۷سعید)
(۳) واختاربعضهم للفتوی ان الفطربغیرالجماع تداخل والالا. (شامی ج:۲ص:۴۱۳سعید)

وقت بھی انہی مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے۔ اگر ایک وقت ایک مسکین کو اور دوسرے وقت دوسرے مسکین کو کھانا کھلایا تو کفارہ ادا نہیں ہوگا۔(۱)

(۶) اگر ایک مسکین کو مسلسل ساٹھ روز تک صبح شام دو وقت کا کھانا کھلایا جائے یا مسلسل ساٹھ روز تک روزانہ نئے نئے مسکین کو صبح شام کا کھانا کھلایا جائے یا ایک ہی روز میں ساٹھ مسکینوں کو صبح شام دو وقت کا کھانا کھلایا جائے، تینوں صورتوں میں کفارہ ادا ہو جائے گا۔(۲)

(۷) جن مسکینوں کو کفارہ کا کھانا کھلایا جائے ان کا بھوکا ہونا بھی شرط ہے، اگر پیٹ بھروں کو کھلایا تو اس سے کفارہ ادا نہیں ہوگا اور بھوکوں کو دوبارہ کھلانا لازم ہوگا۔(۳)

(۸) کفارے کا کھانا کھلانے میں تسلسل کی ضرورت نہیں، متفرق ایام میں کھلانے سے بھی کفارہ ادا ہو جاتا ہے۔(۴)

(۹) اگر رمضان کا روزہ قصداً کھا پی کر یا جماع کر کے توڑ دیا ہے تو ایک روزہ قضا کا اور دو مہینے کے مسلسل روزے مزید رکھنے ہوتے ہیں، اس کو کفارہ کہتے ہیں۔(۵)

---

(۱) فان غداهم وعشاهم واشبعهم جاز سواء حصل الشبع بالقليل اوالكثير كذا فى شرح النقاية لابى المكارم ، فلو غداهم يومين اوعشاهم كذلك اوغداهم وسحرهم اوسحرهم يومين اجزأه كذا فى البحرالرائق ....لوغدى ستين عشى ستين غيرهم لايجزيه الاان يعيد على احد الستيين منهم غدا وعشاء كذا فى التبيين .(عالمگيرى ج:۱ص:٥١٤، كتاب الطلاق الباب العاشرفى الكفارة ط: رشيديه)

(۲) قوله وان اعطى ثنيرا شهرين صح لان المقصود سدخلة المحتاج والحاجة تتجدد بتجدد الايام فتكرر المسكين بتكررالحاجة حكما فكان تعدد احكما.(البحرالرائق ج:٤ص:١٠٩، كتاب الطلاق فصل فى الكفارة باب الظهارط: ايج ايم سعيد)

(۳) فالشرط فى طعام الاباحة اكلتان مشبعتان لكل مسكين ولو كان فيهم شبعان قبل الاكل اوصبى غيرمراهق لم يجز.(شامى ج:۳ص:٤٧٩ط: ايج ايم سعيد)

(٤)۔(۱)عالمگيرى ج:۱ص:٥١٤ ط:رشيديه)

(٥)وان جامع........فى رمضان اداء.......اواكل اوشرب غذاء.....اودواء....... عمدا ....قضى فى الصوركلها وكفر.........ككفارة المظاهر.(شامى ج:۲ص:٤٠٦،٤١٢)

(۱۰) اگر ماہ رمضان میں کوئی ایسی چیز پیٹ میں پہنچائی جائے جس کے نافع ہونے کا خیال ہے، خواہ غذا ہو یا دوا تو ایسی حالت میں روزے کی قضا رکھنا لازم ہوگا اور کفارہ بھی دینا ہوگا۔(۱)

(۱۱) کفارے کے روزے رکھ رہی تھی، درمیان میں نفاس کی وجہ سے لگا تار روزے نہ رکھ سکی تو کفارہ صحیح نہیں ہوگا، شروع سے دوبارہ ساٹھ روزے رکھنے ہوں گے۔(۲)

(۱۲) اگر دکھ بیماری کی وجہ سے بیچ میں کفارے کے کچھ روزے رہ گئے تب بھی تندرست ہونے کے بعد پھر سے ساٹھ روزے شروع سے رکھنے پڑیں گے۔اسی طرح اگر بیچ میں رمضان شریف آجائے تب بھی ساٹھ روزے شروع سے دوبارہ رکھنے ہوں گے۔(۳)

کفارے میں تاخیر

کفارے کے روزوں میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے، جتنی جلدی ہوسکے روزے رکھ کر کفارہ ادا کر لینا چاہیے۔(۴)

کفارے میں ضامن بنانا

اگر کسی نے دوسرے سے کہہ دیا کہ تم میری طرف سے کفارہ ادا کر دو اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو، اور اس نے اس کی طرف سے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دیا تو

(۱) اواکل وشرب غذاء......اودواء مایتداوی به والضابط وصول مافیه صلاح بدنه لجوفه ومنه ریق حبیبه فیکفرلوجود معنی صلاح البدن فیه درایةوغیرها.(شامی ج:۲ ص:۴۹، ۴۱۰)

(۲)وهذا مماخالف فیه النفاس الحیض فان النفاس قاطع للتتابع فی صوم کل کفارة لها بخلاف الحیض فانه غیرقاطع فی کفارة الفطروالقتل. (البحرالرائق ج:۴ ص:۱۰۵، باب الظهارفصل فی الکفارة ط: ایچ ایم سعید)

(۳) اذا لم یجد المظاهرمایعتق فکفارته صوم شهرین متتابعین لیس فیهما شهررمضان ولایوم الفطر........اذاکفربالصیام وافطریوما بعذرمرض اوسفرفانه یستأنف الصوم .(عالمگیری ج:۱ ص:۵۱۲، کتاب الطلاق الباب العاشرفی الکفارة ط: رشیدیه)

(۴)

کفارہ ادا ہو جائے گا اور اگر ضامن بنائے بغیر کسی نے اس کی طرف سے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دیا تو کفارہ ادا نہیں ہوگا۔(۱)

کفارے کی کل قیمت ایک فقیر کو دینا کافی نہیں

اگر کوئی شخص کفارہ نقد رقم سے ادا کرنا چاہے تو ایک مسکین کو ایک دن میں صرف دو وقت کے کھانے کا پیسہ دے، اگر ایک مسکین کو ایک دن میں دو وقت سے زیادہ کا پیسہ دیا جائے تو وہ صرف ایک دن کا ہی شمار ہوگا۔اس لئے یا تو ایک مسکین کو روزانہ دو وقت کے کھانے کا پیسہ دے دے یا ایک ہی دن میں یا مختلف ایام میں ساٹھ مسکینوں کو الگ الگ دو وقت کے کھانے کا پیسہ دے دے۔

البتہ فدیہ کی رقم ایک ہی دن میں ایک مسکین کو جتنی بھی دے گا فدیہ ادا ہو جائے گا۔(۲)

کفارے کی ادائیگی

روزے کے کفارہ میں ساٹھ دن ایک طالب علم کو دونوں وقت بٹھا کر پیٹ بھر کر کھانا کھلانے سے کفارہ ادا ہو جاتا ہے۔مگر بٹھا کر کھلانا چاہیے، کیونکہ دینے میں ہر روز پوری مقدار پونے دو کلو ایک فطرہ کی بقدر یا اس کی قیمت دینے کی ضرورت ہے۔(۳)

---

(۱) وان امرغیرہ ان یطعم عنه من ظهارہ ففعل جاز........لوتصدق عنه بغیرامرہ لم یجزئه کذافی شرح المبسوط .(عالمگیری ج:۱ ص:۵۱۳ کتاب الطلاق الباب العاشرفی الکفارۃ)

(۲) ولواعطی مسکینا واحدا کله فی یوم واحد لایجزیه الاعن یومه ذلك ، وهذا فی الاعطاء بدفعة واحدة واباحة واحدة من غیرخلاف ، أما اذا ملکه بدفعات فقد قیل یجزیه ، وقیل لایجزیه الاعن یومه ذلك وهوالصحیح .(هندیه ج:۱ص:۵۱۳، الباب العاشرفی الکفارۃ ط: رشیدیه کوئٹه)

(۳) ولواطعم مسکینا واحدا ستین یوما کل یوم اکلتین مشبعتین جاز.(عالمگیری ج:۱ ص: ۵۱۴)

أیضا: لواعطی عن کفارۃ ظهارہ مسکینا واحدا ستین یوما کل یوم نصف صاع جازکذا فی فتاوی السراجیه .(عالمگیری ج:۱ ص:۵۱۳ ط: رشیدیه کوئٹه)

کفارے میں آٹا یا اس کی قیمت دینا

اگر کفارہ ادا کرنے کیلئے ساٹھ مسکینوں کو دو دو کلو آٹا دے دے یا ساٹھ مسکینوں کو دو دو کلو آٹے کی قیمت کے برابر رقم دے دے تو بھی کفارہ ادا ہو جائے گا۔(۱)

کفارے کی رقم سے مسجد، مدرسہ اور ہسپتال وغیرہ تعمیر کرنا

کفارے کی رقم مسکینوں کو مالک بنا کر دینا ضروری ہے، کفارے کی رقم سے مسجد، مدرسہ اور ہسپتال وغیرہ کی تعمیر کرنا یا ہسپتال کی مشینری خریدنا یا تنخواہ دینا جائز نہیں ہے۔(۲)

کفارے کے روزے کی جگہ پر توبہ کرنا کافی ہے یا نہیں

کفارہ اور قضا لازم ہونے کی صورت میں کفارہ ادا کرنا ضروری ہے، کفارے کے بغیر توبہ کرنے سے توبہ قبول نہیں ہوگی۔(۳)

کفارے کا کھانا چھوٹے بچوں کو کھلانا

کفارے کا کھانا چھوٹے بچوں کو کھلانے سے کفارہ ادا نہیں ہوگا۔ چھوٹے بچے

(۱) يطعم كل مسكين نصف صاع براوصاع تمراوشعيراوقيمته........دقيق البروسويقه مثله فى اعتبارنصف الصاع ودقيق الشعيروسويقه مثله كذا فى الجوهرة النيرة .(عالمگيرى ج:۱ ص:۵۱۳. ط:رشيديه كوئٹه)

(۲) قوله وتصح الاباحة فى الكفارات اى فى اطعام الكفارات قوله والفدية دون الصدقات و العشرلورودالاطعام فى الكفارات والفدية هوحقيقة فى التمكين من الطعم وانما جاز التمليك باعتبارانه تمكين .(البحرالرائق ج:٤ ص:۱۰۹. ايچ ايم سعيد)

(۳) اعلم ان هذا الذنب اعنى ذنب الافطارعمدا لايرتفع بالتوبة بل لابد من التكفيرولهذا قال فى الهداية وبايجاب الاعتاق عرف ان التوبة غيرمكفرة لهذه الجناية وتبعه الشارحون و شبهه فى غاية البيان بجناية السرقة والزناحيث لايرتفعان بمجرد التوبة بل يرتفعان بالحد وهذا يقتضى ان المراد بعدم الارتفاع عدم ظاهرامافيما بينه وبين ربه فيرتفع بالتوبة بدون التكفيرلان حد الزنا يرتفع فيما بينه وبين الله بالتوبة كماصرحوا به واما القاضى بعد مارفع الزانى اليه لايقبل منه التوبة بل يقيم الحد (البحرالرائق ج:۲ ص:۲۷۸، سعيد)

سے مراد جو بالغ یا قریب البلوغ نہیں ہے، البتہ اگر چھوٹے بچوں کو کفارے کی مقدار کا مالک بنا دیا جائے تو کفارہ ادا ہو جائے گا۔(۱)

کلی کرنا

(۱) روزے میں بھی وضو کے دوران کلی کرنا درست ہے اور غسل جنابت میں فرض ہے۔

(۲) روزے میں وضو اور غسل کے بغیر صرف گرمی کی وجہ سے کلی کرنا بھی جائز ہے۔ اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔(۲)

(۳) کلی کرتے وقت پانی حلق میں چلا گیا اور کلی کرتے وقت روزہ یاد تھا تو روزہ فاسد ہو گیا، قضا واجب ہے، کفارہ واجب نہیں اور اگر کلی کے دوران روزہ یاد نہیں تھا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔(۳)

کلی کرنے کے بعد منہ میں پانی کے اثرات رہ جانا

وضو، غسل یا کلی کے بعد منہ میں پانی کی جو تری باقی رہ جاتی ہے اس کو نگل جانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، مگر اس میں یہ شرط ہے کہ کلی کرنے کے بعد ایک دو مرتبہ تھوک منہ سے نکال دیا جائے، اس لئے کہ کلی کرنے کے بعد کچھ پانی باقی رہ جاتا ہے۔ لہٰذا ایک دو مرتبہ تھوک دینے کے بعد پانی باقی نہیں رہتا، ہلکی سی تری رہ جاتی ہے

---

(۱) قید بالشبع لانه لوكان فيهم من هوشبعان قبل الاكل اوصبى ليس بمراهق لايجزئه . (البحر الرائق ج: ٤ ص: ١٠٩، ط: سعيد)

(۲) وليس المبالغة فى المضمضة وهى ايصال الماء لرأس الحلق والمبالغة فى الاستنشا ق وهى ايصاله مافوق المارن لغير الصائم والصائم لايبالغ فيهما خشية افساد الصوم لقوله عليه الصلوة والسلام بالغ فى المضمضة والاستنشاق الاان تكون صائما .(مراقى الفلاح، كتاب الطهارة فصل فى سنن الوضوء ج: ١ ص: ٢٧، قديمى كتب خانه)

(۳) وان تمضمض اواستنشق فدخل الماء جوفه ان كان ذاكرا لصومه فسد صومه وعليه القضاء وان لم يكن ذاكرا لايفسد صومه كذا فى الخلاصة وعليه الاعتماد.(عالمگیری ج: ١ ص: ٢٠٢)

اس میں کوئی حرج نہیں۔(۱)

کمائی (آمدنی) باپ کو دینے والے کا صدقۂ فطر

اگر جوان لڑکا اپنی (آمدنی) کمائی باپ کو دے دیتا ہے، اس کے پاس کچھ نہیں رہتا تو اس پر بھی صدقۂ فطر ادا کرنا لازم ہے۔(۲)

کوئلہ

روزے کے دوران کوئلہ چبا کر دانت مانجھنا منع ہے۔ اگر دانت مانجھنے کے دوران کوئلے کا کچھ حصہ حلق میں اتر جائے گا تو روزہ فاسد ہو جائے گا اور اگر ذرات حلق میں نہیں اتریں گے تو اترنے کے احتمال کی وجہ سے مکروہ ہوگا۔ اس لئے روزہ دار صبح صادق سے غروب آفتاب تک کوئلے سے دانت مانجھنے سے پرہیز کرے۔(۳)

کھانسنا

(۱) خود بخود کھانسی آجائے تو اس سے روزے پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

(۲) اگر عمداً کھانسنے سے کوئی چیز معدہ سے حلق کے اوپری حصہ تک آجائے تو شوافع کے نزدیک روزہ ٹوٹ جائے گا۔(۴)

---

(۱) اوبقی بلل فی فیه بعد المضمضة وابتلعه مع الريق .....لم يفطر. شامی ج:۲ص:۳۹۶، ط: ایچ ایم سعید) وینبغی ان یبصق بعد المضمضة قبل ان یبتلع ریقه ولایشترط المبالغة فی البصق (الفقه علی المذاهب الاربعة ج:۱ص:۵۶۶،)

(۲) فتاوی دارالعلوم ج:٦ص:۳۱۱، دارالاشاعت)

(۳)وکره ذوق شئ ومضغه بلاعذر، درمختارشامی ج:۲ص:٤١٦ عالمگری ج۱ص:۱۹۹)

(٤) ومنه التجشی ان تعمده خرج شئ من معدته الی ظاهرالحلق........فانه یفطر کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة ج:۱ص:٤٥١، دارالکتب المصرية)

(گ)

گردوغبار

راستے کا گردوغبار یا آٹے کی چھانس یا کوئی چیز پیسنے یا دوا کوٹنے کا غبار روزے کی حالت میں منہ میں چلا جائے اور معدہ میں پہنچ جائے یا مزہ حلق میں محسوس ہو تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ ان چیزوں سے بچنا مشکل اور دشوار ہے۔(۱)

گناہ معاف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کا یقین رکھتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے اس کے پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف کردیئے جائیں گے اور جس نے رمضان (کی راتوں میں) ایمان کے ساتھ ثواب کا یقین رکھتے ہوئے قیام (تراویح نوافل پڑھے) کیا اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔(۲)

گوشت

(۱) اودخل حلقه غباراوذباب اودخان ولوذاكرا استحسانا لعدم امكان التحرزعنه .....لم يفطر .(شامی ج:۲:۳۹۵.ط: ایچ ایم سعید)

(۲) عن ابی هريرةؓ قال قال رسول الله ﷺ من صام رمضان ايمانا واحتسابا غفرله ماتقدم من ذنبه ومن قام رمضان ايماناواحتسابا غفرله ماقدم من ذنبه ومن قام ليلة القدرايمانا واحتسابا غفرله ماتقدم من ذنبه .متفق عليه .(مشكوة شريف ص:۱۷۳، كتاب الصوم الفصل الاول)

(۳) فالصائم اذا اكل الخبز........عليه القضاء والكفارة عندنا هكذا فی فتاوی قاضی خان ....وكذا اذا اكل لحما غيرمطبوخ اوشحما غيرمطبوخ على المختاركذا فی خزانة =

اگر ماہ رمضان میں کسی نے روزے کی حالت میں جان بوجھ کر کچا گوشت کھالیا تو روزہ فاسد ہوجائے گا، قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔ (۳)

گوند چاٹ کر تھوک نگل جانا

اگر روزے کی حالت میں زبان سے لفافہ کا گوند چاٹ کر تھوک نگل گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ قضا لازم ہوگی، کفارہ نہیں۔ اور اگر لفافہ چاٹنے کے بعد تھوک دیا تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، مگر ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ (۱)



لواطت

(۱) لواطت کو اغلام بازی، غیر فطری فعل اور ہم جنس پرستی بھی کہا جاتا ہے۔ (۲)

(۲) اگر کسی نے روزے کی حالت میں اغلام بازی یا لواطت کی اور عضو مخصوص کی سپاری اندر چلی گئی تو روزہ فاسد ہوگیا، خواہ منی نکلے یا نہ نکلے، دونوں صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔

= المفتين .(عالمگيری ج:۱ ص:۲۰۵، رشيديه كوئٹه)
ولكن يشكل على ذلك وجوب الكفارة بأكل اللحم التى الخ فتاوى شامی ج:۲ ص:۴۱۰)
(۱) اوابتلع حصاة ونحوها ممالاياكله الانسان اويعافه اويستقذره قضى فقط.(شامی ج:۲ ص:۴۰۳، ايچ ايم سعيد)
أيضا: وكره له ذوق شيئ وكذا مضغه بلا عذرقيد فيهما .(شامی ج:۲ ص:۴۱۶، سعيد)
(۲)

(۳) وان جامع المكلف آدميا مشتهى فى رمضان اداء اوجومع اوتوارت الحشفة فى احد السبيلين انزل اولا.........قضى فى الصور كلها وكفر......ككفارة المظاهر.(شامی ج: ۲ ص:۴۰۶. ط: ايچ ايم سعيد) =

واضح رہے کہ لواطت کبیرہ گناہ ہے۔ شرعاً ناجائز اور حرام ہے۔ اس سے توبہ استغفار کرنا ضروری ہے، ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا۔ (۳)

لُو کی وجہ سے روزہ توڑ دینا

اگر کسی شخص کو ماہ رمضان میں لُو کی وجہ سے روزہ رکھنا برداشت سے باہر ہوگیا ہے اور اس وجہ سے روزہ توڑ دیا ہے تو قضا لازم ہوگی کفارہ نہیں۔ (۱)

لیٹنا

روزے میں میاں اور بیوی کا ساتھ لیٹنا، ہاتھ لگانا، پیار کرنا، سب درست ہے۔ لیکن جوانی اور شہوت کا اتنا جوش ہو کہ ان باتوں سے صحبت کرنے کا ڈر ہو تو ایسا کرنا مکروہ ہے، پرہیز ضروری ہے۔ (۲)

= أیضا: وعنه ان رسول الله ﷺ قال لاینظرالله عزوجل الی رجل اتی رجلا اوامرأة فی دبرها. (مشکوة شریف ص: ۳۱۳، کتاب الحدود الفصل الثالث، قدیمی کتب خانه)

(۱) قوله فان أجهد الحرالخ قال فی الوهبانیة فان اجهد الانسان بالشغل نفسه" فافطرفی التکفیر قولین سطرها. قال الشرنبلالی صورته صائم اتعب نفسه فی عمل حتی اجهده العطش فافطر لزمته الکفّارة وقیل لاوبه افتی البقالی. (شامی ج: ۲ ص: ۴۲۰ ط: سعید).

أیضا: ومنها العطش والجوع کذلك اذ اخیف منها الهلاك اونقصان العقل. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۲۰۷، ط: رشیدیه کوئٹه)

(قوله خاف الزیادة)........ ومثله ما اذا کان یمرض ای بأن یعولهم ویلزم من صومه ضیاعهم وهلاکهم لضعفه عن القیام بهم اذا صام شامی ج: ۲ ص: ۴۲۲، ط: سعید)

(۲) وکره قبلة ومس ومعانقة ومباشرة فاحشة ان لم یامن المفسد، وان امن لاباس به. (شامی ج: ۲ ص: ۴۱۷، البحرالرائق ج: ۲ ص: ۲۷۲، ایچ ایم سعید)

(م)

مباشرت فاحشہ

(۱) مباشرت فاحشہ یعنی ''خاص بدن شرمگاہ کا آپس میں دخول کے بغیر ملانا'' مکروہ ہے، منی نکلنے یا صحبت کرنے کا خوف ہو یا نہ ہو۔(۱)

(۲) اگر روزے کی حالت میں مباشرت فاحشہ کی وجہ سے انزال ہو جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا، قضا واجب ہوگی، کفارہ واجب نہیں ہوگا۔(۲)

مٹی کھانا

(۱) اگر کسی روزہ دار نے ایسی مٹی کھائی جس سے سر دھوتے ہیں تو روزہ

---

(۱) وكره قبلة ومس ومعانقة ومباشرة فاحشة ان لم يامن المفسد وان امن لابأس تحته في رد ـ قوله وكره قبلة الخ.........وكذا المباشرة الفاحشة في ظاهرالرواية وعن محمد كراهتها مطلقا وهورواية الحسن قيل وهوالصحيح ـ واختارالكراهة في الفتح وجزم بها في الولواجية بلاذكرخلاف وهي ان يعانقها وهما متجردان ويمس فرجه فرجها ـ بل قال في الذخيرة ان هذا مكروه بلا خلاف لانه يفضي الى الجماع غالبا.وبه علم ان رواية محمد بيان لكون مافي ظاهرالرواية من كراهية المباشرة ليس على اطلاقه بل هومحمول على غير الفاحشة ولذا قال في الهداية والمباشرة مثل التقبيل في ظاهرالرواية وعن محمد انه كره المباشرة الفاحشة الخ .(شامي ج:۲ص:٤١٧.ط: ايچ ايم سعيد)

(۲) اولمس ولوبحائل لايمنع الحرارة اواستمنى بكفه اوبمباشرة فاحشة ولوبين المرأتين فانزل ، قيد للكل ....قضى في الصور كلها فقط.(شامي ج:۲ص:٤٠٤ط:سعيد)

(۳، ٤) ولواكل الطين الذى يغسل به الرأس فسد صوماوان كان يعتاد اكل هذا الطين فعليه القضاء والكفارة .(عالمگيری ج:۱ص:۲۰۲)

فالصائم اذا اكل الخبز.......عليه القضاء والكفارة عندنا..........وكذا اذا اكل طينا =

فاسد ہو جائے گا، صرف قضا لازم ہوگی، کفارہ نہیں۔ (۳)

(۲) اگر کسی آدمی کو مذکورہ قسم کی مٹی کھانے کی عادت ہے اور اس نے روزے کے دوران وہ مٹی کھائی تو روزہ فاسد ہو جائے گا، قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوں گے۔ (۴)

مذاق کرنا

روزے کی نسبت مذاق اور تمسخر کے کلمات کہنا مثلاً یہ کہ روزہ وہ رکھے جس کے گھر کھانا پینا نہ ہو یا یہ کہ ہم سے بھوکا نہیں مرا جاتا، کفر ہے۔ (۱)

مذی

روزے میں بیوی کے ساتھ پیار وغیرہ کرنے کی وجہ سے صرف مذی آ جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، البتہ ایسی حالت میں منی نکلنے سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔ (۲)

مریض

(۱) اگر مریض اور بیمار آدمی کے لئے حالت مرض میں روزہ رکھنا مشکل ہے تو روزہ نہ رکھے، جب تندرست ہو جائے اور روزہ رکھنے کے قابل ہو جائے تو قضا روزہ

= یو کل للدواء کالطین الارمنی او الطین الذی یقلی فیو کل .(عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۵)

(۱) وفی الفتح من هزل بلفظ کفر ارتد وان لم یعتقده للاستخفاف .(شامی ج:٤ ص:۲۲۲)

(۲) والمذی رقیق یضرب الی البیاض یبدوخروجه عند الملاعبة مع اهله بالشهوة. (عالمگیری ج:۱ ص:۱۰، الفصل الخامس فی نواقض الوضوء.ط:رشیدیه ، احسن الفتاوی ج:٤ ص: ٤٥١ ایج ایم سعید) أیضا:وکره قبلة ومس ومعانقة ومباشرة فاحشة ان لم یامن المفسدوان امن لاباس .(شامی ج:۲ ص:٤١٧.ط: ایچ ایم سعید)

(۳) المریض اذاخاف علی نفسه التلف اوذهاب عضویفطربالاجماع وان خاف زیادة العلة و امتداده فکذلك عندنا وعلیه القضاء اذا افطر کذا فی المحیط .(عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۷)

قوله تعالی : ومن کان منکم مریضا اوعلی سفرفعدة من ایام اخر:سورة البقرة آیت : ٨٤)

(٤) اما وجوب الفداء فشرطه العجزعن القضاء عجزا لاترجی معه القدرة فی جمیع عمره. (بدائع الصنائع ج:۲ ص:۱۰۵ ط:ایچ ایم سعید)

قضا کی نیت سے ادا کرے۔(۳)

(۲) جب تک مریض کو صحت کی امید ہے، روزے کے بدلے میں فدیہ ادا کرنا صحیح نہیں ہے۔(۴)

(۳) اگر کوئی شخص رمضان شریف میں بیمار تھا، بیماری کی وجہ سے کسی دن روزہ رکھتا تھا اور کسی دن افطار کرتا تھا، اتفاقاً ایک دن روزے کی نیت کی، بیماری کی وجہ سے صبح کی نماز کے بعد افطار کرلیا تو اس صورت میں قضا واجب ہوگی، کفارہ نہیں۔(۱)

(۴) اگر کوئی شخص روزہ رکھنے کے بعد بیمار ہوگیا اور حالت نازک ہوگئی، روزہ رکھنے کی صورت میں مرض میں اضافہ یا موت کا ظن غالب ہو تو افطار کرنا جائز ہوگا، صرف قضا لازم ہوگی کفارہ نہیں۔(۲)

(نوٹ) اگر ایسی صورت میں صرف انجکشن سے علاج ہو سکے تو روزہ توڑنا جائز نہیں ہوگا۔

مریض کا قضا کرنا یا فدیہ دینا

اگر مریض کو مرض سے اچھا ہونے کے بعد اتنی مدت ملے کہ اس میں قضا کرسکتا ہے تو روزے کی قضا اس کے ذمہ واجب ہے۔ ورنہ قضا لازم نہیں ہوگی اور فدیہ بھی لازم نہیں ہوگا۔

اور اگر مرض سے اچھا ہونے کے بعد اتنی مدت ملی ہے کہ ان روزوں کی قضا کرسکتا ہے تو قضا لازم ہوگی اور اگر قضا نہیں کی انتقال ہوگیا تو اس صورت میں فدیہ

(۱،۲) ثم انما یکفران نوی لیلا، ولم یکن مکرھا ولم یطرأ مسقط کمرض الخ (قوله کمرض) ای مبیح للافطار. شامی ج:۲ ص:۴۱۳ ایچ ایم سعید)

(۳) فان برئ المریض اوقدم المسافروادرك من الوقت بقدرمافاته فیلزمه قضاء جمیع مامادرك. (عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۷، ط: رشیدیه، فتاوی شامی ج:۲ ص:۴۲۴ ط:سعید)

أیضا: ولوفات صوم رمضان بعذرالمرض اوالسفرواستدام المرض والسفرحتی مات لاقضاء علیه، لکنه ان اوصی بان یطعم عنه صحت وصیته وان لم تجب علیه ویعم عنه من ثلث ماله =

دینے کی وصیت کرنا لازم ہوگا اور وصیت کے مطابق فدیہ دینا لازم ہوگا اور اگر وصیت نہیں کی تو اس صورت میں میت کو آخرت کی گرفت سے بچانے کے لئے وارثوں کو فدیہ دید ینا چاہیے۔(۳)

مسافر

مسافر پر حالت سفر میں روزہ رکھنا ضروری نہیں، البتہ مسافر کے لئے بہتر یہ ہے کہ اگر مشقت اور تکلیف نہ ہو تو روزے رکھ لے، تا کہ بعد میں قضا روزے ادا کرنے میں مشقت نہ ہو۔ مزید تفصیل سفر کے عنوان کے تحت ملاحظہ کریں۔(۱)

مسافر سفر کے دوران انتقال کر گیا

اگر مسافر حالت سفر میں انتقال کر گیا تو اس پر فدیہ دینے کی وصیت کرنا لازم نہیں ہے، کیونکہ اس کو روزہ رکھنے کا موقعہ ہی نہیں ملا اور قضا لازم نہیں ہوئی۔(۲)

= فان برئ المريض اوقدم المسافروادرك من الوقت بقدرمافاته فيلزمه قضاء جميع مادرك فان لم يصم حتى ادركه الموت فعليه ان يوصى بالفدية كذا فى الهداية ....فان صح المريض اواقام المسافرثم ماتالزمهما القضاء بقدرالصحة والاقامة وهذا قولهم جميعا من غيرخلاف هذا هوالصحيح (عالمگيرى ج: ۱ ص: ۲۰۷، ۲۰۸، ط:رشيديه كوئٹه)

(۱) ويندب لمسافرالصوم لآية ـ وان تصوموا ....ان لم يضره فان شق عليه اوعلى رفيقه فالفطر افضل لموافقته الجماعة (شامى ج: ۲ ص: ۴۲۳ . ط:ايچ ايم سعيد)

وفى الشامية:فصل فى العوارض المبيحة لعدم الصوم.........لمسافر، قوله لمسافر ......ولكن الصوم افضل ان لم يضره ج: ۲ ص: ۴۲۱ . ط: ايچ ايم سعيد)

(۲) ولوفات صوم رمضان لعذرالمرض اوالسفرواستدام المرض اوالسفرحتى مات لاقضاء عليه لكنه ان اوصى بان يطعم عنه صحت وصيته وان لم تجب عليه.(عالمگيرى ج: ۱ ص: ۲۰۷)

(۳) وكذا لونوى المسافرالصوم ليلا ، واصبح من غيران ينقض عزيمته قبل الفجر،ثم اصبح صائما لايحل فطره فى ذلك اليوم ،ولوافطرلاكفارة عليه ، قلت :وكذا لاكفارة عليه بالأولى لونوى نهارا فقوله ليلا غيرقيد.(شامى ج: ۲ ص: ۴۳۱ ، قبيل مطلب يقدم هنا القياس على الاستحسان .ط: ايچ ايم سعيد)

مسافر کا روزہ رکھ کر توڑ دینا

اگر مسافر آدمی نے حالت سفر میں روزہ رکھنے کی نیت کی اور بعد میں روزہ توڑ دیا تو کفارہ لازم نہیں ہوگا، البتہ قضا لازم ہوگی۔(۳)

مسافر کا فدیہ دینا

اگر مسافر مقیم ہونے کے بعد روزہ رکھنے کے قابل ہے تو سفر کے روزوں کا فدیہ دینا کافی نہیں ہوگا بلکہ سفر کے دوران جتنے روزے رہ گئے سب رکھنا لازم ہوں گے۔(۱)

مستحبات روزہ

(۱) سورج ڈوبتے ہی نماز سے پہلے افطار کرنے میں جلدی کرنا۔(۲)

(۲) کھجور یا چھوہارے سے افطار کرنا اس کے بعد پانی سے۔(۳)

(۳) جس چیز سے افطار کیا جائے وہ طاق عدد ہو۔ مثلاً تین، پانچ، سات وغیرہ۔(۴)

---

(۱) فان برئ المريض اوقدم المسافروادرك من الوقت بقدرمافاته فيلزمه قضاء جميع ماادرك.(عالمگيری ج:۱ ص:۲۰۷.ط:رشيديه)

(۲)وتعجيل الافطارافضل فيستحب ان يفطرقبل الصلوة .(عالمگيری ج:۱ ص:۲۰۰)

(۳) عن انس قال كان رسول الله ﷺ يفطرقبل ان يصلی علی رطبات فان لم تكن رطبات فتميرات فان لم تكن تميرات حساحسوات من ماء رواه الترمذی .(مشكوة شريف ج:۱ ص: ۱۷۵ كتاب الصوم .ط:قديمی كتب خانه)

(٤) كان رسول الله ﷺ يحب ان يفطرعلی ثلاث تمرات اوشيئ لم تصبه النار.(مرقاة المفاتيح ج:٤ ص:۲۵۷ مكتبه امداديه ملتان)

(۵) عن معاذ بن زهرة قال ان النبی ﷺ كان اذا افطرقال اللهم لك صمت وعلی رزقك افطرت رواه ابوداؤد مرسلا.(مشكوة شريف ج:۱ ص:۱۷۵ .ط: قديمی كتب خانه)

(٦) عن انس قال قال رسول الله ﷺ تسحروافان فی السحوربركة متفق عليه .(عالمگيری ج:۱ ص:۲۰۰ .ط:رشيديه كوئٹه)

(۴) افطار کے بعد دعا پڑھنا۔ مثلاً اَللّٰھُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ۔(۵)

(۵) سحری میں کچھ نہ کچھ کھانا۔(۶)

(۶) سحری کرنے میں وقت کے اندر اندر تاخیر کرنا۔(۱)

(۷) زبان کو ناجائز باتوں سے اور اعضاء کو ناجائز کاموں سے باز رکھنا۔(۲)

(۸) رشتہ داروں محتاجوں اور مسکینوں کو صدقہ و خیرات سے نوازنا اور حصول علم میں مشغول رہنا، قرآن شریف کی تلاوت کرنا، درود شریف، استغفار اور ذکر و اذکار میں لگے رہنا اور اعتکاف کرنا۔(۳)

مسجد میں افطار اور سحری کرنا

مسجد میں اعتکاف کی نیت کے بغیر روزہ افطار کرنا، ایسا ہی سحری کھانا مکروہ ہے۔

---

(۱) ثم تاخيرالسحورمستحب كذا فى النهاية ويكره تاخيرالسحورالى وقت يقع فيه الشك .(عالمگيرى ج:۱ ص:۲۰۰ ط: رشيديه كوئٹه)

(۲) عن ابى هريرةؓ قال قال رسول الله ﷺ من لم يدع قولْ الزوروالعمل به فليس لله حاجة فى ان يدع طعامه وشرابه رواه البخارى .(مشكوة شريف ج:۱ ص:١٧٦ ،قديمى)

أيضا :قول الزوراى الباطل وهومافيه اثم والاضافة بيانية وقال الطيبى الزورالكذب والبهتان اى من لم يترك القول الباطل من قول الكفروشهادة الزوروالافتراء والغيبة والبهتان و القذف والسب والشتم واللعن وامثالها ممايجب على الانسان اجتنابها ويحرم عليه ارتكابهاالخ (مرقاة ج:٤ ص:١٧٧ ط:امداديه ملتان)

(۳) عن سلمان الفارسىؓ ....وهوشهرالصبروالصبرثوابه الجنة وشهرالمواساة و شهريزاد فيه رزق المؤمن من فطرفيه صائما كان له مغفرة لذنوبه وعتق رقبته من النارو كان له مثل اجره من غيران ينتقص من اجره شيئ الخ .(مشكوة شريف ص:١٧٣، كتاب الصوم)

(٤) ويكره النوم والأكل فيه لغيرالمعتكف ، واذا اراد أن يفعل ذلك ينبغي أن ينوى الاعتكاف ، ويدخل فيه ، ويذكرالله بقدرمانوى اويصلى ثم يفعل ماشاء كذا فى السراجية . (عالمگيرى ج:٥ ص:٣٢١ كتاب الكراهية ط: رشيديه كويٹه)

ہاں اگر مسجد میں افطار یا سحری کرنے کی ضرورت ہو تو کم سے کم نفلی اعتکاف کی نیت کر لے تو کراہت ختم ہو جائے گی، باقی جہاں تک ممکن ہو مسجد کو ملوث اور گندہ ہونے سے بچانا ضروری ہے۔(۴)

معمولات نبوی ﷺ

(۱) صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں کہ جب بھی رمضان المبارک کا مہینہ آتا تو ہم رسول اللہ ﷺ کے اعمال میں تین باتوں کا اضافہ محسوس کرتے۔(۱)

(۱) پہلی بات آپ ﷺ عبادت میں بہت زیادہ کوشش اور جستجو فرمایا کرتے تھے، حالانکہ آپ ﷺ کے عام دنوں کی عبادت بھی ایسی تھی کہ آپ کے قدم مبارک متورم ہو جایا کرتے تھے، تاہم رمضان المبارک میں آپ کی عبادت پہلے سے بھی زیادہ ہو جایا کرتی تھی۔(۲)

(۲) دوسری بات آپ ﷺ اللہ رب العزت کے راستے میں خوب خرچ فرماتے تھے، اپنے ہاتھوں کو بہت کھول دیتے تھے، یعنی بہت کھلے دل کے ساتھ صدقہ وخیرات

---

(۱) عن عائشةؓ قالت كان رسول الله ﷺ اذا دخل العشراحيى الليل وايقظ اهله وجد وشد المئزر........قالت عائشةؓ كان رسول الله ﷺ يجتهد فى العشرالاواخرمالايجتهدفى غيره (الصحيح لمسلم ج:۱ص:۳۷۲، كتاب الاعتكاف باب الاجتهادفى العشر الاواخر. ط: قديمى كتب خانه)

أيضا:عن ابن عباسؓ قال كان رسول الله ﷺ اذا دخل شهررمضان اطلق كل اسيرواعطى كل سائل .(مشكوة ج:۱ص:۱۷٤ ، كتاب الصوم .ط: قديمى كتب خانه

فرماتے تھے۔(۳)

(۳) تیسری بات آپ ﷺ مناجات میں بہت ہی زیادہ گریہ وزاری فرمایا کرتے تھے۔(۴)

مسواک

(۱) مسواک کرنا سنت ہے اور اس کے بہت زیادہ فوائد ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں۔(۱)

(۱) منہ کی صفائی۔

(۲) رب کی رضامندی۔

(۳) فرشتوں کی خوشی۔

(۴) نظر کی تیزی۔

(۵) دانت کی خوبصورتی۔

(۶) داڑھ کی مضبوطی۔

(۷) بڑھاپا دیر سے آتا ہے۔

(۸) کھانا جلدی ہضم ہوتا ہے۔

(۱) والسواك سنة مؤكدة ....قوله ومن منافعه الخ فی الشرنبلالية عن حاشية صحيح البخاری للفارضی ان منهاانه يبطی بالشيب ويحد البصرواحسنها انه شفاء لمادون الموت وانه يسرع فی المشی علی الصراط ،ومنها مافی شرح المنية وغيره انه مطهرة للفم ، و مرضات لرب ،ومفرحة لملائكة ومجلاة للبصرويذهب البخروالحفرويبيض الانسان و يشد اللثة وهضم الطعام ويقطع البلغم ويضاعف الصلوة ويطهرطريق القرآن ويزيد فی الفصاحة يقوی المعدة ويسخط الشيطان ويزيد فی الحسنات ويقطع المرة ويسكن عروق الرأس و وجع الاسنان ويطب النكهة ويسهل خروج الروح قال فی النهرومنافعه وصلت الی نيف و ثلاثين منفعة ادناهاامامة الاذی واعلاها تذكير الشهادة عند الموت .(شامی ج:۱ ص: ۱۱۵، كتاب الطهارة مطلب فی منافع السواك ط: ايچ ايم سعيد)

(۹) بلغم ختم ہوتا ہے۔

(۱۰) معدہ قوی ہوتا ہے۔

(۱۱) شیطان ناراض ہوتا ہے۔

(۱۲) نیکی میں اضافہ ہوتا ہے۔

(۱۳) پل صراط سے گذرنا آسان ہوتا ہے۔

(۱۴) کڑوے پن کو دور کرتا ہے۔

(۱۵) سر اور دانت کے درد کو سکون پہنچاتا ہے۔

(۱۶) بدبو دور ہو جاتی ہے۔

(۱۷) موت کے وقت روح آسانی سے نکلتی ہے۔

(۱۸) سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ موت کے وقت کلمۂ شہادت زبان سے جاری ہوتا ہے۔

(۲) روزہ دار کے لئے روزے کے دوران مسواک کرنا جائز ہے، خواہ سوکھی مسواک ہو یا تازہ اسی وقت کی توڑی ہوئی ہو، اگر مسواک کا کڑوا پن منہ میں معلوم ہوتا ہے یا اس کا تیز ذائقہ محسوس ہوتا ہے تو اس سے بھی روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا اور روزہ مکروہ بھی نہیں ہوگا۔(۱)

(۳) اگر مسواک کرتے وقت اس کا ریشہ پیٹ میں چلا گیا اور اس کی مقدار چنے کے دانے سے کم ہے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔(۲)

(۱) ولابأس بالسواك الرطب واليابس في الغداة والعشي عندنا. (عالمگیری ج:۱ ص:۱۹۹)

(۲) وان اكل مابين اسنانه لم يفسد ان كان قليلا وان كان كثيرا يفسد والحمصة ومافوقها كثير ومادونها قليل . (عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۲ ط: رشيديه كوئٹه)

مسوڑھوں سے خون نکلنا

(۱) اگر روزہ دار کے مسوڑھوں سے خون نکلتا ہے تو جاگنے کی صورت میں اس کو تھوک دے اندر نہ نگلے۔(۱)

(۲) اگر روزہ دار کے مسوڑھوں سے خون نکل کر سونے کی حالت میں خود بخود بلا اختیار تھوک حلق سے نیچے اتر جاتا ہے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، البتہ صحت کے بعد احتیاطاً روزے کی قضا کر لینا بہتر ہے۔(۲)

(۳) البتہ اگر خون تھوک سے غالب ہے اور تھوک کا رنگ سرخ ہو گیا ہے اور اپنے اختیار سے اندر نگل لے تو روزہ فاسد ہو جائے گا، قضا لازم ہوگی، کفارہ نہیں۔(۳)

معاشی محنت کی وجہ سے روزہ نہ رکھنا۔

معاشی محنت کی وجہ سے رمضان شریف کے روزے نہ رکھنا جائز نہیں بلکہ مناسب یہ ہے کہ رمضان المبارک میں ایسے سخت محنت کے کام نہ کئے جائیں جن کی وجہ سے روزے قضا کرنے کی نوبت آئے۔(۴)

(۱، ۲) اوخرج الدم من بین اسنانه ودخل حلقه.....لم یفطر.(درمختار ج:۲ص:۳۹۶) قلت : و من هذا یعلم حکم من قلع ضرسه فی رمضان ،ودخل الدم الی جوفه فی النهارولو نائما فیجب علیه القضاء الاان یفرق بعدم امکان التحرزعنه فیکون کالقیٔ الذی عاد بنفسه.(شامی ج:۲ ص:۳۹۶)

(۳) وفی الولواجیة الدم اذا خرج من الاسنان ودخل الحلق ان کانت الغلبة للبزاق لایفسد صومه وان کانت للدم فسد وکذا اذا استویااحتیاطا. (البحرالرائق ج:۲ص:۲۷۳، شامی ج۲ ص:۳۹۶، مطلب یکره السهراذا خاف فوت الصبح ط: ایچ ایم سعید)

(٤) وفی القنیة لایجوزللخبازان یخبزخبزا یوصله الی ضعف مبیح للفطربل یخبزنصف النهار ویستریح فی النصف .(البحرالرائق ج:۲ص:۲۸۲.ط: ایچ ایم سعیذ)
لایجوزان یعمل عملا یصل به الی الضعف فیخبزنصف النهارویستریح الباقی .شامی ج:۲ ص:٤٢٠.ط: ایچ ایم سعید)

مشت زنی

(۱) مشت زنی کو استمنا بالید، ہینڈ پریکٹس اور جلق بھی کہا جاتا ہے۔

(۲) روزے کے دوران مشت زنی کرنے سے اگر انزال ہو گیا تو روزہ فاسد ہو گیا، قضا ضروری ہے، کفارہ نہیں۔(۱)

(۳) اگر مشت زنی سے انزال نہیں ہوا تو روزہ فاسد نہیں ہوا۔(۲)

(۴) مشت زنی کرنا ناجائز اور حرام ہے، اس پر لعنت بھیجی گئی ہے، قیامت کے دن ایسے لوگوں کے ہاتھ حاملہ ہوں گے۔(۳)

مقصدِ روزہ

(۱) روزے کا اصل مقصد یہ ہے کہ پیٹ خالی رہے اور نفس کی خواہشات ختم ہو جائیں اور روزہ دار کے نفس میں تقویٰ پیدا ہو، زیادہ کھانے کی صورت میں یہ مقصد ختم ہو جاتا ہے۔ لہٰذا افطار میں اتنا کھایا جائے کہ جتنا عام راتوں میں کھایا جاتا ہے۔ یہ نہیں کہ صبح سے شام تک کے اوقات کا مکمل کوٹہ پورا کر لیا جائے۔ اگر ایسا کیا جائے گا تو روزے کا اصل مقصد حاصل نہیں ہوگا۔(۴)

(۲) روزے کا مقصد قوت شہوانیہ اور قوت بہیمیہ کا کم کرنا ہے اور قوت نورانیہ اور ملکیہ کا بڑھانا ہے۔ لہٰذا سحری اور افطار میں باقی گیارہ مہینوں سے کچھ کم کھائے تاکہ مقصد حاصل ہو۔(۵)

(۱، ۲) وكذا استمناء بالكف اى فى كونه لايفسد لكن هذا اذا لم ينزل اماذا انزل فعليه القضاء .(شامى ج: ۲ص: ۳۹۹،البحر الرائق ج: ۲ص: ۲۷۲. ط: ايچ ايم سعيد)

(۳) وان كره تحريما لحديث ناكح اليد ملعون .(شامى ج: ۲ ص: ۳۹۹ .ايچ ايم سعيد)

(٤، ٥) وحكمة مشروعية الصوم منها ان به سكون النفس الامارة باعراضها عن الفضول لانها اذا جاعت شبعت جميع الاعضاء فتنقبض اليد والرجل والعين وباقى الجوارح عن حركاتها و اذا شبعت النفس جاعت الجوارح بمعنى قويت على البطش والنظر وفعل مالاينبغى فانقباضها يصفو القلب وتحصل المراقبة ـ ومنها العطف على المساكين بالاحساس بألم الجوع لمن هو و صفه ابدا فيحسن اليه ولذا لاينبغى الافراط فى السحور لمنعه الحكمة المقصودة والاتصاف =

مقعد

''اجابت'' الخ کو دیکھیں۔

مقیم روزے کی نیت کرنے کے بعد سفر کرے

اگر کوئی مقیم رمضان میں روزے کی نیت کے بعد سفر کرے تو اس پر اس دن کا روزہ رکھنا لازم ہے، اگر کسی وجہ سے اس روزے کو فاسد کر دیا تو قضا لازم ہوگی کفارہ نہیں۔(۱)

مکھی

اگر روزے کی حالت میں خود بخود حلق کے اندر مکھی چلی گئی تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، البتہ اگر کوئی شخص قصداً ایسا کرے گا تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ قضا لازم ہوگی کفارہ نہیں۔(۲)

مچھر اور دیگر حشرات کا بھی یہی حکم ہے۔

منجن

روزہ دار کے لئے صبح صادق سے غروب آفتاب تک منجن سے دانت صاف کرنا مکروہ ہے، اور اگر اس میں سے کچھ حلق میں اتر جائے گا تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔(۳)

= بصفة الملائكة .(حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح .ج:۲ص:٤ ۲۹، مكتبه غوثيه)

(۱)منها السفرالذی يبيح الفطروهوليس بعذرفی اليوم الذی انشأ السفرفيه كذا فی الغياثية ، فلوسافرنهارا لايباح له الفطرفی ذلك اليوم وان افطرلاكفارة عليه.(عالمگيری ج: ۱ص: ۲۰۶)

(۲) وماليس بمقصود بالاكل ولايمكن الاحترازعنه كالذباب اذا وصل الی جوف الصائم لم يفطره كذا فی ايضاح الكرمانی ،ولواخذ الذباب واكله يجب عليه القضاء دون الكفارة. (عالمگيری ج:۱ص:۲۰۳.ط: رشيديه كوئٹه)

(۳) وكره ذوق شیئ ومضغه بالعذر.(شامی ج:۲ص:٤۱٦،عالمگيری ج:۱ص:۱۹۹)

مؤذن پہلے افطار کرے یا اذان دے؟

رمضان المبارک میں مؤذن سورج غروب ہونے کے بعد پہلے ہلکا افطار کرے پھر اس کے بعد اذان دے، افطار کی وجہ سے مغرب کی جماعت میں پانچ سات منٹ تاخیر کی گنجائش ہے۔(۱)

مونچھ تراشنا

(۱) روزے کے دوران مونچھ تراشنا جائز ہے۔(۲)

(۲) مونچھوں کو کتروانا سنت ہے، منڈوانا سنت نہیں لیکن بدعت بھی نہیں۔(۳)

(۳) احناف کے نزدیک کتروانے کی تین صورتیں ہیں: (۴)

(الف) مونچھیں اتنی کاٹ لی جائیں کہ اوپر کے ہونٹ کا کنارہ ظاہر ہو جائے۔

(ب) بھنوؤں کے مانند بنالے۔

(ج) پوری مونچھ کتر کر بالکل پست کردی جائے۔ یعنی کترنے میں ایسا مبالغہ کیا جائے کہ مونڈنے کے قریب ہو جائے، یہ صورت سب سے بہتر ہے۔

---

(۱) فكان تاخيرها مكروها الافي يوم غيم والامن عذرسفراومرض وحضورمائدة والتاخير قليلا لايكره (مراقي الفلاح ص:۷۳ ، قديمي كتب خانه ،كتاب الصلوة ايضا فتاوى رحيميه ج:۷ ص:۲٤۱ مكتبه دارالاشاعت كراچى)

(۲) کیونکہ یہ روزے کے کسی رکن کے منافی نہیں ہے الصوم في الشرع الامساك عن المفطرات الثلاث حقيقة أوحكما في وقت مخصوص من شخص مخصوص مع النية (البحرالرائق ج:۲ ص:۲۵۹)

(۳) والقص منه حتى يوازى الحرف الاعلى من الشفة العلياسنة بالاجماع .(شامى ج:٦ ص:٤۰۷ ،كتاب الحظروالاباحة فصل في البيع ط: سعيد)

(٤) وياخذ من شاربه حتى يصيرمثل الحاجب كذا في الغياثية.(عالمگيرى ج:۵ ص:۳۵۸، كتاب الحظروالاباحة الباب التاسع عشر) " وفي الدر" وفيه حلق الشارب بدعة وقيل سنة (قوله وقيل سنة) مشى عليه في الملتقى وعبارة المجتبى بعد رمزللطحاوى حلقه سنة ونسبه الى ابى حنيفة وصاحبيه ، والقص منه حتى يوازى الحرف الاعلى من الشفة العليا سنة بالاجماع ، شامي ج:٦ ص:٤۰۷ ايچ ايم سعيد كمپنى)

(۴) مونچھ خود بھی کتر سکتا ہے اور دوسرے سے بھی کتر وا سکتا ہے۔(۱)

(ن)

نابالغ

''بچہ'' کے لفظ کو دیکھیں۔

ناپاکی کی حالت میں روزہ رکھنا

(۱) اگر کسی آدمی پر ہمبستری یا احتلام وغیرہ کی وجہ سے غسل واجب ہوا اور صبح صادق سے پہلے غسل نہ کر سکا اور سحری کر کے روزہ رکھ لیا تو روزہ درست ہے، ناپاک ہونے کی وجہ سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، البتہ جلد از جلد غسل کر لینا چاہیے اور طلوع آفتاب سے پہلے غسل کر کے فجر کی نماز ادا کر لینی چاہیے ورنہ طلوع آفتاب تک تاخیر کرنے کی صورت میں فجر کی نماز قضا ہو جائے گی اور روزہ مکروہ ہوگا اگرچہ فاسد نہ ہوگا۔(۲)

(۲) غسل جنابت میں اتنی دیر کرنا کہ سورج نکل آئے یا پورے دن ناپاکی کی حالت میں رہنے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، البتہ اتنی تاخیر کی وجہ سے روزہ مکروہ ہوگا، قضا اور کفارہ لازم نہیں ہوں گے۔(۳)

---

(٤) وفي جامع الجوامع حلق عانته بيده وحلق الحجام جائز ان غض بصره كذا في التتارخانية .(عالمگیری ج:۵ص:۳۵۸ط: رشیدیه)

(٢) عنها قالت كان رسول الله ﷺ يدركه الفجر في رمضان وهو جنب من غير حلم فيغتسل ويصوم متفق عليه .تحته في مرقاة ظاهر الحديث قول عامة العلماء من اصبح جنبا اغتسل وأتم صومه .(مرقاة المفاتيح ج:٤ص:٢٦١.ط: امداديه ملتان)

(٣) او اصبح جنبا وان بقي كل اليوم ....لم يفطر.(شامي ج:٢ص:٤٠٠) الجنب اذا اخر الاغتسال الى وقت الصلوة لايأثم .(عالمگيري ج:١ص:١٦.ط:رشيديه)

ناخن

(۱) روزے کے دوران ناخن کاٹنا جائز ہے، اس سے روزے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔(۱)

(۲) ناخن تراشنے کے لئے کوئی خاص طریقہ مروی نہیں ہے۔ جس طرح چاہے جس انگلی سے چاہے شروع کرسکتا ہے اور جس پر چاہے ختم کرسکتا ہے۔ البتہ دائیں ہاتھ سے شروع کرنا مستحب ہے۔(۲)

(۳) تراشیدہ ناخن دفن کرنا بہتر ہے، اگر دفن نہیں کرسکتا تو کسی علیحدہ جگہ میں ڈال دے، استعمال کی جگہ پر ڈالنا صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔(۳)

(۴) کٹے ہوئے ناخن کو پھینکنا بھی جائز ہے۔(۴)

(۵) مستحب یہ ہے کہ ہفتہ میں ایک بار کاٹے، افضل جمعہ کا دن ہے، اگر ہفتہ وار نہیں کاٹ سکتا تو پندرہ بیس دن میں کاٹے، چالیس دن تک نہ کاٹنا مکروہ تحریمی ہے، وہ آدمی گنہگار رہوگا اور نماز بھی مکروہ ہوگی۔(۵)

---

(۱) کیونکہ یہ منافی صوم نہیں. الصوم فی الشرع الامساك عن المفطرات الثلاث حقيقة اوحكما في وقت مخصوص من شخص مخصوص مع النية .(البحرالرائق ج:۲ ص:۲۵۹ ط:سعید)

(۲) قلت وفي المواهب اللدنية قال الحافظ ابن حجر:انه يستحب كيفما احتاج اليه ولم يثبت في كيفيته شيئ ولافي تعيين يوم له عن النبي ﷺ ومايعزمن النظم في ذلك للامام على ثم لابن حجرقال شيخنا انه باطل .(شامي ج:٦ ص:٤٠٦، كتاب الحظروالاباحة فصل في البيع)

(٤،٣) فاذا قلم اظفاره اوجزشعره ينبغي ان يدفنه فان رمى به فلابأس وان القاه في الكنيف اوفي المغتسل كره لانه يوث داء خانيه .(شامي ج:٦ ص:٤٠٥ كتاب الحظروالاباحة فصل في البيع)

(٥) ويستحب حلق عانته وتنظيف بدنه بالاغتسال في كل اسبوع مرة والافضل يوم الجمعة وجازفي كل خمسة عشروكره تركه وراء الاربعين ـ قوله وكره تركه اى تحريما لقول المجتبى ولاعذرفيما وراء الاربعين ويستحق الوعيد ـ وفي ابى السعود عن شرح المشارق لابن ملك روى مسلم عن انس بن مالك وقت لنا في تقليم الاظفاروقص الشارب ونتف الابط ان لانترك اكثرمن اربعين ليلة وهومن المقدرات التي ليس للرأى فيها مدخل فيكون كالمرفوع .(شامي ج:٦ ص:٤٠٧، كتاب الحظروالاباحة فصل في البيع ط:سعيد)

ناک

(۱) ناک کی راہ سے پانی پہنچانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، ہاں اگر ناک سے پانی پہنچانے کی صورت میں پانی حلق میں چلا گیا اور روزہ یاد بھی ہے تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ قضا لازم ہوگی، کفارہ نہیں اور اگر روزہ یاد نہیں تھا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا اور اگر پانی ناک کی راہ سے دماغ تک پہنچ گیا ہے تو اس صورت میں ایک روزہ قضا کر لینا چاہیے۔ (۱)

(۲) روزے کی حالت میں ناک کو اتنی زور سے سنک لیا کہ حلق میں چلی گئی تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ (۲)

(۳) ناک میں تر دوا ڈالنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے، اگر خشک چیز ڈالی گئی اور یقینی طور پر اندر تک پہنچ گئی تو روزہ فاسد ہو جائے گا ورنہ نہیں۔ (۳)

ناک کی رطوبت حلق کی جانب چڑھانا

ناک کی رطوبت روزے کی حالت میں اتنی زور سے کھینچ لی کہ حلق میں چلی گئی تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ (۴)

---

(۱) وفی عمدة الفتاوی للصدر الشهید فلودخل الماء فی الغسل انفه اوأذنه ووصل الی الدماغ لاشیئ علیه .(البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۷۹ ط: ایچ ایم سعید)
أیضا: واذا تمضمض اواستنشق فدخل الماء جوفه ان کان ذاکرا لصومه فسد صومه وعلیه القضاء وان لم یکن ذاکرا لایفسد. (خلاصة الفتاوی ج: ۱ ص: ۲۵۳)، مکتبه رشیدیه کوئته)

(۲) اودخل انفه مخاط فاستشمه فدخل حلقه ولوعمدا......لم یفطر. (شامی ج: ۲ ص: ۴۰۰)

(۳) اواحتقن اواستعط فی انفه شیئا ....قضی فقط تحته فی "رد" قلت ولم یقیدوا الاحتقان والاستعاط والاقطار بالوصول الی الجوف لظهوره فیها و الافلابدمنه حتی لوبقی السعوط فی الانف ولم یصل الی الرأس لایفطر. (شامی ج: ۲ ص: ۴۰۲. ط: ایچ ایم سعید)

(۴) اودخل حلقه مخاط فاستشمه فدخل حلقه..........لم یفطر. (شامی ج: ۲ ص: ۴۰۰)

نابالغ کو فطرہ دینا

(۱) اگر نابالغ بچے غریب اور سمجھدار ہوں تو ان کو صدقۂ فطر دینا جائز ہے۔(۱)

(۲) اگر بچے مالدار ہیں تو ان کو صدقۂ فطر دینا جائز نہیں ہے۔(۲)

(۳) اگر غریب نابالغ بچے سمجھدار نہیں تو ان کو فطرہ دینا جائز نہیں، البتہ ان کے سرپرستوں کو دینا جائز ہے۔(۳)

نذر

نذر کی دو قسمیں ہیں۔ نذر معلق اور نذر غیر معلق۔

(۱) نذر معلق:۔ وہ نذر ہے جس میں شرط کا اعتبار کیا گیا ہے، خواہ وہ شرط مقصود ہو جیسے کوئی مریض یہ کہے کہ اگر مجھ کو اس بیماری سے شفا ہو جائے تو اتنے روزے رکھوں گا، یا وہ شرط مقصود نہ ہو جیسے کوئی شخص یہ کہے کہ اگر میں نماز نہ پڑھوں تو اتنے روزے رکھوں گا۔

(۲) نذر غیر معلق:۔ وہ نذر ہے جس میں کسی شرط کا اعتبار نہ کیا گیا ہو۔

نذر غیر معلق کسی زمانے یا کسی جگہ کے ساتھ خاص نہیں ہوتی، اگرچہ نذر کرنے والا کسی زمانے یا کسی جگہ کے ساتھ خاص کرے، شریعت میں اس کا اعتبار نہیں ہے، مثلاً کوئی شخص یہ نذر کرے کہ میں جمعہ کے دن روزہ رکھوں گا تو جمعہ کے دن روزہ رکھنا

(۱، ۳) ولودفع الی مجنون اوصغیر لایعقل فدفع الصغیر الی ابویه اووصیه لایجوز۔ ولوقبض الصبی وهومراهق جاز: وکذا لوکان یعقل القبض بان کان لایرمی بها ولایخدع عنه .(خلاصة الفتاوی ج: ۱ ص: ۲۴۲، کتاب الزکوة ط: رشیدیه کوئٹه)

أیضا: دفع الزکاة الی صبیان اقاربه..........جاز تحته فی "رد" ای العقلاء والافلایصح .(شامی ج: ۲ ص: ۳۵۶)

(۲) ولایجوزالدفع الی الغنی .(خلاصة الفتاوی ج: ۱ ص: ۲۴۲. کتاب الزکاة ط: رشیدیه)

ضروری نہیں ہوگا اگر اتوار کو بھی رکھ لے گا تو نذر پوری ہو جائے گی۔

اسی طرح اگر کوئی شخص نذر کرے کہ وہ مکہ معظّمہ میں روزہ رکھے گا، تو مکہ معظّمہ میں جا کر روزہ رکھنا لازم نہیں ہوگا، بلکہ گھر میں رہ کر روزہ رکھنے سے نذر پوری ہو جائے گی۔(۱)

نذر پوری کرنا لازم ہے

اگر کسی نے جائز کام کی نذر کی تو اس کو پورا کرنا لازم ہے، اگر پورا نہیں کرے گا تو گناہگار ہوگا۔(۲)

نذر کا روزہ فاسد ہو جائے

اگر کسی نے نذر کا روزہ رکھ کر فاسد کر دیا تو اس کی قضا لازم ہے، کفارہ نہیں۔(۳)

نذر کی شرطیں

(۱) نذر صحیح ہونے کے لئے پہلی شرط یہ ہے کہ جس چیز کی نذر کرے اس کی جنس سے کوئی واجب ہو، مثلاً نماز، روزہ، حج اور غریب کو کھانا کھلانے کی نذر کی تو نذر صحیح

---

(۱) والنذر......غیر المعلق ولو معینا لایختص بزمان ومکان ودرھم وفقیر فلو نذر التصدق یوم الجمعة بمکة بھذا الدرھم علی فلان فخالف جاز وکذا لو عجل قبله فلو عین شھرا للاعتکاف اوللصوم فعجل قبله عنه صح وکذا لو نذران یحج سنة کذا فحج سنة قبلھا صح اوصلاة یوم کذا فصلاھا قبله لانه تعجیل بعد وجوب السبب وھو النذر فیلغو التعیین شرنبلالیة فلیحفظ بخلاف النذر المعلق فانه لایجوز تعجیله قبل وجود الشرط (تحته فی رد) قوله بخلاف النذر المعلق ای سواء علقه علی شرط یریده مثل ان قدم غائبی اوشفی مریضی۔ اولایریده مثل ان زنیت فللّٰه علی کذا .(شامی ج:۲ ص:٤۳٦ ـ ٤۳۷ . ط: ایچ ایم سعید)

(۲) ولیوفوا نذورھم .(سورة الحج آیت :۲۹)

وحاصله انماذکر صریح فی ان المنذور واجب لافرض .(شامی ج:۲ ص: ۳۷٤ .ط: سعید)

(۳) ولا کفارة بافساد صوم غیر رمضان .(ھندیة ج:۱ ص: ۲۱۵ .ط: رشیدیه)

ہوگی، اور اگر مریض کی عیادت کی نذر کی تو نذر صحیح نہیں ہوگی، کیونکہ مریض کی عیادت کرنا کسی صورت میں بھی واجب نہیں ہے۔(۱)

(۲) جس چیز کی نذر کرے وہ مقصود بالذات ہو کسی اور عبادت کا وسیلہ یا شرط نہ ہو۔ مثلاً کسی نے وضو کرنے کی نذر کی تو وہ صحیح نہیں ہوگی، کیونکہ وضو عبادت میں اصل مقصود نہیں بلکہ اصل مقصود نماز ہے اور وضو نماز کے لئے وسیلہ اور شرط ہے۔ لہٰذا وضو کی نذر درست نہیں البتہ نماز کی نذر درست ہے۔(۲)

(۳) جس چیز کی نذر کرے وہ فی الحال یا کسی اور وقت میں واجب نہ ہو۔ مثلاً کسی نے ظہر کی فرض نماز یا کسی وقت کی فرض نماز کی نذر کی تو نذر صحیح نہیں ہوگی۔(۳)

(۴) جس چیز کی نذر کی جائے وہ اپنی ذات میں گناہ کا کام نہ ہو۔

اگر کوئی کام ایسا ہے کہ اصل ذات کے اعتبار سے جائز ہے، لیکن کسی اور وجہ سے منع کیا گیا ہے تو اس کی نذر صحیح ہوگی۔

مثلاً کسی نے عید کے دن روزہ رکھنے کی نذر کی تو نذر صحیح ہو جائے گی، لیکن عید کے دن روزہ رکھنا جائز نہیں ہوگا، بلکہ بعد میں روزہ رکھنا لازم ہوگا۔ کیونکہ روزہ رکھنا ذات کے اعتبار سے جائز ہے البتہ خرابی اور ممانعت عید کی وجہ سے آئی، جس کا تعلق باہر سے ہے۔(۴)

(۵) جس کام کے لئے نذر کی جائے وہ کام ناممکن اور محال نہ ہو۔

مثلاً گزشتہ روز روزہ رکھنے کی نذر کی تو نذر صحیح نہیں ہوگی۔(۵)

---

(۱) الاصل ان النذرلایصح الابشروط احدھا:ان یکون الواجب من جنسه شرعا فلذلك لم یصح النذربعیادة المریض.والثانی ان یکون مقصودا لاوسیلة فلم یصح النذربالوضوء وسجدة التلاوة.والثالث :ان لایکون واجبا فی الحال وفی ثانی الحال فلم یصح بصلاة الظھروغیرھا من المفروضات ھکذا فی النھایة .والرابع :ان لایکون المنذورمعصیة باعتبارنفسه ھکذا فی البحر الرائق فاذا قال لله علی صوم یوم النحرافطروقضی وھذا النذرصحیح ؛لانه مشروع بنفسه =

نذر کے روزے رکھنے کا طریقہ

(۱) اگر کسی نے متعدد روزوں کی منت مانی، لیکن نذر کرتے وقت یہ نہیں کہا کہ لگا تار مسلسل روزے رکھے گا یا دل میں مسلسل روزے رکھنے کی نیت نہیں تھی، تو اس میں اختیار ہوگا کہ متعدد روزوں کو ایک ساتھ لگا تار رکھے، یا ایک ایک دو دو کر کے تمام روزے رکھ لے، دونوں صورتیں درست ہیں۔(۱)

(۲) اور اگر نذر کرتے وقت یہ کہہ دیا کہ متعدد روزے لگا تار رکھے گا، یا دل میں نیت تھی تو اس صورت میں تمام روزوں کو ایک ساتھ رکھنا لازم ہوگا، وقفہ وقفہ سے رکھنا درست نہیں ہوگا۔

ایک روزہ رکھ کر درمیان میں وقفہ دے دیا تو دوبارہ شروع سے مسلسل روزے رکھنا لازم ہوگا۔(۲)

نذر کے روزے کی نیت

(۱) دن اور تاریخ مقرر کر کے روزے کی نذر ماننا مثلاً یہ نذر مانی کہ ”یا اللہ آج اگر فلاں کام ہو جائے تو کل ہی روزہ رکھوں گا۔“ یا اس طرح کہ ”یا اللہ میری فلاں مراد پوری ہو جائے تو پرسوں جمعہ کے دن روزہ رکھوں گا۔“

ایسی نذر کے روزے میں اگر رات سے روزے کی نیت نہیں کی تو زوال سے

= منهى لغيره وهوترك اجابة دعوة الله تعالى وان صام فيه يخرج عن العهدة هكذا فى الهداية. و الخامس :ولابد من شرط آخروهوان لايكون مستحيل الكون فلونذرصوم امس لم يصح نذره كذا فى البحرالرائق.(عالمگيرى ج:۱ ص:۲۰۸،كتاب الصوم.الباب السادس فى النذر. ط: رشيديه كوئٹه)

(۱،۲) ولوقال لله على ان اصوم يومين اوثلاثة اوعشرة لزمه ذلك ويعين وقتا يؤدى فيه فان شاء فرق وان شاء تابع الاان ينوى التتابع عندالنذرفحينئذ يلزمه متتابعا فان نوى فيه التتابع و افطريوما فيه اوحاضت المرأة فى مدة الصوم استأنف واستانفت .(عالمگيرى ج:۱ ص:۲۰۹)

ایک گھنٹہ پہلے بھی نیت کرلے، درست ہوجائے گا اور نذر پوری ہوجائے گی۔(۱)

(۲) دن تاریخ مقرر کر کے نذر نہیں مانی، بس اتنا ہی کہا "یا اللہ اگر میرا فلاں کام ہوجائے تو ایک روزہ رکھوں گا۔" یا کسی کام کا نام نہیں لیا ویسے ہی کہہ دیا کہ دس روزے رکھوں گا۔"

ایسی نذر کے روزے میں رات سے نیت کرنا شرط ہے۔ اگر صبح صادق ہوجانے کے بعد روزے کی نیت کی تو نذر کا روزہ نہیں ہوگا، بلکہ نفل روزہ ہوجائے گا اور بعد میں رکھنا لازم ہوگا۔(۲)

(۳) مثلاً کسی نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی نذر کی، جب جمعہ آیا تو صرف اتنی نیت کی کہ آج میرا روزہ ہے، یہ نہیں کہا کہ نذر کا روزہ ہے یا نفل روزہ کی نیت کر لی تب بھی نذر کا روزہ ادا ہوجائے گا۔

اور اگر اسی جمعہ کے دن قضا روزہ رکھنے کی نیت کی، نذر کا روزہ رکھنا یاد نہیں رہا، یا یاد تھا مگر قصداً قضا کا روزہ رکھا تو نذر کا روزہ ادا نہیں ہوگا بلکہ قضا کا روزہ ہوجائے گا، نذر کا روزہ بعد میں رکھنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) أما القسم الذى لايشترط فيه تعيين النية ولاتبييتها فهوأداء رمضان والنذرالمعين زمانه و النفل فيصح بنية من الليل الى ماقبل نصف النهارعلى الأصح ونصف النهارمن طلوع الفجر الى وقت الضحوة الكبرى .(النذرالمعين زمانه) كقوله لله على صوم يوم الخميس من هذه الجمعة (مراقى الفلاح ص: ۲۳۲ ، كتاب الصوم فصل فيما لايشترط تبييت النية الخ قديمى كتب خانه وكذا فى الدرالمختار ج: ۲ ص: ۳۷۷ .ط: ايچ ايم سعيد)

(۲) وشرط القضاء والكفارات ان يبيت ويعين كذا فى النقاية وكذا النذرالمطلق .(عالمگيرى ج: ۱ ص: ۱۹۶ ط:رشيديه) أيضا وغيرالمعين كنذرصوم يوم مثلا .(شامى ج: ۲ ص: ۳۷۳ سعيد)

(۳) جازصوم رمضان والنذرالمعين والنفل بنيةذلك اليوم اوبنية مطلق الصوم اوبنية النفل من الليل الى ماقبل نصف النهار.........والنذرالمعين اذا صامه بنية واجب آخركقضاء رمضان والكفارة كان عن الواجب وعليه قضاء مانذركذافى السراج الوهاج وهوالاصح . (عالمگيرى ج: ۱ ص: ۱۹۵ .ط: رشيديه)

نذر مان کر بیمار ہو گیا

جو شخص روزے کی نذر کرنے کے بعد بیمار ہو گیا اور روزے رکھنے کے قابل نہیں رہا تو صحت کا انتظار کرے، اگر شفایاب ہو کر تندرست ہو جاتا ہے اور روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتا ہے تو نذر کا روزہ رکھے اور اگر تندرست نہیں ہوتا تو فدیہ دینے کی وصیت کرے۔

اور ایک روزے کا فدیہ ایک صدقۂ فطر کے برابر ہے۔

زندگی میں صحت کی حالت میں فدیہ دینا جائز نہیں ہوگا بلکہ حسب نذر روزہ ہی رکھنا پڑے گا۔(۱)

نذر میں خاص دن کی قید لگانا

(ا) نذر میں کسی خاص دن یا خاص مہینے کی تخصیص کرنے سے نذر تو لازم ہو جاتی ہے البتہ اس خاص دن اور خاص مہینے میں روزہ رکھنا لازم نہیں ہوتا، بلکہ جب بھی چاہے، جس دن بھی چاہے روزہ رکھ لے، نذر پوری ہو جائے گی۔(۲)

(۲) اور اگر ایک سے زائد ایام کے روزے کی نذر کی ہے، مثلاً یہ کہا کہ محرم کی پہلی تاریخ سے دسویں تاریخ تک روزے رکھے گا، تو محرم کی خاص انہی تاریخوں میں روزہ رکھنا لازم نہیں ہوگا بلکہ کسی اور مہینے میں یا کسی اور تاریخ میں بھی روزہ رکھے گا تو

---

(۱) ولوقال مريض :لله على أن أصوم شهرا، فمات قبل ان يصح لاشئ عليه، وان صح ولويوما و لم يصمه لزمه الوصية بجميعه على الصحيح كالصحيح اذا نذرذلك ومات قبل تمام الشهر لزمه الوصية بالجميع بالاجماع درمختار .(شامي ج:۲ ص:۴۳۷، ۴۳۸ ط:ايچ ايم سعيد)

(۲) (والنذر) من اعتكاف اوحج اوصلاة اوصيام اوغيرها (غير المعلق)ولومعينا (لايختص بزمان ومكان ودرهم وفقير)فلونذرالتصدق يوم الجمعة بمكة بهذا الدرهم على فلان فخالف جاز،وكذا لوعجل قبله ، فلوعين شهرللاعتكاف أوصوم فعجل قبله عنه صح درمكتار. (شامي ج؛۲ ص:۴۳۶. ط:ايچ ايم سعيد)

نذر پوری ہو جائے گی، البتہ ان دس روزوں کو مسلسل رکھنا لازم ہوگا۔(۱)

(۳) اگر کسی نے یہ کہا کہ اگر آج میرا یہ کام ہو جائے تو کل ہی روزہ رکھوں گا اور وہ کام ہو گیا تو کل ہی روزہ رکھنا لازم نہیں ہوگا بلکہ کسی بھی دن روزہ رکھ لے، نذر پوری ہو جائے گی۔(۲)

(۴) اگر کسی نے یہ نذر کی کہ محرم کے مہینے کے روزے رکھے گا تو پورے ایک مہینے کے لگاتار روزے رکھنا لازم ہوگا۔ چاہے محرم میں رکھے یا کسی اور مہینے میں، دونوں کا حکم ایک ہے۔ اگر محرم میں روزے رکھنا شروع کئے، درمیان میں کچھ دن کے روزے رہ گئے تو شروع سے دوبارہ رکھنے کی ضرورت نہیں ہوگی بلکہ جتنے دن کے روزے رہ گئے وہ رکھ لے، کافی ہے، باقی محرم کے علاوہ کسی اور مہینے میں رکھے تو لگاتار رکھے۔(۳)

نزلے میں دوا سونگھنا

اگر نزلے کی دوا میں سفوف پاؤڈر یا لیکویڈ دوائی ہے تو اس کے استعمال سے روزہ فاسد ہو جائے گا، قضا لازم ہوگی۔

اور اگر دوا میں سفوف اور لیکویڈ دوائی نہیں ہے تو اس صورت میں روزہ فاسد نہیں ہوگا، جیسے خوشبو، عطر وغیرہ سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، البتہ روزے کے دوران اس قسم کی

(۱، ۲) والنذرالغیرالمعلق ولومعینا لایختص بزمان ومکان ودرھم وفقیر. (درمختار، شامی ج:۲ص:٤٣٦.ط: ایچ ایم سعید)

(۳) بھشتی زیور ج:۳ص:۲٦۳،دارالاشاعت ،والنذر........غیرالمعلق ولومعینالایختص بزمان ومکان ودرھم وفقیر، فلونذرالتصدق یوم الجمعة ،بمکة بھذا الدرھم علی فلان ومخالف جاز شامی ج:۲ ص:٤٣٦.ط: ایچ ایم سعید)

دوائی استعمال کرنا احتیاط کے خلاف ہے۔(۱)

نسوار

روزے کے دوران نسوار کے استعمال سے روزہ فاسد ہو جائے گا، قضا لازم ہوگی، کفارہ نہیں۔(۲)

نشے میں ڈوبا ہوا آدمی

نشے میں ڈوبے ہوئے آدمی پر بھی روزوں کی قضا واجب ہے۔(۳)

نصف النہار

صبح صادق سے غروب آفتاب تک کل وقت کے نصف کو نصف النہار شرعی کہا جاتا ہے، صبح صادق اور طلوع آفتاب کے درمیان جتنا وقت ہوتا ہے، نصف النہار شرعی اور نصف النہار عرفی کے درمیان فرق اس کا نصف ہوتا ہے۔

---

(۱) ومفاده انه لوادخل حلقه الدخان أی دخان کان ولوعودا اوعنبرا لوذاکرالامکان التحرز عنه (تحته فی رد)ولایتوهم انه کشم الورد ومائه والمسك لوضوح الفرق بین هواء تطیب بریح المسك وشبهه وبین جوهردخان وصل الی جوفه بفعله (شامی ج: ۲ ص: ۳۹۵ سعید)

(۲) ولومص الهلیلج فدخل البزاق حلقه لم یفسد مالم یدخل عینه.(عالمگری ج: ۱ ص: ۲۰۳).
الجواب:امساك النتن فی الفم لایجوزفی الصوم لانه لایخلوعن وصوله الی الحلق و الجوف عادة والعادة محکمة فالحذرمن ان یأکل التنباك بهذه الوسوسة فی نهاررمضان کیف وقد قالوا فی مضغ العلك کمافی الشامی وانماقیده بذلك ای بابیض لان الاسود وغیرالممضوع وغیرالملتئم یصل منه شیئ الی الجوف ولهذا یمنع عن شرب دخانه و یحکم انه مفطروفی التنباك خاصیة فی الانجذاب الی الجوف الاتری ان امساکه فی الفم لغیرالمعتادین یؤثرتاثیراعظیما من دوران الرأس وانکسارالاعضاء فماهوالاوصول اثره الی الدماغ والجوف .(فتاوی دارالعلوم دیوبند ج؛ ۲ ص: ۴۲۸، مکتبه دارالاشاعت)

(۳) وان اغمی ایاما قضاها لان الاغماء مرض فیکون عذرا فی التاخیرلافی الاسقاط .(شرح النقایه ج: ۱ ص: ۴۳۰ .ط: ایچ ایم سعید)

مثلاً صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ایک گھنٹہ کا وقت ہے تو نصف النہار شرعی نصف النہار عرفی سے آدھا گھنٹہ پہلے شروع ہوگا۔(۱)

نصف النہار کی تعیین کا طریقہ

نصف النہار کی تعیین کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے یہ دیکھ لیا جائے کہ صبح صادق کتنے بجے ہوتی ہے اور سورج کتنے بجے غروب ہوتا ہے۔ اس کے درمیان کے گھنٹوں کا حساب کر کے ان کا آدھا لیا جائے، اس آدھے حصے کے اندر اندر نیت کر لی جائے تو نیت صحیح ہو جائے گی اور روزہ ہو جائے گا اور اگر شروع کا نصف حصہ گذر گیا، اس کے بعد نیت کی گئی تو نیت معتبر نہیں ہوگی اور روزہ صحیح نہیں ہوگا۔(۲)

نفاس

(۱) بچے کی ولادت کے بعد عورت کے رحم سے جو خون نکلتا ہے اس کو نفاس کہا جاتا ہے اور اس کی مدت زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہے اور کم سے کم مدت کی کوئی حد نہیں۔(۳)

(۲) نفاس کے دوران نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، قرآن مجید کی تلاوت کرنا، قرآن مجید کو ہاتھ لگانا، بیت اللہ کا طواف کرنا، ہمبستری کرنا ناجائز اور حرام ہے۔(۴)

(۱) النهار الشرعي :وهومن اول طلوع الصبح الى غروب الشمس ،وعلى هذا يكون نصف النهار قبل الزوال بزمان يعتد به .(شامي ج:١ ص:٣٧١، ونصفه من وقت طلوع الفجر الى وقت الضحوة الكبرى ج:٢ ص:٣٧٧.ط: ايچ ايم سعيد)
واعلم ان كل قطر نصف نهاره قبل زواله بنصف حصة فجره ، فمتى كان الباقي للزوال اكثر من هذا النصف صح .(شامي ج:٢ ص:٣٧٧، احسن الفتاوى ج:٤ ص:٤٣٧ ،ايچ ايم سعيد)
(٢) حاشيه بهشتي زيور ج:٣ ص:٣ حاشيه نمبر:٧ مطبوعه دارالاشاعت ،كراچي)
(٣) وهودم يعقب الولادة كذا في المتون......اقل النفاس مايوجد ولوساعة وعليه الفتوى واكثره اربعون كذا في السراجيه.(عالمگيرى ج١ ص:٣٧، كتاب الطهارة الفصل الثاني في النفاس)
(٤) الاحكام التي يشترك فيها الحيض والنفاس ثمانية ومنها ان يسقط عن الحائض و النفساء الصلوة فلاتقضي.......ومنها ان يحرم عليهما الصوم فتقضيانه.......ومنهاحرمة الطواف لهما بالبيت وان طافتا خارج المسجد.......ومنها حرمة قرأة القرآن ومنهاحرمة =

(۳) نفاس کے ایام کی نماز کی قضا نہیں، البتہ روزے کی قضا ہے۔ لہٰذا اس حالت میں جتنے روزے نہ رکھ سکی پاک ہونے کے بعد ان تمام روزوں کو رکھنا فرض ہے۔(۱)

(۴) اگر بچے کی ولادت کے بعد چالیس دن سے پہلے خون بند ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھنا فرض ہوگا اور اگر رمضان ہے تو روزہ رکھنا لازم ہوگا۔(۲)

(۵) اگر بچے کی ولادت کے بعد چالیس دن سے پہلے خون بند ہو گیا تھا اور اس نے چالیس دن تک نماز ادا نہیں کی تو ان دنوں کا حساب کر کے فوت شدہ نمازوں کو ادا کرنا لازم ہوگا۔(۳)

نفل روزہ

نفل روزہ قصداً شروع کرنے کے بعد اس کو پورا کرنا ضروری ہے، فاسد ہونے کی صورت میں اس کی قضا ضروری ہے، قصداً فاسد کرے یا بلا قصد دونوں کا حکم ایک ہے۔(۴)

نفل روزہ توڑنا

(۱) نفل روزہ شروع کرنے کے بعد واجب ہو جاتا ہے، لہٰذا شدید عذر کے بغیر توڑنا صحیح نہیں۔ ہاں اگر کوئی شدید ضرورت پیش آ جائے تو اس وقت توڑنے کی

= مس المصحف لایجوزلھما........ومنھاحرمة الجماع .(عالمگری ج:۱ ص:۳۸،۳۹ کتاب الطھارة الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضة ،رشیدیه کوئٹه)

(۱) ومنھا ان یحرم علیھما الصوم فتقضیانه .(عالمگیری ج:۱ ص:۳۸ ط:رشیدیه کوئٹه)

(۲، ۳) وذکرشیخ الاسلام فی مبسوطه اتفق اصحابنا علی ان اقل النفاس مایوجد فانھا کما ولدت اذا رأت الدم ساعة ثم انقطع الدم عنھا فانھا تصوم وتصلی .(البحرالرائق ج:۱ ص:۲۱۹، باب الحیض ط:ایچ ایم سعید)

(٤) من دخل فی صوم التطوع ثم افسده قضاه کذا فی الھدایة سواء حصل الفساد بصنعه او بغیرصنعه .(عالمگیری ج:۱ ص:۲۱۵) ویلزم النفل بالشروع ، فیجب قضاءه ان افسده . شرح النقایة ج:۱ ص:٤۲۷ .ط:ایچ ایم سعید)

اجازت ہوگی، لیکن توڑنے کے بعد اس کی قضا رکھنا واجب ہوگا۔(۱)

(۲) شدید عذر یہ ہے مثلاً ایسا مہمان آجائے کہ اگر اس کے ساتھ کھانا نہیں کھائے گا تو وہ افسوس کرے گا یا کسی نے دعوت دی، اگر اس میں شرکت نہ کی تو میزبان کی دل شکنی ہوگی تو نفل روزہ توڑ دینا جائز ہوگا، اور بعد میں قضا رکھنا واجب ہوگا۔(۲)

نفل روزے کی نیت

(۱) الف: میں نفل کا روزہ رکھتا ہوں۔(ب) میں روزہ رکھتا ہوں۔

دونوں صورتوں میں نفل روزہ کی نیت درست ہے۔(۳)

(۲) نفل روزے میں دوپہر سے ایک گھنٹہ قبل تک نفل کی نیت کرنا درست ہے۔

مثلاً کسی کا دن کے دس بجے تک روزہ رکھنے کا ارادہ نہیں تھا اور صبح صادق سے اب تک کچھ کھایا پیا بھی نہیں، اب روزہ رکھنے کا ارادہ کیا تو نیت کرنے سے روزہ صحیح ہوجائے گا۔(۴)

(۳) اگر کسی نے رات کو نفل روزہ رکھنے کا ارادہ کیا کہ میں کل روزہ رکھوں گا، لیکن صبح صادق ہونے سے پہلے ارادہ بدل گیا اور روزہ نہیں رکھا تو قضا واجب نہیں ہوگی۔(۵)

---

(۱) ذکر الرازی عن اصحابنا ان الافطار بغیر عذر فی صوم التطوع لایحل ....والضیافة ......عذر.(عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۸.ط: رشیدیه)

(۲) قالوا والصحیح من المذهب انه ان کان صاحب الدعوة ممن یرضی بمجرد حضوره ولایتاذی بترک الافطار لایفطروان کان یعلم انه یتاذی بترک الافطار یفطرویقضی .... وتکون عذرا فی حق المضیف والضیف .(عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۸.ط: رشیدیه کوئٹه)

(۴،۳) جازصوم رمضان اوبنیة مطلق الصوم اوبنیة النفل من اللیل الی ماقبل نصف النهار ....وانما تجوزالنیة قبل الزوال اذا لم یوجد قبل ذلک بعد طلوع الفجرمایناقی الصوم . (عالمگیری ج:۱ ص:۱۹۶.ط:رشیدیه کوئٹه)

(۵) ولونوی من اللیل ثم رجع عن نیته قبل طلوع الفجرصح رجوعه فی الصیامات کلهاکذا فی السراج الوهاج .(عالمگری :۱ص:۱۹۵.ط: رشیدیه)

نفل روزے کے معمول

(۱) مسلسل نفل روزہ نہ رکھے، جتنے روزے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رکھنا آسان ہو اتنے ہی رکھے، اس سے زیادہ نہیں، اپنی جان پر حد سے زیادہ بوجھ نہ ڈالے۔(۱)

(۲) زیادہ سے زیادہ روزہ رکھنے کا ارادہ ہو تو ایک دن رکھے، ایک دن نہ رکھے، اس کو صوم داؤدی کہتے ہیں۔ اس طرح روزہ رکھنے سے روزانہ روزہ رکھنے کا ثواب ملتا ہے۔(۲)

= أیضا:حتی لونوی لیلا ان یصوم غدا ثم عزم فی اللیل علی الفطرلم یصبح صائما فلوافطرلاشیئ علیه ان لم یکن رمضان.(البحرالرائق ج:۲ص:۲۶۲.ط: ایچ ایم سعید)

(۱،۲) عن عبدالله بن عمروبن العاص رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ یاعبدالله الم اخبرانك تصوم النهاروتقوم اللیل فقلت بلی یارسول الله قال فلاتفعل صم وافطرقم ونم فان لجسدك علیك حقا وان لعینك علیك حقا وان لزوجتك علیك حقا وان لزورك علیك حقا لاصام من صام الدهر۔ صوم ثلثة ایام من کل شهر۔صوم الدهرکله ۔ صم کل شهرثلاثة ایام واقرأ القرآن فی کل شهر۔ قلت :اطیق اکثرمن ذلك قال :صم افضل الصوم صوم داؤد صیام یوم وافطاریوم واقرأفی کل سبع لیال مرة ولاتزد علی ذلك ، متفق علیه .(مشکوة شریف ج:۱ص:۱۷۹، باب صیام التطوع ط:قدیمی کتب خانه)

أیضا:ویکره صوم الصمت ....وکذا یکره صوم الوصال ......وصوم الدهرلانه یضعفه اویصیرطبعا له ومبنی العبادة علی خلاف العادة ....وافضل الصیام صیام داؤد علیه السلام لقوله ﷺ احب الصیام الی الله صیام داؤد واحب الصلوة الی الله صلوة داؤد کان ینام نصفه ویقوم ثلثه وینام سدسه وکان یفطریوما ویصوم یوما.رواه ابوداؤدوغیره . (شرح النقایه ج:۱ص:۴۲۳.ط: ایچ ایم سعید)

أیضا:عن عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله ﷺ احب الاعمال الی الله ادومها وان قل متفق علیه .(مشکوة شریف ج:۱ص:۱۱۰ باب القصد فی العمل)

أیضا:عن عائشة رضی الله عنها قالت لم یکن رسول الله ﷺ فی الشهرمن السنة اکثرصیامامنه فی شعبان وکان یقول خذوا من الاعمال ماتطیقون فان الله لن یمل حتی تملواوکان یقول احب الاعمال الی الله ماداوم علیه صاحبه وان قل .(الصحیح لمسلم ج:۱ص:۳۶۵، کتاب الصوم باب صیام النبی ﷺ. ط:قدیمی کتب خانه)

نقصان

بلا عذر رمضان المبارک کا ایک روزہ نہ رکھنے کا اتنا بڑا نقصان ہے کہ اگر زندگی بھر بھی روزہ رکھے گا تو اس کی تلافی نہیں کر سکے گا۔ (الکبائر، صفحہ ۶۲ دار الخیر دمشق) (۱)

نکسیر پھوٹ جانا

(۱) روزے کی حالت میں نکسیر پھوٹ گئی، یہاں تک کہ اس کا اثر تھوک میں بھی ظاہر ہوا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، بشرطیکہ نکسیر کا خون پیٹ میں نہ گیا ہو، اگر خون پیٹ میں جائے گا تو روزہ فاسد ہو جائے گا، قضا لازم ہوگی، کفارہ نہیں۔ (۲)

(۲) نکسیر کا خون حلق میں پہنچ کر پیٹ میں چلا گیا تو روزہ فاسد ہو گیا، قضا واجب ہے، کفارہ واجب نہیں۔ (۳)

نمک

(۱) خلاف عادت قصداً نمک کھا لیا تو قضا ضروری ہے، کفارہ نہیں۔ (۴)

(۲) اگر عادت کی بناء پر نمک کھا لیا تو قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔ (۵)

---

(۱) عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ من افطر يوما من رمضان من غير رخصة ولا مرض لم يقض عنه صوم الدهر كله وان صام رواه احمد. (مشكوة شريف ج: ۱ ص: ۱۷۷ باب تنزيه الصوم ط: قديمي كتب خانه)

(۳،۲) ولو دخل دمعه اوعرق جبهته اودم رعافه حلقه فسد صومه. خانيه ج: ۱ ص: ۲۱۱)

أيضا: لانه لو وصل لحلقه دموعه اوعرقه اودم رعافه اومطر اوثلج فسد صومه........واعتبار الوصول الى حلق فى الدمع ونحوه مذكور فى فتاوى قاضيخان. (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۷۳)

(۵،۴) وفى الملح لاتجب الكفارة الااذا اعتاد كله وحده كذا فى التبيين. (عالمگيرى ج: ۱ ص: ۲۰۵. ط: رشيديه)

أيضا: ولواكل الملح تجب الكفارة هوالمختار كذا فى الخلاصة قال الصدر الشهيد وهو الصحيح كذا فى شرح النقاية للشيخ ابى المكارم. (عالمگيرى ج: ۱ ص: ۲۰۶ ط: رشيديه)

نیت

(۱) رمضان کا روزہ صحیح ہونے کے لئے نیت کرنا ضروری ہے اور نیت دل کے ارادے کا نام ہے اور اتنی نیت کر لینا کافی ہے کہ ''آج میرا روزہ ہے'' یا رات کو یہ ارادہ کرلے کہ کل میرا روزہ ہے۔ نیت کے الفاظ زبان سے ادا کرنا ضروری نہیں، البتہ زبان سے نیت کا اظہار کرنا بہتر ہے اور سحری کے لئے اٹھنا اور سحری کھانا نیت کے قائم مقام ہے۔ اگر چہ زبان سے کچھ نہ کہا ہو۔ (۱)

(۲) رمضان المبارک کے ہر روزے کی نیت الگ الگ کرنا ضروری ہے، پورے رمضان کے روزوں کے لئے صرف ایک دن نیت کر لینا کافی نہیں ہوگا۔ (۲)

(۳) نیت کرنے کا وقت غروب آفتاب کے بعد سے اگلے دن کی دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے پہلے تک ہے، لہٰذا دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے پہلے تک نیت کرلے، روزہ درست ہوجائے گا، البتہ رات میں روزے کی نیت کرلینا زیادہ بہتر ہے۔ (۳)

(۴) رات کو روزے کی نیت کرنے کے بعد صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے کھانا پینا اور قربت کرنا جائز ہے۔ صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے کھانے پینے اور صحبت کرنے سے روزے کی نیت میں کوئی فرق نہیں آئے گا اور ثواب میں بھی کمی نہیں

(۱، ۲) وشرط صحة الاداء النية ....والنية معرفته بقلبه ان يصوم كذا فى الخلاصة ومحيط السرخسى ....والسنة ان يتلفظ بها كذا فى النهرالفائق ....ثم عندنا لابد من النية لكل يوم فى رمضان كذا فى فتاوى قاضيخان والتسحرفى رمضان نية .(عالمگيرى ج:۱ ص:۱۹۵، شامى ج:۲ ص:۳۸۰.ط:ايچ ايم سعيد)

أيضا: والتسحر فى رمضان نية عالمگيرى : ۱ ص:۱۹۵.ط:ايچ ايم سعيد)

(۳) ووقت النية كل يوم بعد غروب الشمس ولايجوزقبله ......جازصوم رمضان ......اوبنية النفل من الليل الى ماقبل نصف النهار(عالمگيرى ج:۱ ص:۱۹۵)والافضل ان يبيت النية فى موضع تجوزنيته من النهار.(عالمگيرى ج:۱ ص:۱۹۶. رشيديه)

ہوگی۔(۱)

(۵) رمضان کے مہینے میں چاہے نفل روزے کی نیت کرے یا قضا روزے کی بہر صورت رمضان کا روزہ ادا ہو جائے گا۔ نفل اور قضا کا روزہ نہیں ہوگا۔(۲)

(۶) نفلی روزے، نذر معین اور رمضان شریف کے روزوں کی نیت رات سے کرے یا صبح کو نصف النہار شرعی تک کرلے، درست ہے، باقی روزوں کی نیت صبح صادق سے پہلے کرنا ضروری ہے۔(۳)

(۷) نیت کے بغیر بھوکا رہنے سے روزہ صحیح نہیں ہوگا۔

اگر کسی نے پورے دن کھایا پیا نہیں، بھوکا پیاسا رہا تو روزہ نہیں ہوگا، کیونکہ اس نے روزے کی نیت نہیں کی۔(۴)

(۸) رمضان کے مہینے میں روزے کی نیت کرنے کے بعد اگر بلا عذر روزہ توڑ دیا تو قضا اور کفارہ دونوں لازم آئیں گے اور اگر نیت نہیں کی اور دن میں کھا پی لیا تو کفارہ لازم نہیں ہوگا، لیکن قضا لازم ہوگی۔(۵)

---

(۱) احل لكم ليلة الصيام الرفث الى نسائكم ....وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر.(سورة البقرة آيت :۱۸۷)

(۲) ويصح اداء رمضان بنية نفل وبنية مطلق ....وبنية واجب آخرالافى سفراومرض .(شرح النقايه ج:۱ ص:۴۰۷،ط:ايج ايم سعيد)

(۲) فيصح اداء صوم رمضان والنذرالمعين والنفل بنية من الليل فلاتصح قبل الغروب ولا عنده الى الضحوة الكبرى لابعدها ولاعندنا اعتبارا لاكثراليوم......والشرط للباقى من الصيام قران النية للفجرولوحكما وهوتبييت النية وللضرورة وتعيينها لعدم تعين الوقت.شامى ج:۲ص:۳۷۷-۳۸۰

(۴)ثم عندنا لابد من النية لكل يوم فى رمضان .(عالمگيرى ج:۱ص:۱۹۵،ط:رشيديه)

(۵) وان جامع........قضى فى الصوركلهاوكفر......ككفارة المظاهر(تحته فى رد) شروع فى قسم الثالث وهومايوجب القضاء والكفارة ووجوبها مقيد بمايأتى من كونه عمدا لامكرها ولم يطرأ مبيح للفطر كحيض ومرض بغيرصنعه وبمااذا نوى ليلا.(شامى ج: ۲ ص: ۴۰۹) أيضا: اواصبح غيرنا وللصوم فاكل عمدا........قضى فقط.(شامى ج:۲:۴۰۳ ط:سعيد)

(۹) اگر رمضان کے مہینے میں روزہ رکھنے کی نیت نہیں کی تو روزہ نہیں ہوگا، لیکن ماہ رمضان کے احترام کی وجہ سے کھانے پینے کی اجازت نہیں ہوگی۔(۱)

(۱۰) نیت کرتے وقت برکت کے لئے "انشاء اللہ" کہنا جائز ہے۔(۲)

(۱۱) تندرست، مریض، مقیم اور مسافر کی نیت ایک جیسی ہے۔(۳)

(۱۲) سحری کھانا نیت کے قائم مقام ہے۔(۴)

(۱۳) اگر رمضان میں روزے کی نیت نہیں کی اور دن میں کھاتا پیتا رہا تو سخت گناہگار ہے۔ قضا لازم ہوگی، کفارہ نہیں۔

اور اگر روزے کی نیت کر کے دن میں کھایا پیا تو قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔(۵)

نیت توڑنے کا طریقہ

روزے کی نیت کرنے کے بعد دن میں روزے کی نیت توڑنے کی کوئی صورت نہیں، البتہ رات کو نیت کرنے کے بعد صبح صادق سے قبل رات کو نیت توڑنا ممکن ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ اگلے دن کھانے پینے کا ارادہ کرے۔

---

(۱) واماعندنا فلابد من النية لان الواجب الامساك بجهة العبادة ولاعبادة بدون نية فلو امسك بدونها لايكون صائما ويلزمه القضاء دون الكفارة (شامی ج:۱ ص:۴۰۳ ط:سعيد) أيضا:وكذا كل من وجب عليه الصوم لوجود سبب الوجوب والاهلية ثم تعذرعليه المضى بان افطرمتعمدا اواصبح يوم الشك مفطرا ثم تبين انه من رمضان اوتسحرعلى ظن ان الفجر لم يطلع ثم تبين طلوعه ، فانه يجب عليه الامساك تشبها .(شامی ج:۲ ص:۴۰۸)

(۲) ولوقال: نويت ان أصوم غدا ان شاء الله تعالى صحت نيته هوالصحيح .(هنديه ج:۱ ص:۱۹۵ .ط: ايچ ايم سعيد)

(۳) ولافرق بين المسافر والمقيم والصحيح والسقيم .(عالمگيری ج:۱ ص:۱۹۶ .رشيديه)

(۴) والتسحرفی رمضان نية .(عالمگيری ج:۱ ص:۱۹۵ ،رشيديه كوئٹه)

(۴) فانه يجب عليه الامساك تشبها .(شامی ج:۲ ص:۴۰۸ ،ايچ ايم سعيد)

واضح رہے کہ مسافر، بیمار اور حیض ونفاس والی عورت کے علاوہ دوسرے لوگوں کے لئے روزہ نہ رکھنے کی صورت میں بھی رمضان میں کھانے پینے کی اجازت نہیں۔ رمضان کا احترام کرنا ضروری ہے، روزہ نہ رکھنے کی صورت میں بھی کھانا پینا جائز نہیں ہے اور قضا لازم ہے۔(۱)

نیت کر کے روزہ توڑنا

(۱) اگر رمضان کے مہینے میں رات کو روزہ رکھنے کی نیت کی، پھر روزے کو توڑ دیا تو قضا اور کفارہ دونوں لازم آئیں گے۔ اور اگر رمضان کے مہینے میں رات کو روزہ رکھنے کی نیت نہیں کی، اور دن کو نصف النہار سے پہلے روزے رکھنے کی نیت کی، پھر روزے کو توڑ دیا تو قضا لازم ہوگی کفارہ نہیں۔(۲)

(۲) اگر غیر رمضان میں رات کو یا دن کو نفل روزے یا قضا روزے کی نیت کی، اور صبح صادق کے بعد غروب آفتاب سے پہلے روزہ توڑ دیا تو قضا لازم ہوگی، کفارہ واجب نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) ولاتبطل بالمشيئة بل بالرجوع عنها بان يعزم ليلا على الفطرونية الصائم الفطر لغو.
(شامی ج:۲: ۳۸۰.ط:ایچ ایم سعید)
أيضا:والاخيران يمسكان بقية يومهما وجوبا على الاصح لان الفطرقبيح وترك القبيح شرعا واجب (تحته فی رد)واجمعوا على انه لايجب على الحائض والنفساء والمريض و المسافروعلى لزومه لمن افطرخطأ اوعمدا اويوم الشك ثم تبين انه رمضان ذكره قاضيخان شرنبلالية .(شامی ج:۲ص:۴۰۷ .ط: ایچ ایم سعید)
(۲) حتى لوصام يوما من رمضان ونوى قبل الزوال ثم افطرلايلزمه الكفارة عند ابى حنيفة خلافا لهما .(البحرالرائق ج:۲ص:۲۷۶عالمگیری ج:۱ص:۲۰۶جط:رشیدیه کوئٹه)
أيضا:اواصبح غيرناو للصوم فاكل عمدا ولوبعد النية قبل الزوال لشبهة خلاف الشافعی قضی ....فقط.(شامی ج:۲ص:۴۰۳)
(۳) ولا كفارةبافساد صوم غيررمضان.(عالمگری ج:۱ص:۲۱۵،البحرالرائق ج:۱ص:۲۷۶)

نیکیوں کا سیزن

(۱) جس طرح لوگ سیزن میں محنت زیادہ کرتے ہیں، اپنی دیگر مصروفیات ترک کر دیتے ہیں، دوسروں سے معذرت کر لیتے ہیں، اپنے کھانے پینے کی پرواہ نہیں کرتے، رات کو سونے کی فکر نہیں ہوتی، ہر وقت یہ غم سوار رہتا ہے کہ میں کس طرح اس سیزن کو کما لوں، کیونکہ اس کا یقین ہے کہ تھوڑے دن کی مشقت ہے، اس کے بعد پھر آرام کر لیں گے۔

اسی طرح رمضان المبارک نیکیاں کمانے کا سیزن ہے، جو لوگ اپنے گناہوں کو معاف کروانا چاہتے ہیں، اللہ رب العزت کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہیں، اللہ جل شانہ کی معیت کے حصول کے لئے بے قرار رہنے والے ہیں، ان کے لئے یہ مہینہ ایک سیزن کی مانند ہے۔

ایمانداروں کو چاہیے کہ جب روزہ رکھیں تو ان کا روزہ محض کھانے پینے سے رکنے تک محدود نہ ہو بلکہ روزہ دار کی آنکھیں بھی روزہ دار ہوں، زبان بھی روزہ دار ہوں، کان بھی روزہ دار ہوں، شرمگاہ بھی روزہ دار ہو، دل و دماغ بھی روزہ دار ہوں۔ جب اس طرح سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک روزہ دار ہو جائیں گے تو رب العزت افطار کے وقت یقیناً دعا قبول فرمائیں گے۔ (۱)

(۱) عن سلمان الفارسیؓ قال خطبنا رسول اللہ ﷺ فی آخر یوم من شعبان فقال یاایھاالناس قد اظلکم شھر عظیم شھر مبارك شھر فیه لیلة خیر من الف شھر۔ جعل اللہ صیامه فریضة وقیام لیله تطوعا من تقرب فیه بخصلة من الخیر کان کمن ادی فریضة فیما سواه ومن ادی فریضة فیه کان کمن ادی سبعین فریضة فیما سواه وھو شھر الصبر والصبر ثوابه الجنة و شھر المواساة وشھر یزاد فیه رزق المؤمن من فطر فیه صائما کان له مغفرة لذنوبه وعتق رقبته من النار وکان له مثل اجره من غیر ان ینقص من اجره شیئ۔ قلنا یارسول اللہ لیس کلنا نجد مانفطر به الصائم فقال رسول اللہ ﷺ یعطی اللہ ھذ الثواب من فطر صائما علی مذقة لبن =

نیکیوں کی چیک بک

رمضان المبارک کی مثال بینک کے تیس چیک والی چیک بک کی مانند ہے۔اس میں روزہ رکھ کراور نیک عمل کر کے جتنی رقم چاہے لکھ لے، وہ آخرت کے اکاؤنٹ میں جمع ہوتی جائے گی۔

لہٰذا ہرآدمی کو چاہیے کہ اس پر غور کرے کہ اس نے آخرت کے اکاؤنٹ میں کتنی رقم جمع کرائی ہے۔(۱)



وی آئی پی گیٹ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت کا ایک دروازہ ہے، اس کا نام ''ریان'' ہے۔ قیامت کے دن اس گیٹ سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے، ان کے سوا کوئی بندہ اس گیٹ سے جنت میں داخل نہیں ہوسکتا۔آواز دی جائے گی کہ روزہ رکھنے والے کہاں ہیں؟ روزہ دار کھڑے ہو جائیں گے،ان کے سوا کوئی اس گیٹ میں سے داخل نہیں ہوسکے گا، جب وہ داخل ہو جائیں گے تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔(۲)

= اوتمرة اوشربة من ماء ومن اشبع صائما سقاه الله من حوضي شربة لايظمأ حتى يدخل الجنة وهوشهراوله رحمة واوسطه مغفرة وآخره عتق من النارومن خفف عن مملوكه فيه غفرالله له واعتقه من النار.(مشكوة شريف ج:١ ص:١٧٣ كتاب الصوم الفصل الثالث)

(١) أيضا

(٢) عن سهل بن سعدؓ قال قال رسول الله ﷺ في الجنة ثمانية ابواب منها باب يسمى الريان لايدخله الاالصائمون متفق عليه .(مشكوة شريف ج:١ ص:١٧٣ كتاب الصوم الفصل الاول)

عن سهل بن سعد قال :قال رسول الله ﷺ :ان في الجنة بابايقال له الريان ،يدخل منه الصائمون يوم القيامة ،لايدخل معهم احد غيرهم ، يقال :اين الصائمون، فيدخلون منه ، فاذا دخل آخرهم اغلق فلم يدخل منه احد .شعب الايمان ج:٣ ص:٢٩٧، باب في الصيام فضائل الصوم)

(وینٹولین)

''دمہ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں

(وکس)

روزہ کے دوران جسم کی بیرونی حصے میں ''وکس'' لگانے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، البتہ گرم پانی میں ''وکس'' ڈال کر بھانپ لینے سے روزہ فاسد ہوجائیگا قضالازم ہوگی کفارہ نہیں۔(۱)

(ہ)

ہونٹوں پر سرخی لگانا

عورت کو روزے کی حالت میں ہونٹوں پر سرخی لگانا جائز ہے، البتہ منہ کے اندر جانے کا احتمال ہوتو مکروہ ہے۔(۲)

ہمبستری

(۱) رمضان کے روزے کے دوران ہمبستری کرنے سے قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔(۳)

---

(۱) لو ادخل حلقه الدخان افطر.(درمختار،شامی ج:۲ ص:۳۹۵.ط: ایچ ایم سعید)

(۲) احسن الفتاوی ج:٤ ص:٤٣٤ ایچ ایم سعید کمپنی)

(۳،٤،٥) وان جامع المكلف آدميا مشتهى فى رمضان اداء لما مراوجومع وتوارت الحشفة فى احد السبيلين انزل اولا.........قضى فى الصور كلها وكفر.(شامی ج؛۲ ص:٤٠٩ سعيد)
أيضا: ان رسول الله ﷺ قال لاينظرالله عزوجل الى رجل اتى رجلا اوامرأة فى دبرها .
(مشكوة شريف ص:۳۱۳، كتاب الحدود الفصل الثالث.ط:قديمى كتب خانه)

(۲) جب مرد کے پیشاب کے مقام کی سپاری اندر چلی گئی تو روزہ فاسد ہو گیا۔ قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے، چاہے انزال ہو یا نہ ہو۔ (۴)

(۳) نیز اگر مرد نے پاخانہ کی جگہ اپنا عضو داخل کر دیا اور سپاری اندر چلی گئی تو مرد اور عورت دونوں کا روزہ فاسد ہو گیا، دونوں پر قضا اور کفارہ لازم ہے۔

واضح رہے کہ پاخانہ کی جگہ استعمال کرنا کسی حال میں بھی جائز نہیں ہے اور عورت کے لئے اس پر راضی ہونا بھی جائز نہیں ہے۔ (۵)

ہوائی سفر میں روزے کا حکم

(۱) اگر کوئی روزہ دار ہوائی جہاز کے ذریعہ مشرق کی طرف جاتا ہے تو اس کا دن چھوٹا ہو جاتا ہے تو وہ سورج غروب ہونے کے بعد افطار کرے چاہے دن کتنا ہی چھوٹا ہو، کیونکہ روزے کا معنی صبح صادق سے سورج غروب ہونے تک کھانے پینے اور میاں بیوی کے خاص تعلقات سے باز رہنے کا نام ہے۔ (۱)

(۲) اگر روزہ دار ہوائی جہاز کے ذریعہ مغرب کی طرف جاتا ہے تو دن لمبا ہو جاتا ہے تو اس صورت میں صبح صادق سے ۲۴ گھنٹے کے اندر جب بھی سورج غروب ہو جائے تو غروب ہونے کے بعد افطار کرے۔

اور غروب کا اعتبار نیچے زمین کے اعتبار سے کیا جائے، فضا کے اعتبار سے نہیں۔ (۲)

(۴، ۵) صفحہ گذشتہ میں دیکھیں۔

(۱) قوله هوترك الاكل والشرب والجماع من الصبح الى الغروب بنية من اهله اى الصوم في الشرع الامساك عن المفطرات الثلاث حقيقة اوحكما في وقت مخصوص من شخص مخصوص مع النية (البحر الرائق ج: ۲ ص؛ ۲۵۹. ط: ایچ ایم سعید)

(۲) وههناايضا مسئلة غريبة يتفرع على كروية الارض اراد ان يوردها فقال ويتفرع على كرويتها صحة كون يوم معين جمعة وخميسا وسبتا عند ثلاثة اى ثلاثة اشخاص كتب في

(۳) اگر سورج صبح صادق سے لے کر چوبیس گھنٹے کے اندر غروب نہ ہو تو اس صورت میں چوبیس گھنٹے پورے ہونے سے اتنا وقت پہلے افطار کر لے کہ اس میں ضرورت کے بقدر کھا پی سکے۔(۱)

(۴) اگر ابتدائے صبح صادق کے وقت سفر میں تھا تو روزہ فرض تو ہوگا لیکن سفر کی وجہ سے اس وقت روزہ رکھنا لازم نہیں ہوگا۔لہٰذا اس سفر میں روزہ نہ رکھے بعد میں قضا رکھ لے۔(۲)

(۵) اگر ابتدائے صبح صادق کے وقت مسافر نہ تھا تو اس صورت میں روزہ رکھنا فرض ہوگا۔اگر اتنے طویل دن کا روزہ نہیں رکھ سکتا تو سفر کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۳)

ہوٹل کھولنا

رمضان المبارک کے احترام کی خاطر دن کے وقت ہوٹل بند رکھنا ضروری ہے،

= الحاشية توضيحه انه اذا فرض تفرقهم والشمس على نصف نهارهم مثلا فاقام احدهم و شرق الثاني وغرب الثالث الى ان تلاقوا جميعافببلوغ الشمس تلك الدائرة يتم الدورة للمقيم دون الغربي بل تمامه عنده ببلوغها نصف نهاره وذلك ازيد من الدوربيسيرفاليوم بليلته عنده اطول بمايقتضيه تلك الزيادة وهكذا يزيد كل يوم بليلته عنده على ماقبله بما يوجبه سيره فقد توزعت عنده دورة كاملة بالنسبة الى المقيم على ماعداهامن الادوار و اندرج عنده مقداريوم بليلته بالقياس الى المقيم فى مقاديرالايام فلامحالة نقض ايامه عن ايام المقيم بواحدالخ . ، شرح التشريح فى التصريح ص:١٥، ١٦، المطبع المجتبائى ،دهلى)

(١) اعلم ان الساعة المستوية جزء من اربعة وعشرين من يوم بليته فيزيد عدد النهارية والليلية منها بطولهما وينقص بقصرهما ولايتغيراجزاء هاالخ .(الجغمينى ص:١١ حاشيه نمبر:٢٢)

(٢) منها السفرالذى يبيح الفطروهوليس بعذر فى اليوم الذى انشأ السفرفيه كذا فى الغياثية فلوسارنهارا لايباح له الفطرفى ذلك اليوم .(عالمگيرى ج:١ ص:٢٠٦، الباب الخامس فى الاعذارالتى تبيح الافطار.ط: رشيديه كوئٹه)

خواہ کھانے پینے والے کسی بھی مذہب کے ہوں۔(۱)

ہونٹ تھوک میں تر ہو جانا

اگر کسی کے ہونٹ باتیں کرتے وقت یا اور کسی وقت تھوک میں تر ہو جائیں پھر اس کو نگل جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔(۲)

ہونٹ چوسنا

روزے کے دوران کسی عورت کا ہونٹ منہ میں لینا مکروہ ہے، لہٰذا اس سے پرہیز کیا جائے۔(۳)

---

(۱) روزہ شعائر اللہ میں سے ہے اور شعائر اللہ کی تعظیم واحترام واجب ہے، قرآن پاک میں ہے:
ومن يعظم شعائر الله فانها من تقوى القلوب .(سورة الحج آيت : ۳۲)
وفي الشامية :ولو اكل عمدا شهرة بلاعذريقتل وتمامه فى شرح الوهبانية (تحته فى رد) قال الشرنبلالية صورتها تعمد من لاعذرله الاكل جهارا يقتل لانه مستهزئ بالدين او منكرلما ثبت منه بالضرورة ولاخلاف فى حل قتله والامربه .(شامي ج:۲ ص:٤١٣ ـ ٤١٤)
(۲) ترطبت شفتاه ببزاقه عند الكلام اوغيره فابتلعه لايفسد للضرورة كذا فى الزاهدى (عالمگیری ج۱ ص:۲۰۳ .ط:رشيديه كوئته)
(۳) وكره قبلة الخ جزم فى السراج بان القبلة الفاحشة بان يمضغ شفتها تكره على الاطلاق اى سواء امن اولا .(شامي ج:۲ ص:٤١٧ .ط: ايچ ايم سعيد كمپنى)

قربانی کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

زکوٰۃ کے مسائل
کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

متن الكافي

في العروض والقوافي

لأحمد بن عباد بن شعيب القناء ٨٥٩هـ

مع حاشية الكاملة الشافي لـ

مفتي محمد انعام الحق قاسمي

الأستاذ بجامعة العلوم الإسلاميه
علامة بنوري تاؤن كراتشي

بيت العمار كراتشي

الشافی

شرح اُردو

متن الکافی

احمد بن عباد بن شعیب القناء

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتا جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت النعمان کراتشی